بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَـكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِى الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَـكُمۡ

مجالسِ حبیب

مُسمّٰی بہ

اِرشادُالمرشد

(۲)

مُرشدِ کامل جامع شریعت وطریقت

حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددیؒ

کے زرّیں ملفوظات کا بیش بہا مجموعہ

مرتب

مولانا احمد علی پنجگوری (کراچی)

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

تفصیلات

نام کتاب : مجالسِ حبیب (ارشاد المرشد)

جلد : دوم

افادات : حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددیؒ

بانی و مہتمم دار العلوم حنفیہ چکوال

مرتب : مولانا احمد علی پنجگوری صاحب

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن (کراچی)

مدیر مدرسہ تعلیم القرآن، دھنی مسجد، پاکستان چوک، کراچی

ناشر : حضرت حافظ غوث صاحب رشیدی مدظلہ العالی

بانی و ناظم تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل

ٹرسٹ، آزادنگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد

طبعِ نو، حسبِ ہدایت : حضرت شیخ سلیمان احمد دامت برکاتہم (ری یونین)

خلیفہ حضرت غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام : ادارہ فیضانِ الٰہی، عالی پور، نوساری، گجرات، انڈیا

سنِ اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

کمپوزوسیٹنگ : محمد شمیم اختر قاسمی دیوگھری

Mumbai - 9769275940

ملنے کے پتے:

(۱) تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ، آزادنگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد

(۲) ادارہ فیضانِ الٰہی، عالی پور، نوساری، گجرات، انڈیا 9913907800 - 19

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر
سبقِ چہاردہم، لطیفۂ خفی	۱۸۷
سبقِ پانزدہم، لطیفۂ اخفیٰ	۱۸۷
سبقِ شانزدہم، مراقبۂ معیت	۱۸۹
فناوبقا	۱۸۹
ولایت کبریٰ	۱۹۰
سبقِ ہفدہم، دائرۂ اولی ولایتِ کبریٰ	۱۹۰
سبقِ ہزدہم، دائرۂ ثانیہ	۱۹۰
سبقِ نوزدہم، دائرۂ ثالثہ	۱۹۱
سبقِ بستم، قوس	۱۹۱
سبق بست ویکم: مراقبۂ اسم الظاہر	۱۹۲
سبقِ بست ودوم مراقبہ اسم الباطن	۱۹۳
سبقِ بست وسوم: مراقبہ کمالات نبوت	۱۹۳
سبقِ بست و چہارم، مراقبۂ کمالات رسالت	۱۹۴
سبقِ بست وپنجم، مراقبہ کمالات اولوالعزم	۱۹۵
سبقِ بست وششم: مراقبہ حقیقتِ کعبۂ ربانی	۱۹۶
سبقِ بست وہفتم: مراقبۂ حقیقتِ قرآن مجید	۱۹۶
سبقِ بست وہشتم: مراقبۂ حقیقتِ صلوٰۃ	۱۹۷
سبقِ بست ونہم: مراقبۂ معبودیتِ صرفہ	۱۹۷
حقائق انبیاء	۱۹۸
سبقِ سی ام: مراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی	۱۹۸
سبقِ سی ویکم: مراقبۂ حقیقتِ موسوی	۱۹۹

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر
(۱۸) برائے تیزی ذہن وکشائشِ مطالعہ	۲۵۶
(۱۹) تعویذ برائے گریۂ کودک	۲۵۶
(۲۰) تعویذ برائے دفع طحال	۲۵۶
(۲۱) ایضاً	۲۵۶
(۲۲) معمول برائے کاٹنے یرقان کے	۲۵۷
(۲۳) معمول برائے خیر وبرکت	۲۵۷
(۲۴) تعویذ برائے حبّ	۲۵۷
(۲۵) تعویذ لکل شئ (ہر مقصد کے لئے)	۲۵۸
(۲۶) تعویذ برائے بقائے حمل	۲۵۸
(۲۷) تعویذ برائے دردسر	۲۵۹
(۲۸) تعویذ برائے بجاشدنِ ناف	۲۵۹
(۲۹) سر اور دانت کے درد اور ریاح کے لئے	۲۶۰
(۳۰) ہر قسم کے درد کے لئے خواہ کہیں ہو	۲۶۰
(۳۱) دماغ کا کمزور ہوجانا	۲۶۰
(۳۲) نگاہ کی کمزوری کی کے لئے	۲۶۰
(۳۳) زبان میں ہکلاپن یا ذہن کم ہونا	۲۶۰
(۳۴) برائے ہول (گھبراہٹ) دلی	۲۶۱
(۳۵) پیٹ کے درد کے لئے	۲۶۱
(۳۶) ہیضہ اور ہر قسم کی وباء طاعون وغیرہ کے لئے	۲۶۱
(۳۷) تلّی بڑھ جانا	۲۶۱
(۳۸) ناف ٹل جانا	۲۶۲

مضامین	صفحہ نمبر
(۳۹) برائے بخار	۲۶۲
(۴۰) پھوڑا پھنسی یا ورم	۲۶۲
(۴۱) سانپ بچھو اور بھڑ کا کاٹ لینا	۲۶۲
(۴۲) سانپ کا گھر میں نکلنا یا آسیب ہونا	۲۶۳
(۴۳) دوسرا نسخہ	۲۶۳
(۴۴) بانجھ ہونا	۲۶۳
(۴۵) حمل کا گر جانا	۲۶۳
(۴۶) برائے مسان و بخار	۲۶۴
(۴۷) بچہ زندہ رہنا	۲۶۴
(۴۸) ہمیشہ لڑکی ہونا	۲۶۴
(۴۹) بچے کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ	۲۶۴
(۵۰) چیچک	۲۶۵
(۵۱) ہر طرح کی بیماری کے لئے	۲۶۵
(۵۲) محتاج اور غریب ہونا	۲۶۵
(۵۳) آسیب لپٹ جانا	۲۶۶
(۵۴) کسی طرح کا کام اٹکنا	۲۶۶
(۵۵) دیو کا شبہ ہو جانا	۲۶۶
(۵۶) خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا	۲۶۷
(۵۷) دودھ کم ہونا	۲۶۷
(۵۸) حفاظتِ حمل	۲۶۷
(۵۹) نظر بد	۲۶۸

مضامین	صفحہ نمبر
(۶۰) ایضا	۲۶۸
(۶۱) برائے مرگی	۲۶۸
(۶۲) برائے دردِسر	۲۶۹
(۶۳) برائے دردِزہ	۲۶۹
(۶۴) آسیب	۲۶۹
(۶۵) ایضا برائے آسیب	۲۷۰
(۶۶) ایضاً	۲۷۰
(۶۷) ایضاً	۲۷۰
(۶۸) برائے دفع سحر	۲۷۱
(۶۹) برائے دفع مرگی	۲۷۱
(۷۰) ردّ غائب	۲۷۱
(۷۱) دیگر برائے ردغائب	۲۷۲
(۷۲) پیشاب رک جانا یا پتھری ہوجانا	۲۷۳
(۷۳) برائے غنا	۲۷۳
(۷۴) انجاح حاجت	۲۷۳
(۷۵) برائے تپ ولرزۂ ہر قسم	۲۷۳
(۷۶) ایام ماہواری کی کمی	۲۷۴
(۷۷) ایام ماہواری کی زیادتی کے لئے	۲۷۴
(۷۸) برائے امان و پناہ از ہر آفت	۲۷۴
(۷۹) برائے افزائش شیر جانوراں	۲۷۵
(۸۰) برائے تھنیلا	۲۷۵

مضامین	صفحہ نمبر
(۸۱) برائے آسیب زدہ	۲۷۶
(۸۲) گنڈا برائے مسان	۲۷۶
(۸۳) گنڈا برائے آسیب زدہ	۲۷۷
(۸۴) گنڈا برائے سہولت دندا	۲۷۷
(۸۵) گنڈا برائے حفاظت حمل	۲۷۷
(۸۶) جھاڑ برائے اورسا	۲۷۸
(۸۷) برائے دورۂ کمیڑہ	۲۷۸
(۸۸) برائے اختلاجِ قلب	۲۷۸
(۸۹) گنڈا برائے بواسیر خونی	۲۷۹
(۹۰) حفاظت از مار کژدم وغیرہ موذی جانوروں کے لئے	۲۷۹
(۹۱) ایضا	۲۷۹
(۹۲) برائے عقیمہ	۲۷۹
(۹۳) ایضا برائے حمل	۲۸۰
(۹۴) برائے خنازیر	۲۸۰
(۹۵) ہر بیماری کے لئے	۲۸۰
(۹۶) جو بچہ کسی طرح نہ چلتا ہو	۲۸۱
(۹۷) جس حاملہ کے بچہ نہ پیدا ہوتا ہو	۲۸۱
(۹۸) برائے غنائے دلی، کشائش ظاہری و باطنی	۲۸۲
(۹۹) برائے دفع فاقہ	۲۸۲
(۱۰۰) ایضا	۲۸۲
(۱۰۱) رات کو جاگنے کے لئے	۲۸۲

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر
(۱۴۴) بچہ کی بدخوئی اور غلام کی سرکشی کے لئے	۲۹۵
(۱۴۵) چوپایہ کی سرکشی کے لئے	۲۹۶
(۱۴۶) چوپایہ کا عیب	۲۹۶
(۱۴۷) خوف وڈر کے دور کرنے کے لئے	۲۹۶
(۱۴۸) دشمن سے حفاظت	۲۹۶
(۱۴۹) موذی جانور سے حفاظت	۲۹۷
(۱۵۰) سانپ کا ڈسنا	۲۹۷
(۱۵۱) بچھو کا ڈنگ مارنا	۲۹۷
(۱۵۲) کتے کا کاٹ لینا	۲۹۸
(۱۵۳) برائے دردسر	۲۹۸
(۱۵۴) دردِ آبرو	۲۹۸
(۱۵۵) ضعفِ دماغ کے لئے	۲۹۹
(۱۵۶) برائے دفع نسیان	۲۹۹
(۱۵۷) بےخوابی	۲۹۹
(۱۵۸) زیادہ نیند آنا	۲۹۹
(۱۵۹) سرسام یعنی دردِ نیم سر	۳۰۰
(۱۶۰) دفع جنون کے لئے	۳۰۰
(۱۶۱) ھذیان	۳۰۱
(۱۶۲) مالیخولیا یعنی مرض وہم	۳۰۱
(۱۶۳) آشوبِ چشم یعنی آنکھ کا دکھنا	۳۰۱
(۱۶۴) ناخونہ یعنی آنکھ کی پتلی کی سفیدی	۳۰۱

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر
(۱۸۶) بھوک کی زیادتی	۳۰۷
(۱۸۷) درد زخم، درد جگر، درد پتھری	۳۰۸
(۱۸۸) پتہ کی بیماری	۳۰۸
(۱۸۹) یرقان کی بیماری کے لئے	۳۰۸
(۱۹۰) دردِ بازو کے لئے	۳۰۸
(۱۹۱) دردِ گردہ کے لئے	۳۰۹
(۱۹۲) پیشاب کی بندش	۳۰۹
(۱۹۳) پیشاب کی زیادتی	۳۱۰
(۱۹۴) سوزاک کے لئے	۳۱۰
(۱۹۵) نامردی کے لئے	۳۱۰
(۱۹۶) کثرتِ احتلام	۳۱۱
(۱۹۷) بواسیر و نواسیر کے لئے	۳۱۱
(۱۹۸) دردِ ران	۳۱۱
(۱۹۹) عدم ابھار اور دردِ پستان	۳۱۱
(۲۰۰) دودھ کی کمی کے لئے	۳۱۲
(۲۰۱) سیلان الرحم	۳۱۲
(۲۰۲) کمی حیض کے لئے	۳۱۲
(۲۰۳) کثرتِ حیض کے لئے	۳۱۲
(۲۰۴) خارش کے لئے	۳۱۳
(۲۰۵) جہت برائے نصیبہ وریٔ دختر، لڑکی کی خوش بختی اور اچھے مستقبل کے لئے	۳۱۳
(۲۰۶) ناراض کو راضی کرنے کے لئے	۳۱۳

مضامین	صفحہ نمبر
(۲۰۷) جہت رفع پیشاب و سنگ مثانہ، پیشاب رک جانے اور پتھری کا علاج	۳۱۴
(۲۰۸) جس شخص کا پیشاب و پاخانہ بند ہوگیا ہو	۳۱۴
(۲۰۹) جہت دفع نظر بد	۳۱۵
(۲۱۰) ہر درد و مرض اور ہر قسم کے سحر و آسیب کے لئے	۳۱۵
(۲۱۱) بچہ مٹی کھاتا ہو	۳۱۶
(۲۱۲) برائے حصارِ اعظم	۳۱۶
(۲۱۳) دعائے خضری	۳۱۶
(۲۱۴) بچہ سے دودھ چھڑانے کا عمل	۳۱۷
(۲۱۵) اسم اعظم کا عمل	۳۱۷
(۲۱۶) ناجائز تعلقات سے بچاؤ کا عمل	۳۱۸
(۲۱۷) بچہ کے حفظ کے لئے	۳۱۸
(۲۱۸) تکلفِ تنفس کے لئے	۳۱۹
اصلی گھر	**۳۲۱**
درسِ عبرت	۳۳۱
قصیدہ موت کی یاد	۳۳۵
قصیدہ ۲	۳۳۸
طریقۂ نقشبندیہ کے القاب و فضیلت	۳۴۳
شجرۂ خاندانِ نقشبندیہ، مجددیہ، عثمانیہ، فضلیہ	۳۴۵
مجموعۂ دعوات فضلیہ سے چند منتخب دعائیں	۳۵۲
تعارف تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ	۳۶۱

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

مجالس وملفوظات کی اہمیت

از مفتی محمد انعام الحق صاحب نقشبندی(۱)

جس پاک طینت کا دل زہد و ورع، تقوی و طہارت، خلوص وللٰہیت، نسبت و انابت، محبت ومعرفت، ذکر وشکر اور ہمہ دم یاد الٰہی سے معمور ہو، جن کے شب وروز اور لمحات زندگی اسوۂ نبوی کا پیکر ہو، ظاہر و باطن اور قال وحال یکساں ہو تو وہ رب کریم کی طرف سے چند امتیازی عنایتوں اور مخصوص صفات سے نوازے جاتے ہیں۔

☆ ان کے کلام وگفتگو میں بلا کی تاثیر آجاتی ہے۔

☆ ان کی ایک نگاہ سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

☆ ان کی صحبت کیمیائے سعادت کا کام کرتی ہے۔

☆ ان پر ایک نظر یاد الٰہی سے زبان کو تر وتازہ کر دیتی ہے۔

☆ چند لمحہ کی ملاقات غفلت کے پردہ کو ہٹا دیتی ہے۔

☆ ان کے وجود میں محبوبیت ومقبولیت آجاتی ہے۔

☆ ان کی زبان کتاب وسنت کی ترجمان ہوا کرتی ہے۔

اور

صدقِ دل سے ان سے محبت، اور ربط رکھنے والوں کے قلوب نور سے معمور بلکہ مخمور ہوا کرتے ہیں۔

---

(۱) استاذِ حدیث، فقہ وصدر مفتی دار العلوم ہدایت الاسلام عالی پور، نوساری، گجرات، انڈیا

ملفوظ کی وجہ تسمیہ

وہ اربابِ طریقت جن کے قلوب محبت الٰہی کے سوز و ساز سے لبالب، دوام ذکر، معیت الٰہی اور صفت احسان سے منور ومخمور ہوا کرتے ہیں، وہ اپنے مریدان باصفا کی رشد وہدایت، تزکیہ واحسان اور اصلاح باطن کے لیے ان کے حسب حال جو کچھ اپنی زبان سے ارشاد فرماتے ہیں اس کو عموماً ''ملفوظ'' کہا جاتا ہے۔

ان کے اس قسم کے ارشادات کو کبھی ملفوظات اور کبھی مجالس کا عنوان دیا جاتا ہے، یوں تو ''ملفوظ'' عربی زبان کا لفظ ہے؛ جو خود لفظ ہی سے اسم مفعول ہے۔ جس کا لغوی معنی پھینکنا، پھینکا ہوا، زبان سے نکلے ہوئے حروف کے مجموعہ کو لفظ اور ملفوظ کہتے ہیں۔ اس لغوی معنی کے لحاظ سے ہر کس و ناکس کے کلام کو ملفوظ کہنا درست ہے۔ مگر اب مذکورہ صفت سے متصف مشائخ کے اقوال، ارشادات اور کلام کے لئے استعمال ہونے لگا بلکہ مخصوص ہوگیا گویا کہہ سکتے ہیں کہ انسانوں کی بستی میں رہنے والے ہر فرد کا کلام اس لائق نہیں کہ ان کو ملفوظ کہا جائے، ملفوظ تو در اصل وہ ہے جس میں درد دل شامل ہو، رشد و ہدایت کے جذبہ سے نکلا ہو، سوز جگر اور نور قلب سے منور ہو؛ نہ یہ کہ ان صفات سے خالی افراد کے روکھے کلام کو ملفوظ کہا جائے۔

پروانۂ شمع

آپ نے سنا ہوگا کہ پروں سے چلنے، اور اڑنے والے پتنگے تو بہت ہیں اور ہر ایک کو پروانہ (پروالا) کہنا چاہیے مگر صرف اس کو ہی پروانہ کہا جاتا ہے جو شمع پر اپنی جان نچھاور کرتا ہے۔ لاکھ روکو مگر شمع کی محبت میں بیتاب ہوکر بار بار گر کر اپنی جان دے دیتا ہے۔ اس کے اس عشق ومحبت کی وجہ سے کہا گیا کہ ارے اصل پروالا تو یہ ہے پروانہ نام رکھنا تو صرف اسی کو زیب دیتا ہے؛ نہ کہ کسی اور پتنگے کو۔ یہی حال ہے ملفوظ کا...... زبان سے نکلے ہوئے وہی کلام و ارشادات ملفوظ کہے جانے کے لائق ہیں جو سوز وطرب اور جذبۂ اصلاح کے دھڑکتے دل سے نکلے ہوں۔

اہل دل کون؟

اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ دل تو ہر جاندار کے پہلو میں ہے اس لحاظ سے ہر ایک کو اہل دل کہنا چاہیے، مگر دیگر مخلوق تو کیا؟ ہر اس انسان کو بھی اہل دل کہنا زیب نہیں دیتا جس میں نہ تو محبت الٰہی ہو، نہ معرفت ربانی......نہ نور و تجلی ہو، نہ سوز و ساز اور درد و کرب......اور نہ ہی ذکر و فغاں......ایسا دل درحقیقت دل کہے جانے کے لائق نہیں......اہل دل تو دراصل اسے کہنا چاہیے جس کے بارے میں کسی مرد باصفا نے کہا:

اہل دل آنکس کہ حق را دل دہد

دل دہد او را کہ دل را می دہد

اہل دل تو وہ ہے جو خدا کو دل دے، دل اسی کے حوالہ کردے جس نے اس کو دل دیا، اسی طرح اصلاح باطن اور احسان وحضوری کی دولت کے متلاشی سالکین کی اصطلاح میں ملفوظ کہے جانے کے لائق تو وہ ہے جو دلوں کی دنیا کو بدل دے، دل سے معصیت کو کھرچ دے، دنیا کی محبت کو زیر و زبر کردے، خوف الٰہی سے قلب کو لبریز کر کے آنکھوں کو ڈبڈبا دے، شوق عمل اور جذبۂ ذکر سے دل کو گرما دے۔

ملفوظ کی اہمیت پر ارشادات اکابر

ملفوظ کی اہمیت و فوائد پر عارف باللہ شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم ''اقوال سلف'' کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت اہل بصیرت پر مخفی نہیں کہ مشائخ کرام کے حالات و مقالات اور ملفوظات و معمولات بلا شبہ علم و عمل کی روح، دنیا و آخرت کے لئے رہبر، خلوت کدہ کے لئے مونس، غمزدہ کے لئے انیس، دینی و دنیوی مشکلات کے لئے بہترین غذا، نور ایمان کو بڑھانے والے اور قلب میں قوت پیدا کرنے والے ہیں، ان بزرگان دین اور سلف صالحین

کے احوال و اقوال مبتدیوں کے لئے اشتیاق و ترغیب کے باعث بنتے ہیں، اور منتہیوں کے لئے دستور حیات اور سند کی حیثیت رکھتے ہیں، ان اسلاف کرام کے آثار ونقوش کے سننے اور دیکھنے سے بسا اوقات اخلاف کے خوابیدہ جذبات بیدار ہوجاتے ہیں اور راہ پر لگ جاتے ہیں۔

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود
یا بزبان آنکہ شنید از زبان دوست

یعنی دوست کا کلام خود اس کی زبان سے سننا تو بہت ہی خوب ہوتا ہے لیکن اگر یہ میسر نہ ہو تو جس نے اس سے سنا اس سے سننا بھی خالی از نفع نہیں ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر علمائے کرام نے سلف صالحین کے احوال واقوال کو ضبط کرنے کا اہتمام فرمایا۔ مثلاً علامہ جمال الدین ابن الجوزیؒ نے **"صفوۃ الصفوۃ"** میں اور علامہ شمس الدین ذہبیؒ نے **"سیر اعلام النبلاء"** میں اور مولانا عبد الرحمن جامیؒ نے **"نفحات الانس"** میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے **"اخبار الاخیار"** میں ان اکابر امت کے احوال واقوال کا اچھا خاصا مواد جمع فرمایا ہے۔

(اقوال سلف ج/۱ ص:۳۱)

سلامتی کا ضامن

حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں "سلامتی بہت نادر و کمیاب چیز ہے یہاں تک کہ اس کی تلاش کی جگہ بھی پوشیدہ ہے وہ کہیں مل سکتی ہے تو ممکن ہے گوشۂ گمنامی میں ملے اگر تم اس کو گوشۂ گمنامی میں ڈھونڈو اور نہ ملے تو ممکن ہے خلوت نشینی میں ملے، اور گوشۂ تنہائی گوشۂ گمنامی سے مختلف ہے۔ یہاں بھی نہ ملے تو سلف صالحین کے اقوال میں ملے گی۔ (کلمات اکابر ص ۳)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ "کامل بنانے والے شیخ کی صحبت کبریت احمر (سرخ گندھک) اور اس کی باتیں شفا ہیں"۔ (مکتوبات ج/۱ ص ۹۳)

غفلت کی دوری کا ضامن

کاملین کی صحبت اور عارفین کی زیارت کی نعمت سے محروم ہونے کی حالت میں ان حضرات کے اقوال و حکایات کا سننا اور ان کے حالات کا تتبع کرنا بھی سالک کی ہمت کو بڑھانے اور اس کے قلب سے غفلت کو دور کرنے میں وہی تاثیر رکھتا ہے جو ان کی صحبت اور ہم نشینی رکھتی ہے بلکہ یہ بھی ایک قسم کی صحبت ہی ہے (وہ بھی ایسی کہ) وقت اور شکل کا جمال بشری کدورتوں کے غبار اور صورت عنصری کے حجاب سے بالکل صاف ہوتا ہے اور حسن عقیدت کی صفائی طبعی امور کے مشاہدہ نیز ان کی لغزشوں پر اطلاع پانے سے منزہ ہوتی ہے ۔(فوائد الصحبہ ص ۱۸/از مصلح الامت)

قرآن و حدیث کے بعد کوئی کلام مشائخ طریقت کے کلام سے بلند و بالا نہیں ہے کیوں کہ ان کا کلام عمل و حال کا نتیجہ ہوتا ہے محض یادداشت اور قیل و قال کا ثمرہ نہیں ہوتا، مشاہدہ سے ہوتا ہے نہ کہ (محض) خبر و بیان سے، از قبیل اسرار ہوتا ہے نہ کہ تکرار کے قبیل سے، جوش سے ہوتا ہے علم کسبی سے نہیں، **ادبنی ربی** کی دنیا سے ہوتا ہے۔ **عالمٌ علمنی** سے نہیں ہوتا، اس لئے کہ یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں الخ۔

سالک کے لئے چارۂ کار نہیں

حضرت شاہ وصی اللہؒ کا فرمان ہے، جب بزرگوں کو نہیں پایا اور ان سے فیض نہیں اٹھایا تو سوائے اس کے چارۂ کار ہی کیا کہ ان کی تصانیف کو لیا جاوے اور ان کے کلام سے فائدہ اٹھایا جاوے، کیوں کہ ان کا کلام ہی ان کا نائب ہے، اور لوگوں کو نفع پہنچانے میں ان کی صحبت جیسا ہی اثر رکھتا ہے، اس لئے کہ کسی کی صحبت مؤثر اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ شخص خود کامل ہوتا ہے اور جن باتوں کو دوسروں سے کہتا ہے خود اپنے قلب میں اس کا اثر لیے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے تعلق و محبت اور اس کے عرفان سے اس کا قلب بھرا ہوتا ہے اس لئے جو شخص اس کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس کا قلب بھی اس کے قلبی نور سے متلون ہوجاتا ہے، بس

اسی طرح کلام کا بھی اثر ہوتا ہے کیوں کہ کسی کا کلام حقیقۃً اس کے قلب کا ہی ترجمان ہوتا ہے، چنانچہ عرب کا ایک شاعر کہتا ہے کہ

ان الکلام لفی الفوادو انما جعل اللسان علی الفؤاد دلیلا (۱)

حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ قدس سرہ العزیز نے بھی براہ راست صحبت میسر نہ آنے کی صورت میں بزرگوں کے ملفوظات اور تقاریر ہی کے مطالعہ کی ہدایت فرمائی ہے، بشرطیکہ نیت دینی و باطنی اصلاح و استفادہ کی ہو نہ کہ آج کل کی طرح علمی و ادبی تحقیق و تنقید کی۔(۲)

قلب کی غذا

حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں، اگر اہل اللہ کی صحبت میسر نہ ہو کم از کم ان کے ملفوظات وغیرہ کا مسلسل بنظر اصلاح و استفادہ، مطالعہ نہ صرف دین کی فہم و بصیرت کے لئے ضروری ہے، بلکہ اس سے اہل اللہ کا ایمان و عمل ہمارے اندر منتقل اور قالب سے تجاوز کر کے قلب اور روح میں اتر تا یا رچ جاتا ہے۔(۳)

خلوت کدہ کا مونس

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بزرگان سلف کے حالات و واقعات اور ملفوظات و معمولات، بلاشبہ علم و عمل کی روح، دنیا میں فکر آخرت کے لئے رہبر، خلوت کدہ کے مونس، غمزدہ کے انیس، ہر دینی و دنیوی مشکل کا حل اور نور ایمان کو بڑھانے والے ہوتے ہیں۔(۴)

(۱) تالیفات مصلح الامت وعظ طریق کار ص ۳۱۰

(۲) شریعت وطریقت ص ۲۷

(۳) سلوک وتصوف ص ۱۱۷ تا ۱۱۸

(۴) روح تصوف ص ۱۷ بحوالہ ملفوظات فقیہ الاسلام ص: ۲۴ تا ص: ۲۶

ملفوظات کے خزانے

ملفوظات کی اسی اہمیت وفوائد اور دوررس نتائج کے پیش نظر ہر دور میں مخلص سالکین و طالبین نے مشائخ کے اقوال وارشادات کو جمع کرنے کی قابل ستائش کوشش کی۔

ملفوظات و ارشادات کو نقل کرنے اور مدون ومرتب کرنے کا سلسلہ کب سے شروع ہوا، اس کی تفصیلات تو آپ کو مولانا رومیؒ کے ملفوظات کے مجموعہ ''کتاب فیہ ما فیہ'' کے مقدمہ میں ملے گی، اختصار کے ساتھ عرض ہے کہ مقدمہ نگار کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے اگر کسی کا ملفوظ مدون ومرتب ہوا تو وہ ہے پانچویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ شیخ ابوسعید ابوالخیر کے ملفوظات جس کا نام **"سخنان ابو سعید الخیر"** ہے، جسے ان کے نبیرہ شیخ کمال الدین محمد بن روح الدین ابوسعید نے مرتب کیا۔

اگلے صفحہ پر **"کتاب فیه ما فیه"** کے ایک اہم نقشہ کو نقل کرتے ہیں جس سے بہت سارے ملفوظات کے نام، صاحب ملفوظ اور مرتب کے اسماء معلوم ہوتے ہیں۔

حضرات مشائخ عظام (نوراللہ مراقدہم) کے ملفوظات گرامی

نمبر	نام ملفوظات	صاحب ملفوظات	مرتب ملفوظات	سال ترتیب تدوین	زبان ملفوظات
۱	حالات وسخنان شیخ ابوسعید الخیر	شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ چشتی	شیخ کمال الدین محمدؒ نبیرۂ شیخ ابوسعید	۵۱۵ھ	فارسی
۲	انیس الارواح	حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مرشد حضرت خواجہ اجمیریؒ	حضرت خواجہ معین الدینؒ چشتی سنجری اجمیری	۵۸۲ھ	فارسی
۳	گنج اسرار	حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ	حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	۶۱۱ھ	فارسی
۴	دلیل العارفین	حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	حضرت خواجہ قطب الدین بختیارؒ اوشی	۶۱۴ھ	فارسی
۵	فوائد السالکین	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشیؒ	حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ	۶۲۰ھ اور ۶۳۰ھ کے مابین	فارسی
۶	راحت القلوب	حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ	حضرت شیخ نظام الدینؒ اولیاء دہلوی	۶۵۵ھ	فارسی
۷	سرور الصدور	حضرت شیخ حمید الدین ناگوریؒ	شیخ فرید الدین نبیرۂ حضرت شیخ حمید الدینؒ ناگوری	۶۹۶ھ	فارسی
۸	فوائد الفواد	حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاءؒ	شیخ امیر علاءُ حسن سنجریؒ	۷۰۷ھ	فارسی
۹	فیہ مافیہ	حضرت شیخ مولانا جلال الدین بلخی رومیؒ	شیخ سلطان بہاؤالدین ولد المعروف بہ سلطانؒ ولد	۷۱۱ھ	فارسی
۱۰	افضل الفوائد	حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاءؒ	امیر خسرو دہلوی	۷۱۳ھ	فارسی

۱۱	سیر الاولیاء	حضرت شیخ نظام الدین اولیاء دہلویؒ	شیخ سید محمدؒ بن مبارک علوی کرمانی معروف بہ امیر خورد	۷۲۰ھ و بین ۷۳۰ھ	فارسی
۱۲	خیر المجالس	حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلوی	شیخ حمید قلندرؒ	سال نامعلوم	فارسی
۱۳	مفتاح العاشقین	حضرت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلوی	شیخ محب اللہ خلیفہ شیخ نصیر الدین محمودؒ	سال نامعلوم	فارسی
۱۴	خلاصۃ الالفاظ یا جامع العلوم	حضرت مخدوم جہاں نیاں جہاںؒ گشت	شیخ ابو عبداللہ علاء الدین علی	سال نامعلوم (ملفوظات) ۷۸۰ھ تا ۷۸۲ھ	فارسی
۱۵	تاج الہدایہ	حضرت مخدوم جہاں نیاں جہاںؒ گشت	شیخ احمد برنیؒ	نسخہ مکتوبہ ۱۰۱۰ھ	فارسی
۱۶	معدن المعانی دو جلدیں	حضرت مخدوم شیخ شرف الدینؒ احمد یحیٰ منیری	شیخ زین بدرؒ عربی	ملفوظات ۷۴۹ھ تا ۷۵۱ھ	فارسی
۱۷	مخ المعانی و مغز المعانی	حضرت مخدوم شیخ شرف الدینؒ احمد یحیٰ منیری	شیخ شہاب الدین عماد		فارسی
۱۸	خوان پر نعت	حضرت مخدوم شیخ شرف الدینؒ احمد یحیٰ منیری	زین بدر عربی	ملفوظات ۷۴۶ھ تا ۷۵۱ھ	فارسی
۱۹	انوار المجالس	حضرت سید محمد الحسنی المعروف بہ بندہ نواز گیسو درازؒ	سید محمد اکبر حسینی	۸۰۲ھ	فارسی
۲۰	جوامع الکلم	حضرت سید محمد الحسنی المعروف بہ بندہ نواز گیسو درازؒ	سید محمد اکبر حسینی	۸۰۵ھ	فارسی
۲۱	لطائف اشرفی	حضرت سید اشرف جہانگیرؒ سمنانی	حاجی نظام غریب یمنی	نامعلوم	فارسی

کتاب فیہ مافیہ ص: ۳۲

ماضی قریب کے ملفوظات

ملفوظات کے سلسلہ میں یہ ایک حقیقت ہے کہ بلادہندو پاک اوراس سے متصل مما لک میں ملفوظات کے نقل کرنے کا جس قدر اہتمام ہوا دیگر مما لک خاص کر وہ مما لک جہاں مشائخ واولیاء کے باغ و بہار تھے، وہاں اس قدر اہتمام نہ ہوسکا، چنانچہ ماضی قریب میں بھی دیکھیں کہ اس ملک میں اکثر و بیشتر مشائخ کے ملفوظات مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ملیں گے، مشائخ دیو بند میں بھی صرف حکیم الامت حضرت اقدس اشرف علی تھانویؒ (جن کے کارناموں میں تصوف میں بھی تجدیدی کارنامہ شامل ہے) کے ملفوظات کو دیکھیں کہ جس کثرت اور اہتمام کے ساتھ اس دور کے چیدہ محتاط علماء نے قلمبند کئے۔ اتنے ملفوظات کسی اور کے محفوظ نہیں ہوئے، حضرت تھانویؒ کے ملفوظات میں سے کم از کم ایک درجن ملفوظات کتابی شکل میں بندہ کے سامنے ہیں۔ جن میں بعض تو کئی حصوں پر مشتمل ہیں۔ مثلا......

- ☆ الافاضات الیومیہ :
- ☆ مجالس حکیم الامت : مرتب حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ
- ☆ ارشادات حکیم الامت : پروفیسر مسعود احسن
- ☆ مجالس الحکمت : مولانا مصطفیٰ بجنوریؒ
- ☆ کمالات اشرفیہ : حضرت مولانا عیسیٰؒ الہ بادی
- ☆ ملفوظات حکیم الامت دس حصہ :
- ☆ مآثر حکیم الامت : حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ
- ☆ حسن العزیز : حکیم مصطفی صاحبؒ

حکیم الامت حضرت اقدس اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ اجلّ بزم اشرف کے آخری چراغ راقم الحروف کے مربی اور شیخِ اول محی السنۃ عارف باللہ حضرت شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ کے ملفوظات بھی قلمبند ہوئے جن میں بطور خاص کئی جہت سے ممتاز ملفوظات حضرت حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم نے مرتب فرمائے، جس کا نام مجالس ابرار ہے۔

حضرت شاہ یعقوب صاحب مجددی بھوپالیؒ کے ملفوظات کو بہت ہی والہانہ انداز میں حضرت ابوالحسن علی ندویؒ نے ''صحبتے با اہل دل'' کے نام سے مرتب فرمایا......

ملفوظ کی اہمیت حضرت ندویؒ کے دل میں کس قدر ہے اس کا اندازہ ان کے چند جملوں سے لگا سکتے ہیں۔فرماتے ہیں:

''صوفیاء ومشائخ کے ملفوظات کے جو مجموعے اس وقت پائے جاتے ہیں ان میں اہل نظر و اہل ذوق کے نزدیک دو مجموعے سب سے زیادہ مستند، موثر و مفید اور اپنی دل آویزی اور شیرینی میں ممتاز ہیں، ایک سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے ملفوظات کا مجموعہ جو حضرت شیخ حسن علاء سنجریؒ نے مرتب کیا اور **''فوائد الفواد''** کے نام سے مشہور ہے، دوسرا حضرت شاہ غلام علی صاحب کے ملفوظات کا مجموعہ **''در المعارف''** جو حضرت شاہ رؤوف احمد صاحب کی یادگار ہے۔ (صحبتے با اہل دل ص:۲۵)

ملفوظات پر مشتمل راقم الحروف کے سامنے ایک فہرست ہے جس میں تقریباً ایک سو پچیس (۱۲۵) مطبوعہ ملفوظات کے نام ہیں، اتنی تعداد سے یقیناً اندازہ ہوجاتا ہے کہ ہر دور میں ملفوظات کو استفادہ کا ذریعہ بنایا گیا، چند اسماء یہ ہیں۔

(۱) مجالس رفاعہؒ
(۲) ملفوظات حضرت شیخ
(۳) ملفوظات حضرت مدنیؒ
(۴) ملفوظات بابا فریدالدین گنج شکرؒ
(۵) ملفوظات فقیر
(۶) ملفوظات فقیہ الاسلام
(۷) ملفوظات عبداللہ سندھیؒ
(۸) ارشادات اکابر
(۹) مجالس حکیم الاسلامؒ
(۱۰) مجالس ابرار
(۱۱) معارف الاکابر
(۱۲) افادات صدیق
(۱۳) کلمات صدق وعمل
(۱۴) ارشادات حضرت گنگوہی
(۱۵) فیوض سبحانی......شیخ یونس مدظلہ
(۱۶) صحبتے با اولیاء......مفتی تقی عثمانی
(۱۷) ملفوظات حضرت کشمیریؒ
(۱۸) ملفوظات مولانا الیاسؒ
(۱۹) اقوال سلف......۶/جلد
(۲۰) معارف مسیح الامتؒ

(۲۱) ملفوظات شاہ عبدالغنی پھولپوری (۲۲) ملفوظات فقیہ الامت...... ۱۰ حصہ

(۲۳) ملفوظات واقتباسات مولانا یوسف (۲۴) صحبتے با اہل دل

(۲۵) ارشادات ومکتوبات (۲۶) ملفوظات اولیاء

راقم الحروف کے شیخ، مرشدی و مربی امام العارفین محبوب العلماء و الصلحاء کے ملفوظات بھی ''مجالس فقیر'' کے نام سے ۸/ حصے اب تک شائع ہو چکے ہیں، جو معلومات و تاثیر میں اپنی مثال آپ ہیں، جن کے پانچ حصے مبوب ہو کر بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ملفوظات کے ساتھ ساتھ ہر دور کے مشائخ کے مکتوبات اور خطوط بھی شخصی، انفرادی اور اجتماعی اصلاح ورہبری کے لئے نمایاں کردار ادا کرتے ہیں، اسی بنا پر اکابر کے مکتوبات بھی محفوظ ہوتے رہے اور بعد میں سالکین وغیرہ کے استفادہ کے لئے شائع ہوتے رہے، ان مکاتیب کے مجموعے کی بھی اچھی خاصی تعداد ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر دور میں اس کے موثر اور مفید ہونے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا، چند اسماء مکاتیب ملاحظہ فرمائیں۔

چند اہم مکاتیب کا نام

(۱) مکاتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط وفرامین

(۳) مکتوبات امام ربانی...... ۳/ حصہ (۴) مکتوبات خواجہ معصومؒ

(۵) تجلیات ربانی...... ۲/ حصہ (۶) مکتوبات...... حضرت شاہ ولی اللہؒ

(۷) درلاثانی...... ۳/ حصہ (۸) مظہر جان جاناںؒ کے خطوط

(۹) مکاتیب حکیم الامتؒ (۱۰) مکاتیب حضرت مولانا الیاسؒ

(۱۱) مکاتیب مولانا محمد یوسف صاحبؒ (۱۲) مکتوباب حکیم الاسلام

(۱۳) مکتوبات ماجدی (۱۴) مکتوبات فقیہ الامت ۳/ حصہ

(۱۵) مکتوبات (۱۶) مکتوبات شیخ الاسلام

(۱۷) مکاتیب ابوالکلام (۱۸) مکاتیب سعید احمد مکی

(۱۹) کاروانِ خیال (۲۰) مکتوبات فقیہ الزمن

ماضی قریب میں جس شخصیت کے سب سے زائد مکتوبات شائع ہوئے وہ ہیں حضرت شیخ زکریا رحمۃ اللہ علیہ، ان کے مکتوبات میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) مکتوباتِ تصوف (۲) مکتوبات شیخ

(۳) مکاتیب شیخ الحدیث (۴) مکتوبات علمیہ

(۵) اکابر کے خطوط (۶) محبت نامے...... ۳/ حصہ

(۷) مکتوبات مرشدی وغیرہ۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے روز روشن کی طرح یہ بات سامنے آ گئی کہ سالکین اور مریدین کو اگر شیخِ طریقت کی صحبت میسر نہ ہو تو ان کی اصلاح و تربیت، روحانی ترقی، نفس و شیطان کے باریک مکر و فریب سے حفاظت، اتباع سنت کے زیور سے آراستہ ہونے میں ملفوظات و مکتوبات کا بہت ہی موثر کردار ہوا کرتا ہے...... اسی کی ایک مختصر سی کڑی آپ کے ہاتھوں یہ ملفوظاتِ الطاف بھی ہے جو ہم سب کے لئے روحانی غذا اور دوائے دل ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محمد انعام الحق نقشبندی

محبوب العلماء والصلحاء حضرت غلام حبیب نقشبندی کے ملفوظات

مُبلغ کو تنگ دل نہیں ہونا چاہیے

مبلغ کو اپنے تبلیغی دورے میں خوب تبلیغ کرنا چاہیے، لوگوں کے برتاؤ اور بے رخی سے دل گیر اور ملول خاطر نہ ہونا چاہیے، ارشاد ربانی ہے۔

الٓمّٓصٓ کِتٰبٌ اُنزِلَ اِلَیکَ فَلاَ یَکُن فِی صَدرِکَ حَرَجٌ مِّنہ ۰ (پ ۸ اعراف ع ۱/) یہ ایک کتاب ہے جو آپ پر نازل کی گئی ہے اور آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونی چاہیے۔

میرے پیغمبر اس کتاب کے احکام کی تبلیغ میں دل تنگ نہ ہوں بلکہ لوگوں کو عذاب سے ڈراتے رہیں، چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے:

یٰاَیُّھَا المُدَّثِّرُ قُم فَاَنذِر وَرَبَّکَ فَکَبِّر۰ (پ:۲۹ مدثر) اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو یا یہ کہ مستعد ہو) پھر (کافروں کو) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

دنیا میں آنا آسان جانا مشکل کام!

فرمایا: انسان کا دنیا میں آنا آسان ہے مگر یہاں سے جانا بڑا مشکل کام ہے، انسان کو انسان بنانا یہ نبیوں کا کام ہے، ان کے نائب بن کر شیخ کامل کا بھی یہی کام ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ ہمارے لئے نہیں کھلے گا، اگر ہم نے اللہ کی رحمت کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا، اس لئے اچھے انسان بھی بنیں اور رحمت کے امیدوار بھی رہیں۔

متکبر جنت میں نہیں جا سکتا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا ۰ (پ ۸ اعراف ع ۵) — جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور ان کے (ماننے) سے تکبر کرتے ہیں

یعنی جس نے تکبر کیا وہ جنت میں نہیں جا سکتا، جب تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل نہ ہو اور یہ ناممکن ہے، اسی طرح متکبر کا جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے، متکبر پر عتاب کا اندازہ قرآن کریم میں دیکھئے:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ۰ (پ ۸ اعراف ع ۵) — ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر نہ چلا جائے۔

اس آیت کی تلاوت وترجمہ کے بعد حضرت شیخ نے جامع مسجد رحمانی میں اور دارالعلوم رحمانیہ میں فرمایا کہ تم میں سے جو کامل ہیں، تم میں سے جو متقی ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں، تاکہ میں ان کو دیکھ لوں، مگر کون ہاتھ اٹھائیں؟ پھر حضرت نے فرمایا ابھی اگر ہمارے اوپر موت آجائے تو ہم خدا کو کیا جواب دیں گے؟ جبکہ ابھی تک نہ ہم متقی بنے اور نہ کامل ہوئے، اور جو متقی اور کامل ہوتا ہے اسی میں کبر وعجب نہیں ہوسکتا اور جس طرح سوئی کے سوراخ میں اونٹ داخل نہیں ہوسکتا، اسی طرح متکبر، مشرک، عجب والا، ریا اور حب جاہ والا، جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور یوں محشر میں عجب وکبر والا کس قدر ذلیل وخوار ہوگا، جب کہ قیامت کا ایک دن دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا پھر بھی ہم کو نہ دل کے گناہ چھوڑنے کی فکر، نہ فرائض کی فکر ہے، اور نہ ہی جمعہ کی فکر ہے حالانکہ ایک دن قبل جمعہ کی تیاری ہونی چاہئے، چہ جائے کہ ہم کو جمعہ کے دن کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔

مرض و مصیبت کا سبب

فرمایا: انسان کے گناہ، خود سببِ امراض بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا رب وہ ہے، جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے ہدایت دے گا اور یہ بھی فرمایا:

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ • (پ۱۹ شعراء ع/۵)

اور وہ جو کہ مجھے کھانا کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں (جس کے بعد مجھے شفا ہوجاتی ہے) تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرض کی نسبت اپنی طرف کی کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو شفا رب دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرض کے پیدا ہونے کا سبب انسان خود ہوتا ہے، جس کی دلیل یہ بھی ہے:

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ • (پ۲۵ شوری ع/۴)

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو معاف کردیتا ہے۔

لہذا جب بھی کوئی مرض و مصیبت آئے، تو آہ و زاری کے ساتھ توبہ استغفار کریں، بہت جلد اس کا فائدہ محسوس کریں گے۔

مختصر مجلس بعد نماز عصر بمقام جامع مسجد بکرا پیڑی
مورخہ ۲۳ محرم ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء

آپؒ کے الفاظ کا حسن

جمعہ کی نماز حضرت نے دارالعلوم رحمانیہ کی جامع مسجد میں ادا فرمانے کے بعد، وہیں کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد مولانا اسفندیار صاحب کے مدرسہ میں جانے کا ارادہ فرمایا، مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ عصر کی نماز آپ نے مولانا اسفندیار صاحب کی مسجد میں پڑھائی، نماز سے قبل اعلان بھی فرمایا کہ میں مسافر ہوں، تم سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز کھڑے ہوکر پوری کرلو، نماز کے بعد مصلے پر حالت نشست میں آپ نے کچھ جواہرات ارشاد فرمائے۔ اس وقت آپ کی زبان سے جو الفاظ ادا ہورہے تھے، سننے والے بھی محسوس کررہے تھے کہ عجیب جواہرات نکلتے جارہے ہیں۔

اچھی صحبت کی برکت

فرمایا: جو شخص سچی طلب کے ساتھ کسی اللہ والے کے پاس اپنا وقت لگائے گا، اس کی برکت سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عامل ہوگا۔

علمِ عمیق کن کو حاصل؟

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کامل متقی کا علم، عمیق ہوتا ہے اور جو کتابی علم ہے، وہ عریق ہے، حصول علم کی ترغیب بار بار آئی ہے، قرآن پاک کی آیت ہے:

فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۱۴ نحل ع ۶) سو اگر تم کو علم نہیں تو (دوسرے) اہل علم سے پوچھ دیکھو۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ حدیث **"اِنَّمَا شِفَاءُ الْعَيِّ اَلسُّوَال"** کہ بیمار کی شفاء سوال کرنے میں ہے، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، لہٰذا علمی سوال کرنے میں عار محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

مجلس بعد نماز مغرب بخانہ حاجی محمد یعقوب صاحب بہادر آبادی کراچی
مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء

خلیفہ کا مقصد اور ہماری ذمہ داری

حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کا ذکر قرآن کریم میں ہے:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ۝ (پ ۲۳ ص ع ر ۲)

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا، سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور (آئندہ بھی) نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کروں گے تو) وہ خدا کے راستے سے تم کو بھٹکا دے گی، جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا، اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھولے رہے۔

خلاصہ کے طور پر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اتنے بڑے جلیل القدر نبی کو جب حکم ہے کہ اے حضرت داؤد! ہم نے آپ کو خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ آپ حق چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں......تو پھر دیگر ذمہ داروں کو تو اور بھی ڈرنا چاہئے، اور اپنی ذمہ داری کا خیال رکھنا چاہئے، خلیفہ کے معنی ''اللہ تعالیٰ کے احکام کا اجرا کرنے والا''۔

نافرمانی پر روزی کی تنگی

ارشاد فرمایا: ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور صفات کے مظہر اتم ہیں، لہٰذا اگر ہم ٹھیک رہیں تو خدا کا معاملہ بھی ہمارے ساتھ ٹھیک رہے گا اور حشرات الارض کو بھی روزی ملے گی۔ خدانخواستہ اگر ہم بگڑ گئے تو پھر ساتوں آسمان و زمین کا نظام بگڑ جائے گا، قحط ہوگا، روزی تنگ ہوگی اور مخلوقِ خدا کو پریشانی ہوگی۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ (پ ۱۴ نحل ع/۸)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے ظلم کے سبب داروگیر فرماتے تو سطحِ زمین پر کوئی (حس و حرکت کرنے والا) نہ چھوڑتے، لیکن ایک میعاد معین تک مہلت دے رہے ہیں۔

اسی طرح آپ نے دوسری آیت تلاوت فرمائی:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (پ ۹ اعراف ع/۱۲)

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے، لیکن انہوں نے تو (پیغمبروں کی) تکذیب کی تو ہم نے بھی ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔

فرمایا: بعض لوگوں کو پکڑ کے بجائے اللہ تعالیٰ دنیا میں ڈھیل دیتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہیں بلکہ ان کو اجلِ مسمیٰ (مقررہ وقت) تک ڈھیل دیتے ہیں، جب وہ اجلِ مسمیٰ پوری ہوگی تو فوراً پکڑ کر عذاب میں مبتلا کر دیں گے، اس لئے دھوکہ میں نہ رہنا چاہئے اور تقویٰ کی زندگی ہر دم گزارنی چاہئے۔

تقویٰ سے رزق کے دہانے کھلتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بندہ جب میرے احکام کی تعمیل کرے گا تو ہر جہت سے اس کو روزی ملتی، ارشاد ربانی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ.(پ ٦ مائدہ ع/۹)

اور اگر یہ لوگ توریت اور انجیل کی اور جو کتاب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی، اس کی پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے۔

تو پھر ہم بندوں کے لئے اوپر سے روزی کے دروازے کھول دیتے ہیں اور نیچے سے بھی، گویا دونوں طرف سے ان کے لئے روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے:

وَاِنْ مِنْ شَئٍ اِلاَّ عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ.(پ ۱۴ حجر ع/۲)

اور جتنی چیزیں ہیں، ہمارے پاس سب کے خزانے کے خزانے (بھرے پڑے) ہیں اور ہم اس (چیز) کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کا خزانہ موجود ہے، تقویٰ پر خزانوں کے دہانے کھل جاتے ہیں، جس نے جس قدر تقویٰ اختیار کیا اسی قدر ملا۔

روزی کے دروازے کیوں بند ہیں؟

حضرت نے ارشاد فرمایا: ہم جتنے اس مسجد میں جو بیٹھے ہوئے ہیں، سب مسلمان ہیں اور میرے ہاتھ میں قرآن ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان جس کے پاس قرآن ہو اور اس پر عمل ہو اس کو روزی نہ ملے۔ ہاں اطاعت الٰہی سے روگردانی کرنا، رزق کے دروازے کو

بند کر دیتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى. (پ۱۶ طٰہٰ ع/۷)

اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے (قبر سے) اٹھائیں گے۔

نافرمانی کا نقصان رزق پر

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ. (پ۲۵ زخرف ع/۴)

اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن) سے اندھا بن جاوے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔

شیطان جس پر مسلط ہو، وہ نافرمانی سے بچ نہ سکے گا اور نافرمانی رزق کے تنگ ہونے کا ذریعہ ہے۔

حضرت نوحؑ کا نسخۂ اکسیر

توبہ واستغفار کی کثرت پریشانی کا علاج......اور روزی کے ملنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے ارشاد فرمایا کہ ہر وقت اللہ تعالی کے دربار میں استغفار کرو

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا. (پ۲۹ نوح ع/۱)

اور اس سمجھانے میں میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے رب سے گناہ بخشوالو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے، کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔

فرمایا: استغفار کی وجہ سے آسمان کے بند دروازے برسنا شروع کر دیتے ہیں ،جبکہ گناہوں کی وجہ سے آسمان سے باران رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اسی وجہ

سے حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ جب تم استغفار کرو گے تو تمہارے اوپر باران رحمت نازل ہوگی، کیونکہ خدا کی مشیت اور ارادے کی دیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کام کُنْ فَیَکُوْن سے ہوتا ہے

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو فرماتے ہیں ''ہوجا'' تو وہ فوراً ہوجاتا ہے، لہٰذا بند دروازے کے کھلنے کا اشارہ کریں، تو دہانے فوراً کھل جائیں۔

اپنے آپ کو خالی سمجھنا چاہئے

فرمایا: "تَخَلَّقُوا بِاَخلاقِ الله" اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے صفات پیدا کرنا چاہئے، تاہم ان اخلاق اور صفات کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خالی بھی سمجھنا چاہئے، چنانچہ تواضع بھی ہو اور انکساری بھی، اگر فتوحات کے دروازے کھل گئے تو کبر نہ آئے۔

عبد الشکور قلیل ہوتے ہیں

فرمایا: ہر زمانہ میں عبد الشکور قلیل ہوتے ہیں اور عبد الشیطان زیادہ ہوتے ہیں:

وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ۔ (پ۶ مائدہ ع ۹) اور زیادہ تر ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کے کردار بہت برے ہیں۔

ہمارے اوپر مصائب کے سیلاب آرہے ہیں، وہ صرف ہمارے نامۂ اعمال کی وجہ سے ہے۔ سخت ضرورت ہے کہ اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوجائیں۔

کینیا میں قحط اور جانور کی موت

فرمایا: میں افریقہ کے ایک ملک ''کینیا'' جب گیا تو وہاں کے حضرات مجھے جنگل کی طرف لے گئے، ان لوگوں نے وہاں بارش نہ ہونے کا ذکر کیا کہ بارش نہ ہونے کی وجہ

سے جنگل میں جانور مرے پڑے ہیں، چنانچہ جنگل کی طرف جہاں جہاں میں نے دیکھا قحط سالی کی وجہ سے کہیں ہرن مرا ہوا نظر آیا۔ کہیں گیڈر، کہیں لومڑی تو کہیں کوئی اور جانور، میں نے کہا کہ سبحان اللہ یہ حشرات الارض کا مرنا بھی ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہے، قیامت کے دن ان کی جانوں کے ضائع ہونے کے بارے میں امت محمدیہ سے سوال ہوسکتا ہے۔

کسی بھی ایمان والے کو حقیر نہ سمجھیں

فرمایا: اولیاء کرام شریعت کے پابند ہوتے ہیں، بعض اولیاء تو مشہور و معروف ہوجاتے ہیں اور بعض اولیاء وہ ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے بلکہ لوگ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ بہت خطرناک ہے، اس لئے کسی کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے، معلوم نہیں کس کا کیا مقام ہے؟

اصل اندھا پن، قلب میں ہوتا ہے

ارشاد فرمایا: اصل اندھا پن، دل میں پیدا ہوتا ہے، جب دل اندھا ہوتا ہے تو پھر انسان گمراہ ہوجاتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: **فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ.** (پ ۱۷ الحج ع ۶) اصل میں اندھا پن قلب کا ہوتا ہے، جب قلب کی آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں، تو انسان گمراہی کی طرف بھاگتا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا فیصلہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک مرید نے خط لکھا کہ حضرت معمولات اور وظائف مجھ سے پورے نہیں ہوسکتے، تو حضرت تھانویؒ نے جواب میں لکھا کہ تم میری مریدی سے خارج ہو۔ فرمایا کہ لوگ مولانا اشرف علی تھانویؒ کو متشدد کہتے ہیں

، حالانکہ وہ متشدد نہیں تھے بلکہ یہ تو قرآن سے ثابت ہے، ارشاد ہے:

وَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ۔ (پ۲۶ فتح ع/۱)

کہ جو بیعت کا عہد توڑتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

ذکر، ہمہ وقت ہونا چاہئے

فرمایا: عبادت اللہ تعالیٰ کی ہمہ وقت ہونی چاہئے، یہ نہیں کہ صرف پانچ وقت کا انتظار ہو۔ اللہ والوں کی صفات یہ ہیں کہ وہ ہمہ وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں، ارشاد باری ہے:

اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (پ ۴ آل عمران ع/۲۰)

جن کی یہ حالت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی، اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا، ہم آپ کو منزہ سمجھتے ہیں سو ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے۔

قلب سلیم، اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ سے قلب سلیم لینا چاہتا ہے، جو قلب تمام امراض باطنیہ سے پاک ہو، شرک و بدعات، بغض وحسد وغیرہ سے بالکل صاف ہو۔

قلب صرف ایک ہوتا ہے نہ کہ دو، لہٰذا اس ایک قلب میں صرف ایک اللہ کی یاد ہونی چاہئے، ارشاد ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِہٖ۔ (پ۲۱ احزاب ع/۱)

اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔

اللہ تعالیٰ قلب سلیم چاہتے ہیں اور قلبِ عبداللہ یہ ''عرش اللہ'' ہے، جو قلب، سلیم

بن جاتا ہے اس میں محبت آجاتی ہے، اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے وہ حدیث پاک میں سنئے :

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَان۔

جس نے محبت کی اللہ ہی کے لئے اور بغض رکھا اللہ ہی کیلئے اور دینے سے رک گیا اور دیا اللہ ہی کے لئے پس اس کا ایمان پایہ تکمیل تک پہنچا۔ [1]

ارشاد فرمایا: اصل عبادت یہ ہے کہ قلبِ مومن، ماسویٰ اللہ سے پاک ہو، کوئی نفسانی غرض شامل نہ ہو، جس قلب کی یہ کیفیت ہو، وہ قلب، قلب سلیم ہے اور مقبول ومحبوب ہے۔

شیطان، قلبی نور سے ڈرتا ہے

فرمایا: شیطان بے ایمان، قلبی نور سے ڈرتا ہے، یہ نور اہل ایمان کو ملتا ہے، ارشاد باری ہے:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ۔ (پ ۲۳ زمرع ر ۳)

سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالی نے اسلام (کے قبول کرنے) کے لئے کھول دیا ہے وہ اپنے پروردگار کے (عطا کئے ہوئے) نور پر ہے۔

ذکر ومراقبہ کا نور

ایک نور، نورِ ایمان ہے اور ایک نور، نورِ ذکر ہے، جو کثرتِ ذکر اور مراقبہ سے حاصل ہوتا ہے، لہذا مراقبہ پابندی اور یکسوئی سے کرنا چاہئے، مراقبہ کے وقت کپڑا سر پر

---

[1] اس حدیث میں محبت وبغض اور اعطاء ومنع چاروں کے ساتھ لِلّٰهِ کی قید ہے جس سے معلوم ہوا کہ سخاوت مطلقاً محمود نہیں، نہ بخل مطلقا مذموم، بلکہ خدا تعالی کے لئے ہوں، تو چاروں محمود ورنہ چاروں مذموم، غرض اخلاق سب فطری وجبلی ہیں اور درجۂ فطرت میں کوئی خلق نہ مذموم ہے نہ محمود، بلکہ مواقع استعمال سے ان میں مدح وذم آجاتی ہے۔

ڈال لینا چاہیئے اور آنکھیں بند کر کے یہ تصور کریں کہ اب میں اللہ تعالی کے پاس جارہا ہوں اور پوری توجہ، اللہ تعالی کی طرف ہو اور سر کے کپڑے کو کفن سمجھ کر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور یہ فیصلہ کرے کہ آئندہ میں نے آنکھیں بند کرنی ہیں۔

اللہ تعالی کی تجلی، قلب میں آنے کے لئے تیار

فرمایا: جس طرح بلہ کہیں بیٹھتا ہے تو پہلے وہ جگہ صاف کرتا ہے، پھر بیٹھتا ہے اور بالکل خاموش ہو کر بیٹھتا ہے، جب ایک جانور کا یہ حال ہے کہ وہ گندی جگہ میں نہیں بیٹھتا تو پھر اللہ تعالی کی ذات تو پاک ہے وہ (اس کی تجلی) پلید اور نجس قلب میں کس طرح داخل ہو سکتی ہے، لہٰذا اس کے نور و تجلی کے لئے پہلے قلب کو صاف کرنا ہوگا۔

فیض، بغیر شیخ کامل کے ملا نہیں کرتا

ارشاد فرمایا: جس طرح بیٹا بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوتا، اسی طرح فیض، بغیر شیخ کامل کے نہیں ملتا، اس لئے شیخ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے اور صحبت کے آداب بجالانا چاہیئے۔

مجلس بخانہ حاجی محمد یعقوب صاحب بہادر آباد کراچی
۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز یکشنبہ

انسان، محنت کے لئے آیا

حضرت جس دن راولپنڈی تشریف لے جارہے تھے، اسی دن صبح کے وقت ایئرپورٹ جانے سے قبل آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔
(پ ۳۰، البلد)

اس آیت کے پڑھنے سے آپؒ کا مقصد، یہ بتلانا تھا کہ انسان مشقت اور محنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے معمولات میں کوشش کرو، محنت و مشقت برداشت کرو ناغہ نہ ہونے پائے، بغیر محنت ومجاہدہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

احمد علیؒ کیوں ڈرتے ہو؟

ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک صاحبِ کشف بزرگ مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قبر کے پاس جاکر مراقب ہوئے، مراقبہ میں مولانا لاہوریؒ سے بات چیت ہوئی، انہوں نے مولانا لاہوریؒ سے دریافت کیا کہ خدا کا معاملہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ مولانا لاہوریؒ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ احمد علی کیوں ڈرتا ہے؟ کیا میں "**ارحم الراحمین**" نہیں ہوں؟ تم اس وقت کیوں ڈرتے ہو؟ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمد علی اس قبرستان کے تمام گنہگاروں کو میں نے تمہارے طفیل بخش دیا۔

خدا کی رحمت سے یہ بعید نہیں، کیونکہ نیک اور متقی کی برکت سے جب دنیا کی بلاء

ٹل سکتی ہے، تو قبر کی بلا ٹل جائے اس میں کیا حیرت کی بات ہے! راقم الحروف مندرجہ ذیل حدیث اس بارے میں نقل کرتا ہے:

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مائۃ من أھل بیت جیرانہ البلاء ثم قرأ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ • (صاوی علی جلالین ج/۱ ص/۱۰۵)

حضرت ابن عمرؓ نبی علیہ السلام کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی ایک صالح مسلمان کے اعمال کی وجہ سے اس کے پڑوس کے سو آدمیوں کے اوپر آنے والے عذاب کو روک دیتا ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اگر لوگوں کا ایک دوسرے کے ذریعہ دفاع نہ کرے تو زمین میں فساد پھیل جائے۔ لیکن اللہ تعالی بڑے فضل والے ہیں جہاں والوں پر"۔

حضرت عبد اللہ بن نافع المزنیؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک صاحب کی وفات ہوئی ان کو مدینہ طیبہ میں دفن کر دیا گیا، ان کو ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ وہ دوزخیوں میں ہیں، یہ دیکھ کر وہ بہت رنجیدہ ہوئے پھر ان ہی صاحب نے ساتویں یا آٹھویں روز خواب میں دیکھا کہ وہ جنتیوں میں ہیں ان سے سوال کیا کہ پہلے تم دوزخیوں کی جماعت میں تھے اور اب جنتیوں میں، اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ ہمارے پڑوس میں ایک بزرگ شخص دفن کر دئے گئے ہیں، جن کی سفارش آس پاس کے چالیس پڑوسیوں کے حق میں مقبول کر لی گئی، ان ہی چالیس میں، میں بھی تھا۔ (ابن ابی الدنیاؒ)

حضرت کا رنگ ہو بہو..........

ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حضرت مولانا عبد الغفور صاحب عباسی کے گھر گیا، وہاں پہنچتے ہی ان کے گھر کے بچے جلدی جلدی دوڑ کر میری طرف آنے لگے کہ

بابا آ گیا، بابا آ گیا، حالانکہ بچے مولانا عبدالغفور کو بابا کہتے تھے، بات اصل میں یہ تھی کہ میرا رنگ اس وقت ہو بہو مولانا عبدالغفور مدنی کا سا رنگ ہو گیا تھا۔

میرے متعلق میرے مرشد پیر عبدالمالکؒ کا فیصلہ

ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میرا کچھ اختلاف مولانا عبدالغفور صاحب مدنیؒ کے خاندان والوں سے ہوا، جب میرے مرشد پیر عبدالمالکؒ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ان کے سامنے فرمایا کہ......

''حافظ غلام حبیب کا معاملہ ایسا ہے کہ میرا مقبول ان کا مقبول، میرا مردود ان کا مردود''۔

اس پر حضرت نے فرمایا کہ حضرت شیخ پیر عبدالمالکؒ نقشبندی مجددی کے یہ جملے ہیں، اس جملہ کی برکت سے مولانا عبدالغفور صاحب کے خاندان والوں کے اختلافات الحمدللہ میرے ساتھ ختم ہو گئے۔

مجلس بمقام جامع مسجد ریاض کراچی

۲۷ ررمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق ۳۰ رجولائی ۱۹۸۱ء

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں امت کے اعمال کی پیشی

ارشاد فرمایا: ہمارے اعمال ہفتہ میں دو مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں، امت کے اچھے اعمال جب پیش ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فخر فرماتے ہیں، لہٰذا ہمیں ہمیشہ نیک اعمال کی فکر کرنی چاہئے اور برے اعمال سے بچنا چاہئے۔

نگاہ اوپر ہو، نہ کہ نیچے......

فرمایا: دیکھو بلعم بن باعور، بنی اسرائیل میں ایک اونچے بزرگ تھے، لیکن جب اس کی نگاہ اوپر والے ربِ قدوس سے ہٹ کر نیچے دنیا والی چیزوں پر پڑی تو وہ تباہ و برباد ہوالہذ انظر خدا پر رہے نہ کہ دنیا کے مال و متاع پر، ورنہ انجام دیکھئے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ۔ (پ۹ اعراف ع/۲۲)

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ پر کردیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا۔

بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی برکت

شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ سے سوال کیا گیا کہ بزرگوں کی خدمت میں بیٹھنے کی کیا ضرورت؟ جبکہ بروز قیامت ہر ایک کے اعمال پیش ہوں گے، تو ان اعمال پر فیصلہ ہوگا۔ تو شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ اولیاء الرحمن اور اولیاء اللہ پر جب رحمت الہی نازل ہوتی ہے تو ان کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو بھی رحمت پہنچتی ہے، دنیا کی اس رحمت کی برکت سے ان کو اچھے اعمال کی توفیق ہوتی ہے اور اعمال میں برکت ہوتی ہے۔ ماشاء اللہ کیا ہی شافی اور تسلی بخش جواب دیا۔

مجلس بمقام جامع مسجد شرف آباد کراچی

۲۹/رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق یکم اگست ۱۹۸۱ء

اہل اللہ کو سیاست میں نہ پڑنا چاہیے

فرمایا: میرے دونوں شیوخ حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ اور حضرت مولانا عبد

الما لک صدیقیؒ نے پوری زندگی سیاست میں حصہ نہیں لیا اور اخبار بھی نہیں پڑھتے تھے، اس میں ضیاعِ وقت ہے۔

دنیا دار الامتحان ہے

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ۔ (۲۰ العنکبوت ع ر ۱)

الم۔ (بعضے مسلمان جو کفار کی ایذاؤں سے گھبرا جاتے ہیں تو) کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جاویں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو قسم قسم کے مصائب سے آزمایا نہ جائے گا۔ اور ہم تو ایسے واقعات سے ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے مسلمان ہو گزرے ہیں۔ سو اللہ تعالی ان لوگوں کو (ظاہری علم سے) جان کر رہے گا جو ایمان کے دعوے میں سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہے گا۔

فرمایا: مؤمن اس رہتی دنیا میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا، بلکہ اس کو ہر قسم کی آزمائش اور امتحان سے گزرنا ہوتا ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ یہاں (پاکستان) میں داعیان دین اور علمائے حق کے اوپر ظلم وستم ڈھایا گیا...... یہ سب اللہ تعالی کی طرف سے امتحان وآزمائش تھی۔

مولانا احمد علیؒ کا مغالطہ دور ہو گیا

فرمایا: ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ میرے پاس چکوال تشریف لائے ،میرے درس قرآن میں شریک ہوئے ،درس قرآن میں عجیب عجیب باتیں اور علمی نکتے آئے۔ جب وہ جانے لگے تو چونکہ بس دیر سے آئی اس لئے اس وقت تک بہت سارے لوگ جمع ہو گئے، آپؒ نے فرمایا کہ میں حافظ غلام حبیب کے بارے میں بہت زمانہ سے

مغالطہ میں رہا، آج یہ مغالطہ دور ہوا، پھر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ابھی مغالطہ دور کرنا چاہتا ہوں، میں پہلے حافظ غلام حبیب کو یہ سمجھتا رہا کہ یہ معمولی مولوی ہے، مگر آج پتہ چلا کہ وہ بہت ہی خوبیوں کے مالک ہیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا، صاحبزادہ مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار کو اتنی محبت اپنی اولاد کے ساتھ نہ تھی، جتنی حضرت مولانا غلام حبیب کے ساتھ تھی۔ حضرت کو بھی احساس تھا کہ میرے ساتھ بہت ہی محبت رکھتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علیؒ کی ریش مبارک

ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے، چونکہ آپ اوپر برتھ پر آرام فرمارہے تھے، آپ کی داڑھی ماشاء اللہ لمبی تھی۔ اوپر برتھ والے تختہ کے سوراخ سے داڑھی نیچے لٹک رہی تھی، نیچے کسی کے منہ پر لگی تو اس نے فوراً حضرت مولانا کو نیند سے اٹھا کر کہا کہ مولانا! یہ تیری اتنی لمبی داڑھی ہے، اسے سنبھال کر رکھو۔

حضرت مولانا احمد علیؒ کا ادب

ارشاد فرمایا: حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا عبد القادر رائپوریؒ دونوں لاہور میں تشریف فرما تھے اور شاہ صاحب اپنے ظریفانہ انداز میں گفتگو فرمارہے تھے، جس کی وجہ سے دونوں ہنس رہے تھے اور پورا مجمع بھی ہنس رہا تھا۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ادب دیکھئے کہ پیچھے سے ننگے پاؤں تشریف لائے بیٹھ گئے اور بات سنتے رہے۔

ایک مرتبہ مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا رائپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے سامنے گھٹنے پر بیٹھ گئے، گھٹنوں میں وجع مفاصل کی وجہ سے اس قدر درد شروع ہوا کہ برداشت سے باہر ہوگیا، پھر بھی مولانا احمد علی لاہوریؒ اپنے دل میں عزم کئے رہے کہ اے

گھٹنوں اب چاہے تم درد کرو یا نہ کرو میں اسی طرح سے بیٹھا رہوں گا، میں حضرت مولانا رائپوریؒ کے سامنے چہار زانو نہیں بیٹھ سکتا۔

حضرتؒ نے فرمایا: یہ ہیں آداب مجلس اور آداب اولیاء اللہ، اساتذہ کے ادب سے برکتِ علم حاصل ہوتی ہے، اہل اللہ کے ادب سے، نورِ علم اور فیض ملتا ہے۔

قرآنی آیت، ٹیڑھے دلوں کا علاج

ارشاد فرمایا: اللہ تعالی ٹیڑھے دلوں کا علاج فرماتے ہیں، دلوں کے علاج کے لئے، اور ایمان وہدایت اور اعمال پر استقامت کے لئے نسخہ بتلاتے ہیں:

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ•

اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

جو شخص ہر نماز کے بعد اس کو پڑھے گا، اس کا دل ٹیڑھے پن سے محفوظ رہے گا ،فرمایا کہ دعاؤں سے ٹیڑھے دلوں کا علاج ہوتا ہے۔

درس گاہ اور تربیت گاہ میں فرق

فرمایا: درسگاہیں، دینی مدارس میں ہوتی ہیں، وہاں لوگوں کو تعلیم دی جاتی ہے، باقی کامل تربیت گاہ تو اللہ والوں کے پاس، خانقاہوں میں ہوتی ہے بقول اکبر الہ آبادی، وہ فرماتے ہیں:

انہوں نے دین کب سیکھا رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

اکبر الہ آبادی انگریزی خوان تھے، مگر عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے، ان کا کلام قابل قدر ہے۔

مجلس وعظ بمقام جامع مسجد ریاض کراچی
۲۸ ؍ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق ۳۰ ؍ جولائی ۱۹۸۱ء

استقامت کرامت سے بہتر ہے

قرآن کریم وہ کتاب ہے جو شک وشبہ سے پاک ہے، اس میں عمل کا مقصد تلاش کریں۔

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں۔

اس لاریب کتاب میں مقصدِ روزہ، تقوی کو بتلایا ہے، ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ (پ ۲ بقرہ ع ؍ ۲۲)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

فرائض وواجبات کا مقصد تقوی ہے اور کامل تقوی بغیر استقامت کے حاصل نہیں ہوسکتا، ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۔ (پ ۵ نساء ع ؍ ۲۰)

اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب ایمان پہلے سے موجود ہے تو دوبارہ ایمان کے تقاضہ کا کیا مطلب؟ فرمایا: دوسرے ایمان سے مراد استقامت کا حاصل کرنا ہے، تو گویا استقامت بھی امر خداوندی ہے، لہذا ہر عمل میں استقامت اختیار کرنا چاہئے، جو ترقی کا زینہ ہے۔

اتباع سنت ہی کا نام شریعت ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ۔ (پ ۲۳ زمر ع ر ۲)

اور جو لوگ شیطان کی عبادت سے بچتے ہیں (مراد غیر اللہ کی عبادت سے) اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مستحق خوشخبری سنانے کے ہیں سو آپ میرے ان بندوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔

مقصد زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی، مقصد حیات اتباع شریعت ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ لباس میں، طعام و شراب میں، سونے جاگنے میں، اٹھنے بیٹھنے میں، چلنے پھرنے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اللہ کی اتباع ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے انابت حاصل ہوتی ہے، غرض ہر نقل و حرکت میں اتباع شریعت کو مدنظر رکھیں۔

ٹوپی کے ساتھ پگڑی باندھنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

ارشاد فرمایا: یہودیوں جیسی ٹوپی نہ پہنا کرو، بلکہ جس قسم کی ٹوپی صلحاء امت پہنتے ہیں وہ پہنا کریں اور نہ عیسائیوں جیسی پگڑی پر اکتفا کرو، بلکہ ٹوپی کے ساتھ پگڑی استعمال کرو یعنی ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھا کرو، اس سے اہل علم کی شان و شوکت اور مذہب اسلام کی عظمت و جلال معلوم ہوتا ہے، عظمت انسانیت کا مظاہرہ ہوتا ہے، اور انسانیت کی عظمت بحال ہوجاتی ہے۔

عربوں کا رومال اپنے سر پر رکھنا اور ان کا اغال چڑھانا کوئی سنت نہیں اور نہ موجودہ عرب لوگ اس سلسلہ میں ہمارے لئے دلیل و حجت بن سکتے ہیں، بلکہ ہمارے لئے حجت و دلیل تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

فرمایا: ہندوستان میں، میں نے کافی زمانہ گزارا ہے، میں نے وہاں علماء وصلحاء کو بہت دیکھا ماشاء اللہ وہ مطابق سنت زندگی گزارتے ہیں، عربوں میں بھی شروع میں ایسا تھا کہ وہ یہود ونصاری کے طریقہ کے خلاف کرتے تھے یعنی پگڑی اور ٹوپی دونوں ایک ساتھ استعمال کرتے تھے، مگر آج کل کی نئی روشنی والے لوگ اس کے خلاف کرتے ہیں، ٹوپی تک نہیں پہنتے۔

عرب کے فصحاء کو قرآنی چیلنج

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا. (پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ر ۱۰)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات اس بات کے لئے جمع ہو جاویں کہ ایسا قرآن بنا لاویں تب بھی ایسا نہ لا سکیں گے اگر چہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جاویں۔

چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ. (پ ۲۱ العنکبوت ع ر ۵)

اور آپ اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے بلکہ ایسی حالت میں یہ ناحق شناس لوگ کچھ شبہ نکالتے، بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں پیش کرتی ہے ان لوگوں کے ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے بس ضدی لوگ انکار کئے جاتے ہیں۔

مشرکین عرب کا قرآنی چیلنج کو قبول نہ کرنا یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے اور قرآنی علوم ومعارف جو نبی علیہ السلام کو دئے گئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے، حالانکہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درسگاہ کے فارغ شدہ تھے، نہ کسی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے بلکہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف براہ راست ذات احد سے ہیں، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد ہی ذات احد، اللہ ہیں۔

ارشاد فرمایا: ''قرآن جو کرتا ہے اپنے غلبہ کا اعلان'' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی فصاحت و بلاغت نے عربوں کو عاجز کر دیا۔ چنانچہ قرآن نے جو چیلنج کیا آج تک کسی نے قبول نہیں کیا اور نہ قبول کر سکتا ہیں، باوجودیکہ عربوں میں بڑے بڑے فصیح و بلیغ موجود تھے، اور ان کو اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا، کہ وہ اپنے اشعار اور نثر، پتھروں پر لکھ کر کعبۃ اللہ کی دیوار پر آویزاں کرتے تھے، تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر تعجب کریں اور ان کا جواب دیں۔

غیر صحابہ کے لئے بشارت

وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملائکة قال وما لهم لا یؤمنون وهم عند ربهم قالوا فالنبیون قال وما لهم لا یؤمنون والوَحْیُ ینزل علیهم قالوا فنحن قال ومالکم لا تؤمنون

روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے نقل کیا ہے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا صحابہ کرامؓ سے کہ کونسی مخلوق پسندیدہ ہے تمہارے نزدیک از روئے ایمان؟ صحابہؓ نے عرض کیا فرشتے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لاویں، حالانکہ وہ تو اپنے پروردگار کے نزدیک ہیں، صحابہؓ نے کہا کہ پس وہ پیغمبر ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے کیا وجہ ہے کہ وہ حضرات ایمان نہ لائیں حالانکہ ان پر تو وحی اترتی ہے، صحابہ نے کہا پھر ہم

وانا بین اظھرکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی ایمانا لقوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیھا کتاب یؤمنون بما فیھا• (مشکوۃ ج/۲ ص/۵۸۳)

(صحابہ) ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اورتم کو کیا مانع ہے کہ ایمان نہ لاؤ، حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسندیدہ مخلوق میرے نزدیک از روئے ایمان وہ لوگ ہیں جو پیدا ہوں گے میرے بعد، اوروہ پائیں گے صحیفے کہ ان میں احکام لکھے ہوں گے دین کے (یعنی قرآن مجید پر اور جو کچھ اس میں احکام ہوں گے) ان پر وہ ایمان لاویں گے۔

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کونسی مخلوق ہے جس کا ایمان خدا کے یہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، صحابہ نے جواب دیا کہ فرشتوں کا، نبی علیہ الصلوۃ نے فرمایا کہ یہ کوئی بات نہیں، فرشتے تو ہر وقت اللہ تعالی کی تجلی کے سامنے ہیں، ان کا ایمان قوی نہ ہوتو کن کا ہوگا؟ پھر صحابۂ کرام نے انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انبیاء کا ایمان مضبوط نہ ہوتو کن کا ہوگا؟ جبکہ ان پر وحی الہٰی اترتی ہے، پھر صحابہؓ نے اپنی طرف اشارہ کیا کہ پھر تو ہم ہوں گے تو نبی علیہ الصلوۃ نے فرمایا کہ یہ بھی کوئی کمال نہیں جبکہ تم صاحب وحی کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہو پھر فرمایا کہ جو بعد میں ایمان لائیں گے ان کا ایمان سب سے زیادہ محبوب ہوگا، اس حیثیت سے کہ نہ نبی کو دیکھا، نہ قرآن کو اترتے دیکھا، نہ نبی کی صحبت ملی، پھر بھی ایمان لائے۔

اخلاص میں آگے نہیں بڑھ سکتے

اوپر جو حدیث گزری، اسی مضمون کو بعد میں حضرت نے ان الفاظ میں بیان فرمایا، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت فرمایا کہ سب سے زیادہ کن لوگوں کا ایمان پسندیدہ ہے؟ تو صحابہؓ نے کہا انبیاء کا،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جن انبیاء معصومین پر وحی اترتی ہے اگر ان کا ایمان مضبوط نہ ہو تو پھر کن کا ہوگا! صحابہؓ نے کہا کہ فرشتوں کا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے تو وہ مخلوق ہیں جن کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (پ ۲۸ تحریم ع ۱/۱)

جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں، جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو فورا بجالاتے ہیں۔

کہ فرشتے تو ہر وقت ہر آن عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے، ان فرشتوں میں حاملین عرش فرشتے بھی ہیں اور وہ تو ہر وقت ہر آن تجلیات ربانی کے سامنے ہیں، اگر ان کا ایمان مضبوط نہ ہو تو پھر کن کا ہوگا؟ صحابہؓ نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا کہ پھر تو ہمارا ایمان ہوگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی کوئی کمال نہیں کہ صاحب وحی کی مجلس میں ہر وقت اور ہر آن بیٹھنے والوں کا ایمان مضبوط نہ ہو تو کن کا ایمان مضبوط ہوگا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حیران رہ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (پ ا سورہ بقرہ)

الٓمٓ، یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، راہ بتلانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو وہ خدا سے ڈرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں چھپی ہوئی چیزوں پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ دیا ہے ہم نے ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ وہ لوگ جن کے سامنے قرآن پاک کا نزول نہیں ہوا، جنہوں نے پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور بغیر دیکھے ایمان قبول کیا اور اللہ کے رسول کو سچا سمجھ کر ان کی پیروی بھی کی تو ایسے مؤمن بالغیب کا ایمان من حیث الایمان سب سے زیادہ پسندیدہ اور مضبوط ہے۔ باقی رہا خلوص تو وہ الگ ہی چیز ہے، ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام، فرشتے اور

صحابہ کا خلوص اس قدر بلند کہ ان کے بعد غیب پر ایمان لانے والے خلوص میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے، رائی کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اسلام کے پانچوں ارکان کا فلسفہ، تقوی ہے

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (پ ۲ بقرہ ع ۲۲/)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم روزہ کی بدولت (رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ۔

روزے کا فلسفہ تقوی اور گناہوں سے بچنا ہے۔ نماز کا فلسفہ، زکوۃ کا فلسفہ، حج کا فلسفہ اور کلمۂ توحید کا فلسفہ، تقوی ہی ہے، غرضیکہ ارکان اسلام کا فلسفہ یہی ہے کہ انسان تقوی اختیار کرے اور گناہوں سے بچنے والا بن جائے۔ حج کی ابتداء اور انتہاء پر غور کریں دونوں کا فلسفہ تقوی ہے۔

حافظ قرآن کا مقام

ارشاد فرمایا: یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور رمضان المبارک کا دن ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن پاک پورا کا پورا اتارا گیا اور تیئیس برس میں وقتاً فوقتاً قلب اطہر پر نازل ہوا، جبکہ تورات، انجیل اور زبور پوری ایک ساتھ اتری۔ یہ وہ قرآن ہے جو سات برس کے بچہ کے سینہ میں اللہ تعالی محفوظ فرما دیتا ہے۔ حافظ قرآن کو دنیا میں کیا ملتا ہے، نہ حکومت کی طرف سے اس کے لئے کوئی انتظام اور نہ لوگوں کی طرف سے معاش کا انتظام ہے، مگر خدا کے یہاں اس کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اخلاق کی ایک جھلک

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ر ۷)

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں ان کو عطا فرمائیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحبؒ کھانا تناول فرما رہے تھے، اس وقت جمعدار (بھنگی) جھاڑو دے رہا تھا، آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، بھنگی نے جواب دیا کہ میں بھنگی ہوں، آپ فوراً اٹھے اس کا ہاتھ دھلوایا اور اپنے ساتھ بٹھا کر ایک ہی پلیٹ میں کھانے لگے، بلکہ حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے ہاتھ سے ایک بڑا نوالہ بنا کر بھنگی کے منھ میں ڈالا اور پھر اس کے منھ کے بڑے لقمہ کا آدھا لقمہ لے کر اپنے منہ میں ڈالا اور کھایا۔ یہ ہے تواضع، اپنے آپ کو کمتر سمجھنے والے کو عزت دینا، اور یہ ہے مساوات۔

اس کے بعد وہ بھنگی اپنے گھر جا کر مشرف باسلام ہوگیا۔ پھر اس کا پورا خاندان بھی مشرف باسلام ہوا۔

یہ تھے شاہ صاحبؒ جو بنی آدم کے ساتھ اس قدر اخلاق سے پیش آتے تھے، جو اخلاق نمونۂ نبوی ہے اور جس اخلاق نے نہ معلوم کتنوں کو ایمان کی دولت سے نوازا۔

اے انسان اپنے اصل دشمن کو پہچان

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَاِخْوَانُهُمْ

یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں، جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پس یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی

يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ۔ (پ۹ اعراف ع ر ۲۴)

ہیں اور جو شیاطین کے تابع ہیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بے ایمان کسی پر حملہ کرے، تو اس وقت فوراً خدا کو یاد کرنا چاہئے، تاکہ اس کے شر سے بچ سکے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ (پ ۲۲ فاطر ع ۱/۱)

یہ شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو (اپنا) دشمن (ہی) سمجھتے رہو وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے باطل کی طرف بلاتا ہے تا کہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہوجاویں۔

شیطان بے ایمان کے حملے اور چالبازی سے وہ شخص بچ سکتا ہے جو اللہ والوں کے ساتھ وابستہ ہو، شیطان بے ایمان اللہ والوں سے ڈرتا ہے۔

حج مبرور کی تعریف

ارشاد فرمایا: حج مبرور، وہ ہے جس کے بعد گناہ نہ ہو اور خدانخواستہ اگر گناہ میں اضافہ ہوجائے تو سمجھ لے کہ وہ حج مردود ہے، لہذا حج کے بعد تقوی بھری زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

فتح ونصرت کے لئے تقوی شرط ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (پ۹ انفال ع ر ۴)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالی تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالی بڑا فضل والا ہے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن عیش میں ہو یا راحت میں ہو، خلوت میں ہو یا جہاد میں، اس وقت جو خدا سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قوت فارقہ عطا کرے گا یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت حاصل ہوگی، گویا فتح و نصرت کا دار و مدار ڈر، خوف، تقویٰ اور طہارت پر ہے۔

اولیاء اللہ سے محبت، نور الٰہی کا ذریعہ

فرمایا: جو لوگ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت و عقیدت رکھتے ہیں، قیامت کے دن وہ نور الٰہی میں ہوں گے، شہداء اور انبیاء ان پر رشک اور غبطہ کریں گے، حالانکہ وہ نہ شہداء میں سے ہوں گے اور نہ انبیاء میں سے، قرآنی فرمان ہے:

لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۰ (پ ۱۷ انبیاء ع ر ۷)

بڑی گھبراہٹ ان کو غمزدہ نہ کرے گی اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے۔ (یہ حضرت کا ترجمہ ہے)

فضیلت حافظِ قرآن

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ۔ (پ ۲۲ فاطر ع ر ۴)

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھ پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجہ کے ہیں اور بعضے ان میں خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کچھ حضرات کو اپنی کتاب کے وارث بنا دیتے ہیں، جو اس کو حفظ کرتے

ہیں، ان کے متعلق فرمایا کہ یہ خدا کے چنے ہوئے بندے ہیں، لیکن ان میں بعض بدعملی کا شکار بن کر "ظَالِمٌ لِنَفْسِه" بن جاتے ہیں۔ یعنی اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے بن جاتے ہیں، بعض درمیانہ اور بعض نیکی کی طرف بڑھنے والے بن جاتے ہیں۔

اس آیت کے اندر حافظ قرآن کی فضیلت بیان فرمائی گئی، کہ قرآن کے حفظ کرنے والے اوروں کی بنسبت چنے ہوئے ہیں، ان کا ایک اونچا مقام اور اونچا مرتبہ ہے۔

پیغمبر بے لوث ہو کر تبلیغ کرتے ہیں

نبی کا کام تبلیغ ہے، قرآن پاک جو ہمیں پہنچا، نبی کے ذریعہ ہی سے پہنچا، اگر نبی نہ ہوتے تو یہ قرآن پاک ہم تک کیسے پہنچتا؟

یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَه وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۰ (پ۶ مائدہ ع ر ۱۰)

اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ سب آپ پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو گویا آپ نے اللہ تعالی کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا یقینا اللہ تعالی ان کافر لوگوں کو ہدایت نہ دیں گے۔

ایک اور جگہ فرمایا:

مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ۰ (پ ۷ مائدہ ع ر ۱۳)

رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے اور اللہ تعالی سب جانتے ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی مکی ہو یا مدنی، اطاعت الٰہی میں، کلام پاک اور دین کی تبلیغ میں گذری، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو کوئی شخص کما حقہ بیان نہیں کرسکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو اگر پوری دنیا بیان کرنا چاہے، تو کوئی بیان نہیں کرسکتا، سوائے اس بات کے ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شیخ سعدیؒ نے صحیح فرمایا کہ اگر خدا کے بعد کسی کا درجہ ہے تو وہ تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ہے۔

دنیا میں آنے کا مقصد

دنیا میں ہم کس کام کے لئے آئے اور کیا کرنا ہے؟ اس دنیا میں ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالی کا قرآن پڑھیں، پورے دین پر عمل کریں، گویا عملی جامہ پہنانا مقصود ہے، خدا کے قانون کو اس سرزمین پر نافذ کرنا ہے، جن لوگوں نے اس قرآن پاک سے انحراف کیا وہ عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آئے اور ہلاک کردئے گئے، یہ قرآن پاک اللہ تعالی کا نور ہے، اسی سے ہمیں روشنی ملتی ہے اور یہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

صلحاء کی جماعت تا قیامت رہے گی

اللہ والوں کی جماعت تا قیامت رہے گی، اور یہ تبلیغ اور احکام کا پہنچانا انبیاء کا کام تھا چونکہ وہ حضرات اس دار فانی سے چلے گئے، اسی لئے اب اس کام کو علماء اور صلحاء نے سنبھالنا ہے۔

یہ علماء شعائر اللہ ہیں، یہ قرآن شعائر اللہ میں سے ہے، صلحاء شعائر اللہ میں سے ہیں کعبہ شعائر اللہ میں سے ہے، مساجد بھی شعائر اللہ میں سے ہیں، اگر ہم نے قرآن کے احکام پر عمل کیا تو ہمیشہ کامیاب ہوں گے، ورنہ گذشتہ قوموں کی طرح ہلاک کردیئے جائیں گے، جس طرح موجودہ دور میں ہم ہلاک ہورہے ہیں، خدا کا عذاب ہمارے سروں

پر ہے۔اللہ تعالی بصیر ہیں،سب کچھ دیکھ رہے ہیں،جس طرح شکاری اپنے شکار کو پکڑنے کے لئے چوکنا ہوکر چھپ جاتا ہے،اسی طرح خداوند قدوس اپنے بندوں کو دیکھ رہے ہیں ،ان کی نگاہ ساری مخلوقات پر لگی ہوئی ہے،جو بندہ اس کے قانون کے خلاف چلے گا اس کی گرفت فرما کر مناسب سزا دے گا۔

فرمایا:ایک شخص اپنے گھوڑے کو گھاس چارہ اس لئے کھلاتا ہے،تاکہ اس سے کام لے اگر وہ گھوڑا کام کرنے سے انکار کرے،تو مالک کا فیصلہ ہوگا کہ اس کو ذبح کرے یا فروخت کرکے نکال دے۔

انسان خدا کا دیا ہوا رزق کھاتا پیتا ہے،اگر اس کی نافرمانی کرے گا تو یقینا مقصدِ زندگی سے ہٹنے کی بنا پر اس کو خداوند تعالی گرفت میں لیں گے،سزا بھی دے سکتے ہیں۔

اللہ کی صفات کچھ جمالی ہیں، کچھ جلالی

فرمایا:اللہ تعالی کی کچھ صفات جمالی ہیں،کچھ جلالی اور کمالی ہیں۔اللہ تعالی کے کل ۹۸/ اسماء صفات ہیں اور ایک اسم ذات ہے،اسم ذات کے ساتھ ۹۹/ اسماء بن جاتے ہیں۔اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ جو میری صفات ہیں وہ میرے بندوں میں آجائیں،مثال کے طور پر اللہ تعالی ''رؤف رحیم'' کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں تو اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ جب میں رؤف ہوں تو رؤفیت کی صفت میرے بندوں میں بھی آجائے،اللہ تعالی رحیم ہیں ،اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ یہ صفت میرے بندوں میں بھی منتقل ہوجائے۔

معیت اللہ اور معیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

معیت الٰہی کا ایک درجہ تو سب انسانوں کو حاصل ہے،جیسے ارشاد باری تعالی ہے:

مَا يَكُونُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا	کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں
هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا	چوتھا وہ (یعنی اللہ) نہ ہو اور نہ پانچ کی (سرگوشی) ہوتی

هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا (پ ۲۸ مجادر ع ۲/)

ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس (عدد) سے کم (میں) ہوتی ہے (جیسے دو یا چار آدمیوں میں) اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ہر حالت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں۔

معیت الٰہی کا یہ درجہ سب کو حاصل ہے، مگر معیتِ رسول یہ ہر شخص کو حاصل نہیں، خدا ہر جگہ حاضر اور موجود ہے، رسول ہر جگہ موجود نہیں اور نہ ہر جگہ حاضر ہیں، ورنہ ہر شخص کو صحابیت کا شرف حاصل ہوتا، ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں حیات ہیں، سلام کا جواب دیتے ہیں۔ صحابی صحبت سے ہے جس کے معنی یہ ہے کہ جس نے پیغمبر علیہ السلام کی صحبت پائی اس نے صحابی کا مقام پایا اور اس کا درجہ خدا کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ معین الدین اجمیریؒ جیسی بزرگان دین ہستیوں سے بر تر و افضل ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

صالح، نیکوکار اور اللہ والوں کی صحبت تمہیں صالح بنا دے گی، اور بدبخت اور برے لوگوں کی صحبت تمہیں بدنصیب اور محروم کر دے گی، جیسی صحبت ہوگی ویسا اس کا اثر ہوگا۔

وہ خوش نصیب صحابی!

بعض وہ صحابی بھی گزرے ہیں کہ ایمان لائے، زکوۃ، حج اور روزہ تو درکنار نماز پڑھنے کا موقع بھی نہ ملا اور فوت ہو گئے، وہ بھی صحابی کے رتبہ کے مستحق ہو گئے، ان کا نام عمرو بن ثابت ہے جو اصیرم کے لقب سے مشہور تھے۔

قرآن کی شان

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین کا مطلب اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے طفیل بعض لوگوں کو بلند و بالا فرماتے ہیں، جو اس کے احکام پر عامل ہوں اور ان لوگوں کو تباہ و برباد کردیتے ہیں جو اس کے احکام پر عامل نہ ہوں، یہ قرآن انسان کو بلند کرتا ہے اور یہی قرآن نیچے بھی گرادیتا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنے والد کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے (اس مجمع سے پوچھا جائے کہ مولانا تھانویؒ کون تھے؟ تو میرے خیال میں سب ہاتھ کھڑا کردیں گے، مگر میں پوچھتا ہوں کہ ان کے بڑے بھائی کون تھے؟ کون ان کو جانتا ہے؟ تو کسی کو معلوم نہیں ہوگا) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''بہشتی زیور'' کو پوری دنیا جانتی ہے، اس کو پڑھ لو تو پتہ چلے گا کہ وہ کس شخصیت کے حامل تھے، یہ برکت ہے حامل قرآن کی اور عامل قرآن ہونے کی۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے والد بزرگوار انگریزی دان تھے، مگر انہوں نے فرمایا کہ یہ اشرف علی ایک زمانہ میں ایسا ہوگا کہ پوری دنیا اس کے سامنے جھک جائے گی جیسے تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درندے، چرندے، شیر، اونٹ اور درختوں نے بھی سر جھکادیا! ماشاء اللہ اتباع سنت کی برکت سے جھکنے والے آپ کے سامنے بھی جھک گئے۔

ایک مرتبہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پاس ایک صاحب نے ایک لاکھ روپے کا ہدیہ پیش کیا، فرمایا کہ مجھ کو ضرورت نہیں، آپ نے ایک لاکھ روپے کا بنڈل واپس کردیا اور فرمایا کہ آج میرے والد بزرگوار کی پیشینگوئی پوری ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے خاص بندوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔

سورۂ کوثر میں شان رسول، پروگرام رسول، اور انجام رسول

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ. (پ ۳۰، سورۂ کوثر)

بیشک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہے، اور ہر چیز کی کثرت بھی داخل ہیں عطا فرمایا سو (ان نعمتوں کے شکریہ میں) آپ اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

اس سورہ میں اللہ تعالی تین چیزیں ذکر فرماتے ہیں، جبکہ اس سورہ میں آیتیں بھی تین ہیں۔ پہلی آیت کے اندر شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو، دوسری کے اندر پروگرام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور تیسری کے اندر انجام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر عنایت فرمایا، کوثر سے مراد یا تو قرآن پاک ہے یا قیامت کے دن حوض کوثر ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اپنی امت کو اپنے دست مبارک سے گلاس بھر بھر کے سیراب کریں گے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوض کوثر کا ملنا متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

سورۂ کوثر کا شان نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا تو دوسرے مشرکوں نے پوچھا کس سے باتیں کر رہا تھا؟ تو وہ مشرک کہنے لگا اس ''ابتر'' کے ساتھ، اس کا اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا، کیونکہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہیں تھیں، اس پر آیت نازل ہوئی "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ" اللہ تعالی نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منقطع النسل نہیں ہیں بلکہ یہ کفار اس صفت کے ساتھ موصوف ہیں، آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد قیامت تک دنیا میں موجود رہے گی، نیز آپ یہ مسئلہ بیان کریں گے تو اللہ تعالی آپ کے دشمنوں کو تباہ کر دے گا۔

حضرت یوسفؑ اور اتباع شریعت

حضرت یوسف علیہ السلام نبی کے فرزند، نبی کے پوتے، نبی کے پر پوتے، اور خود بھی نبی ہیں، انہوں نے اتباع شریعت کا ذکر کس عمدہ انداز میں کیا، قرآن کریم میں ان کا قول نقل کیا گیا ہے۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۔ (پ ۱۲ یوسف)	میں نے اپنے باپ دادوں کا مذہب اختیار کر رکھا ہے، ابراہیم کا اور اسحٰق کا اور یعقوب کا، ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک (عبادت) قرار دیں یہ (عقیدہ توحید) ہم پر اور دوسرے لوگوں پر (بھی) خدا تعالی کا ایک فضل ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کا شکر (ادا) نہیں کرتے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نہایت شکر گزار تھے، تاہم دنیا میں ناشکرے بندے زیادہ ہیں جیسا کہ ایک جگہ فرمایا:

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ۔	(حضرت کا ترجمہ) عبد الشکور یعنی شکر گزار بندے قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔

اور عبد الشیطان ہر زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں ہوئے، ہر زمانہ میں ایسا ہی رہا ہے، اس دور میں بھی اہل ایمان کے مقابلہ میں کفار زیادہ ہیں۔

تلاوت پر اجرت جائز نہیں

قرآن اللہ تعالی کا نور ہے اور ساتھ نصیحت بھی ہے۔ قرآن میں ہے: **وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین۔**

تم ذکر کرو، ذکر کے معنی نصیحت کے ہیں، اور تلاوت کے بھی آتے ہیں، لیکن قرآن پاک کی تلاوت میں گانا گانے والے کی طرح آواز بنانا یہ درست نہیں، نیز دوسروں کے سامنے تلاوت وقرأت کسی دنیاوی امید پر کرنا درست نہیں۔ "**مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ**" ہر نبی، مبلغ کی حیثیت سے دنیا والوں کو سمجھاتا ہے، نبی کا کام یہی ہے اور نبی کا کام بے لوث، بلا طمع و بلا لالچ ہوتا ہے:

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (پ ۷ مائدہ ع ر ۱۳)

(کہ میری بات سنو) میں تم کو بلا معاوضہ تبلیغ کرتا ہوں اور میرا اجر میرے آقا اور مولی کے ذمہ ہے۔

بوقت مراقبہ کپڑا سر پر ڈالنا چاہئے

فرمایا: جب مراقبہ کرو تو اس وقت یہ تصور کرو کہ جو کپڑا سر پر میں نے ڈال رکھا ہے گویا میرا کفن ہے اور کل مرنے کے بعد حقیقۃً مجھے اپنے کفن کے ساتھ جانا ہے، گویا انسان "**مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا**" کا مصداق بن جائے اور موت کے آنے سے قبل انسان اس کی تیاری میں لگا رہے۔ "**اَلْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ النُّزُوْلِ**" موت کے آنے سے قبل اس کی پوری تیاری کرنا سعادت مندی کی بات ہے۔

علم تصوف کے بادشاہ!

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ علم تصوف کے بادشاہ تھے، مولانا تھانویؒ نے کچھ اور چیزیں نہیں پڑھی بلکہ وہی نصاب کی کتابیں جو اور علماء پڑھتے تھے، آپ نے بھی پڑھی مگر تصوف نے آپ پر رنگ چڑھا دیا۔

ہمارے نقشبندیہ بزرگوں کا سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچتا ہے۔

بدن کے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ

انسان کے بدن کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر ایک جوڑ کا الگ الگ صدقہ ہے، مثلاً اپنے بچہ کو بوسہ دینا، اس کے ساتھ پیار و محبت کرنا، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا یہ بھی صدقہ ہے، اسی طرح اپنی بیوی کے پاس اللہ تعالی کی رضا کے لئے جانا یہ بھی صدقہ اور عبادت میں داخل ہے۔

رضائے الٰہی کی منت

فرمایا: بعض لوگ عوام میں سے ہیں اور بعض حضرات خواص سے تعلق رکھتے ہیں، اگر عوام، خواص بننا چاہیں تو بن سکتے ہیں اس لئے کہ ہر چیز کسبی ہے، ہر کام میں رضائے الٰہی کی نیت کریں، جس کا ہر عمل رضائے الٰہی کے لئے ہوگا وہ عند اللہ مقبول ہوگا، چنانچہ ایک بزرگ کا واقعہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

ایک بزرگ جنگل میں کسی جھونپڑی میں رہا کرتے تھے، دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی، ایک شخص کو کسی ضروری کام کے لئے دوسری طرف جانا تھا، اس کو کسی نے کہا کہ اس جھونپڑی والے سے کہو تم کو پار کرادے گا، اس نے آکر کہا، انہوں نے اولاً تو ٹال دیا لیکن پھر زیادہ اصرار پر فرمایا کہ دریا سے جا کر کہو کہ وہ شخص جس نے نہ کبھی کھایا نہ پیا، اور نہ ہی کبھی بیوی کے قریب گیا، وہ کہتا ہے کہ مجھے راستہ دیدو، وہ شخص چلا گیا، تو ان کی بیوی کہنے لگیں کہ یہ جو بتایا کہ کبھی کھایا پیا نہیں یہ تو آپ جانیں، مگر یہ کہ بیوی کے پاس بھی کبھی نہیں گئے، اس کا اثر تو مجھ پر پڑتا ہے کہ یہ بچے کہاں سے آئے؟ انہوں نے پہلے ٹال دیا مگر بیوی کے اصرار پر فرمایا کہ یہ سب کچھ اپنی ذات اور خواہش نفس کے لئے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالی کے لئے کیا، کیونکہ ان کا حکم ایسا ہی ہے، تو میں نے نفس کے لئے نہیں کیا بلکہ

رضائے الٰہی کے لئے کیا۔

دور باش افکار باطل دور باش اغیار دل

سج رہا ہے ماہِ خوباں کے لئے دربار دل

حالانکہ اس نے کھایا پیا بھی تھا اور بیوی کے پاس بھی گیا تھا، مگر مقصود یہ تھا کہ میں نے جو کھایا پیا، قوت حاصل کرنے کے لئے تاکہ اللہ کی عبادت کرسکیں۔ ضرورت ہے کہ ہم عادت کو عبادت بنائیں، مگر تجربہ ہے کہ بغیر صحبت شیخ کے ان باتوں کی توفیق نہیں ملا کرتی۔ الا ماشاء اللہ۔

تاجدارعدل، مرادِ نبی تھے

ارشاد فرمایا: حضرت عمر فاروقؓ مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، دامادِ علیؓ تھے، فاتح عرب و عجم تھے، اس خلیفہ ُ ارشد کے قبول اسلام سے دین اسلام کو تقویت ملی۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنی جھولی دونوں ہاتھ سے پکڑ کر فرماتے کہ عمر فاروق وہ ہیں، کہ جن کو تاجدارِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے مانگا تھا:

اَللّٰھُمَّ اَعَزِّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَیْنِ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُمَرُو بْنِ ھِشَامٍ• اے اللہ! دین اسلام کو قوت و غلبہ عطا فرما ان دونوں عمرین کے ذریعہ پہلا عمر بن الخطاب دوسرا عمرو بن ہشام جو کہ ابوجہل کہلاتا ہے۔

یہ دعا حضرت عمر فاروقؓ کے حق میں قبول ہوئی۔

حضرت عمر فاروقؓ ناز کرتے رہے کہ دعا میں پہلے تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لیا، جس کو خدا نے اپنے دربار میں شرف قبولیت سے نوازا۔

نبی کی سب سے بڑی طاقت، تقویٰ

فرمایا: نبی علیہ السلام نے پہلے اپنے آپ کو بنایا اور ایٹم بم بنایا یعنی تقویٰ اپنے اندر کامل طریقہ پر پیدا فرمایا، غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس آٹھ تلواریں تھیں اور باقی صرف اپنا ہاتھ و بازو۔

دراصل صحابہ کے پاس دو چیزیں تھیں:

(۱) تقویٰ (۲) دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنا۔

لہٰذا مال ہو یا جان، اس کو راہ خدا میں صرف کرنا چاہیے، کامیاب وہی شخص ہوگا جو اپنا روپیہ پیسہ راہ خدا میں خرچ کرے اور کنجوسی اور بخل سے بچے، جبکہ بخل کی صفت انسان کے اندر موجود ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ۔ (حضرت کا ترجمہ ملاحظہ ہو) ہر نفس کے اندر لالچ اور ہوس ڈالدی گئی ہے۔
(پ ۵ نساء ع/۱۹)

لہٰذا ہر قسم کی قربانی اور نیک اعمال ہی سے حالات بدلیں گے اور انقلاب رونما ہوگا جیسا کہ بدر میں انقلاب آیا، خدانخواستہ اگر احیاناً بندہ خدا کو ناراض کرے، تو وہ غضب الٰہی کا مستحق ہوگا، آگے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ۔ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے۔
(پ ۳۰)

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اس دارالامتحان یعنی دنیا میں رہ کر نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے اور محنت وجد وجہد کرے۔

حج کا مقصد بھی تقوی

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۰ (پ ۲ البقرہ ع ۲۵)

زمانہ حج چند مہینے ہیں، جو معلوم ہیں (شوال، ذی القعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی) سو جو شخص ان میں حج کرے تو پھر (اس کو) نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ کوئی بے حکمی درست ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا ہے۔

تقوی ہوگا تو اس قسم کے گناہ کا ارتکاب نہیں ہوگا۔

عہد شکنی کی پانچ سزا

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً يُّحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلاَ تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلاَّ قَلِيْلاً مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۰ (پ ۶ المائدہ ع ۳)

صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا، وہ لوگ کلام کو اس کے موقع سے بدلتے ہیں، اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند شخصوں کے، سو آپ ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے، بلا شبہ اللہ تعالی خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عہد شکنی کی وجہ سے اللہ تعالی کی طرف سے پانچ قسم کی سزائیں دی گئیں (۱) عہد شکنی پر لعنت الٰہی یعنی رحمتوں سے دور ہونا (۲) قلوب اور دلوں کا سخت

ہونا (۳) اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرنا (۴) نصیحتوں کو فراموش کرنا (۵) اور آئے دن ان کی خیانت کی اطلاع ...... یہ پانچوں سزائیں اس وجہ سے دی گئیں کہ وہ بدعہد اور عہد شکن تھے۔ اللہ تعالیٰ عہد شکنی کے مرض سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

مجلس بمقام جامع مسجد ریاض کراچی
مورخہ ۴ / نومبر ۱۹۸۱ء بوقت شب

شرح صدر، ایک عظیم نعمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی • اَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ • بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ •

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. (پ ۳۰، سورۂ انشراح) — کیا ہم نے آپ کے خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم) سے کشادہ نہیں کر دیا۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ. (پ ۲۳ زمر ع / ۳) — سوجس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھول دیا وہ اپنے پروردگار کے عطا کئے ہوئے نور پر ہے۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا. (پ ۲۳ زمر ع / ۳) — اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے۔

لہٰذا شرح صدر کی نعمت کی دعا بھی مانگنی چاہئے۔

انسان کی سنگ بنیاد

انسان کی سنگ بنیاد، قرآن میں دیکھئے ارشاد باری عزاسمہ ہے:

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ. (پ ۳۰ عبس) (حضرت کا ترجمہ) تیری سنگ بنیاد کیا ہے "مِنْ نُّطْفَةٍ" یعنی گندہ پانی ہے۔

خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ اس کو پیدا بھی کیا اور پھر اس کو ایک خاص انداز بھی دیا پھر اس کے لئے راستہ بھی آسان بنادیا۔

انسان کے بدن میں ۳۶۰ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کا الگ الگ صدقہ ہے، جب انسان رات کو سوتا ہے اور صبح اس حال پر اٹھتا ہے کہ اس کی طبیعت پر کوئی گرانی بوجھ وغیرہ نہیں ہوتا "**کانما حاز الدنیا بازافیرھا**" (ترجمہ) گویا اس شخص نے پوری دنیا کو مع سازو سامان کے سمیٹ لیا، پس اس وقت خدا کا شکر بجالانا از حد ضروری ہے۔ فرمایا: بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ رہنا، محبت کے ساتھ رہنا یہ بھی صدقہ ہے، بچوں کو کھلانا پلانا، راستہ سے موذی اشیاء مثلاً کانٹا وغیرہ ہٹانا، یہ بھی صدقہ میں داخل ہے۔

صدقہ دینے کا فائدہ اور نہ دینے کا حشر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی. (پ ۳۰ اللیل)

جس نے اللہ کی راہ میں (مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات یعنی ملت اسلام کو سچ سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دیں گے۔

ایک اور جگہ فرمایا:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَأْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ (پ ۳ بقرہ ع ۷ / ۳) شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات (یعنی بخل) کا مشورہ دیتا ہے۔

لیکن جو راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَیُجَنَّبُهَا الاَتْقٰی الَّذِی یُؤْتِی مَالَہٗ یَتَزَکّٰی۔ (پ ۳۰، اللیل) اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہو، جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ گناہوں سے پاک ہو جاوے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (پ ۲۶ حجرات ع ۲ / ۲) اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

ان چیزوں کے بعد انسانی زندگی بنتی ہے۔

مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ (پ ۱۴ نحل ع ۱۳ / ۱۳) جو شخص کوئی کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو دنیا میں پاکیزہ زندگی دیں گے۔

قرآن کریم کی اس آیت کو دیکھیں کہ کس قدر شریں اور عمدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُتَشَابِهًا۔ (پ ۲۳ زمر ع ۳ / ۳) اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے۔

ہاں یہ صدقہ دکھلانے کے لئے نہ ہو، بلکہ اخلاص کے ساتھ ہو، رضائے الٰہی کے

لئے ہو۔ ارشاد ہے:

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا۔ (پ ۲۹ دھر، ع ۱/)

ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا فعلی) بدلہ چاہتے ہیں اور نہ اس کا قولی بدلہ چاہتے ہیں۔

داعی کی صفات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صٰلِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (پ ۲۴ حم سجدہ ع ۵/)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

لہٰذا جو شخص دعوت وتبلیغ کے مبارک کام میں لگا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود عامل شرع ہو، اگر نفس وشیطان کے بہکاوے سے کچھ نافرمانی ہوجائے تو داعی تو اور بھی یاد الٰہی میں لگ جائے، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔ (پ ۹ اعراف ع ۴/)

یقینا جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ لوگ یاد میں لگ جاتے ہیں تو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

نیز ہر مؤمن اور دین کا کام کرنے والا، ہر دم شیطان سے پناہ مانگتا رہے، ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ (پ ۲۳ یٰسین ع ۴/)

اے اولاد آدم! کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کردی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی ہے سیدھا راستہ۔

شیطان ہر دم اپنے کام میں لگا ہے، لہذا مؤمن اور تبلیغ کرنے والوں کو ہر دم چوکنا رہنا چاہئے، کیونکہ شیطان چار جہت سے گمراہ کرنے، عمل میں سست بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، تو پھر ہم کو بھی خوب ذکر و دعا کے ساتھ رہنا اور اوپر سے تعلق بڑھانا چاہئے، ارشاد گرامی ہے:

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِي لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۰(پ ۸ اعراف ع / ۲)

وہ کہنے لگا بسبب اس کے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں، میں ان کو آپ کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لئے ان کے راستہ میں بیٹھوں گا پھران پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پائیں گے۔

خلاصہ یہ کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں صراط مستقیم کی طرف بلا رہے ہیں اور شیطان بے ایمان صراط مستقیم سے ہٹانے پر قسم کھا کر بیٹھا ہوا ہے، اس سے بچنے کا واحد راستہ اخلاص کے ساتھ اعمال کی پابندی، معاصی سے اجتناب، تقوی اختیار کرنا، ذکر وانابت کی دعا کرتے رہنا ہے۔

ہدایت وگمراہی دونوں اللہ تعالی کے اختیار میں

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۰(پ ۸ انعام ع / ۱۵)

سو جس شخص کو اللہ تعالی راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتے ہیں جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے۔

حضرت فرماتے ہیں (ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ (پ ۳۰، الانشراح)

کیا میں نے تیرا آپ پریشن نہیں کیا اور آپ کے سینہ کو دھو کر صاف نہیں کیا۔

خلاصہ یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتے ہیں، اس کو شرح صدر بھی عطا فرما دیتے ہیں اور اس کے سینہ کو ہدایت کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں جس سے ہدایت کا قبول کرنا، اس پر عمل کرنا بالکل آسان ہو جاتا ہے، لیکن جس کو یہ نعمت نہیں ملتی، بلکہ گمراہی ملتی ہے اس کا انجام دیکھئے:

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (پ ۲۳ زمر ع ر ۳)

سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متأثر نہیں ہوتے سو ان کے لئے بڑی خرابی ہے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

دیکھو! عکرمہ، ابوجہل کا لڑکا تھا، اسی طرح حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ولید پلید کا لڑکا تھا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کے فرزند تھے، یہ تمام فرزند ہدایت یافتہ، جبکہ باپ کفر و شرک کی حالت میں جہنم رسید ہوئے، وہ جسے چاہیں مردہ سے زندہ پیدا فرما دیں یا زندہ سے مردہ پیدا فرمائے، اسی کے اختیار میں ہے، لہٰذا ہمیشہ اس کے دربار کا بھکاری بن کر ہدایت کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

انبیاء علیہم السلام کا کام راستہ بتلانا

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (پ ۲۰ قصص ع ر ۶)

آپ جس کو چاہیں ہدایت پر نہیں لا سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے اور ہدایت پانے والوں کا علم (بھی) اسی کو ہے

شیطان نیکوں پر گولی چلاتا ہے

مومن کی شان یہ ہے کہ کرتا بھی رہے ڈرتا بھی رہے، اور ہر ہر نیک عمل میں سبقت بھی کرتا رہے اور شیطان سے پناہ بھی مانگتا رہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَّجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ. (پ ۱۸ مؤمنون ع ر ۴)

اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں اور (باوجود دینے کے) ان کے دل اس سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں، یہ لوگ البتہ اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان کے دل اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں کہ شیطان کا حملہ نیکی کرنے والوں پر ہی ہوتا ہے۔ شیطان کا لقب خناس ہے اور اس کا ستیاناس ہے۔

اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ. (پ ۳۰)

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے (شیطان) خواہ وہ وسوسہ ڈالنے والا جن ہو یا آدمی۔

شیطان بے ایمان لوگوں کے سینوں پر اپنی گولیاں چلاتا ہے، لہٰذا شیطان کے حملوں سے حفاظت کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

انسان کام کرنے آیا ہے، نہ کہ آرام

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ. (پ ۳۰) ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے

جو کام کرتا ہے، اللہ رب العزت اسے آسان کر دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۝ (پ ۳۰)

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم سے) کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ اتار دیا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے بوجھ اٹھانے سے مراد تبلیغی بوجھ ہے یا نزول قرآن کا بوجھ، مگر بعد میں اللہ تعالی نے آسانی فرمائی تو یہ آسانی ایک نعمت ہے۔

"وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" یہ دوسرا انعام ہے کہ آپ کا بول بالا کر دیا، آپ پر قرآن نازل فرمایا، قیامت تک مسلمان اسے پڑھتے پڑھاتے رہیں گے اور آپ کو ثواب ملتا رہے گا، یا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے نام کے ساتھ تیرے نام کو بھی اونچا کر دیا مثلاً اذان و اقامت اور تشہد میں، خطبات میں وغیرہ وغیرہ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال یقول له لا ذکرت الا ذکرت معی فی الاذان والاقامة والتشهد ویوم الجمعة علی المنابر ویوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق ویوم عرفة وعند الجمار وعلی الصفا والمروة وفی خطبة النکاح وفی مشارق الارض ومغاربها۔ (قرطبی ج/۲۰ ص:۱۰۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ، نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مجھے اذان، اقامت، تشہد اور جمعہ کے دن منبر پر اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی نویں ذی الحجہ کی صبح سے لیکر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک اور عرفہ کے دن اور شیاطین اور جمار کے مارنے کے دن، صفا اور مروہ جاتے وقت اور نکاح کے خطبہ کے وقت اور مشرق سے لے کر مغرب تک ذکر (یاد) نہیں کیا جاتا جب تک میرے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر نہ ہو۔

تکمیل دین کا اعلان

اس امت کی خوش نصیبی ہے کہ اس کا یہ دین کامل و مکمل ہے، یہی ایک دین کافی ہے، جس طرح ایک ہی معبود ہے، دوسرا معبود نہیں ہوسکتا۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔

نبی علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

تم میں جو اس وقت موجود اور حاضر ہیں وہ میری نصیحت وتقریر کو ان لوگوں تک پہنچائیں جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔

اس کے بعد قرآن پاک کی وہ آیت اتری جو آخری آیت تھی، جس کے نازل ہونے کے بعد صدیق اکبرؓ بے اختیار رنجیدہ اور پریشان ہوئے اور جتنے صحابہؓ موجود تھے وہ از حد خوش ہوئے، مگر صدیق اکبرؓ سے دریافت کرنے کے بعد جواب دیا کہ جب چیز پائے تکمیل تک پہنچ جائے اور مقصد پورا ہوجائے تو اٹھالی جاتی ہے اور جہاں اتمام نعمت ہو اس میں اضافہ کی گنجائش نہیں ہوتی، تو اس نکتہ کو صرف صدیق اکبرؓ نے سمجھا اوروں نے نہیں سمجھا، پھر یہی ہوا کہ چند ایام کے بعد تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے روپوش ہوئے، گویا کے دین کے اندر تمیم آگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جدا ہوئے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (پ ۶ مائدہ ع ۱/)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کردیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کیا۔

یہ آیت اس وقت اتری جبکہ عرفات کا میدان تھا، تمام صحابہ کرام وہاں پر احرام باندھے ہوئے موجود تھے، جمعہ کا روز تھا، عصر کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا۔ وہ ایک جامع مانع اور مدلل خطبہ دیا تھا۔

مجلس بعد نماز فجر بمقام خانیوال ۱۵/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ
۲۲/ مارچ ۱۹۸۱ء ایمان افروز سالانہ اجتماع

وصول الی اللہ کی شرط

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالی تک پہنچنے کے لئے شرط یہ ہے کہ بندہ خلقت (مخلوق) سے دوری اختیار کرے اور خالق کی طرف دوڑے اور ہر وقت اور ہر آن اللہ اللہ کرتا رہے۔

آداب السالک کی اہمیت

مولانا شاہ عالم شاہ صاحب ہزاروی، جو خانیوال کی جامع مسجد کے خطیب ہیں، ان سے آداب السالک پڑھوا کر سمجھایا اور فرمایا کہ یہ رسالہ آداب سالک کے نام سے طبع ہوا ہے، حضرت پیر عبدالمالکؒ کا فرمان تھا کہ اس رسالہ سے روزانہ ایک ایک صفحہ پڑھا جائے، لہٰذا اس مجلس میں اس رسالہ کے الفاظ پڑھے جائیں گے، تاکہ اس کی برکت سے آگے راستہ کھل جائے، آج یہ عہد کرو کہ آداب سالک سے روزانہ ایک ایک صفحہ پڑھتے رہیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی کریں گے۔

آداب سالک میں یہ بھی ہے کہ طریقت سے مقصد شریعت پر چلنا ہے، ظاہر کی آبادی سے باطن یعنی قلب کی آبادی کی طرف آیئے۔

دہلی کے ایک نابینا حکیم کا واقعہ

ارشاد فرمایا کہ دہلی میں ایک حکیم نابینا تھے، جس کی دہلی میں بڑی شہرت تھی، جس طرح حکیم اجمل وغیرہ اپنے زمانہ میں مشہور و معروف تھے۔

ایک دن پیر محمد عبد المالکؒ صدیقی ان کے پاس تشریف لے گئے، وہ اپنے مریضوں کی تشخیص کر رہے تھے، نبض دیکھ کر دوائیاں لکھ رہے تھے، اس نابینا حکیم کے سامنے ایک الماری بھی تھی، دوائیوں کے تولنے کے لئے ایک چھوٹا سا ترازو بھی تھا، جس میں وہ دوائیوں کو ماشہ اور تولہ وغیرہ سے وزن کرتے تھے۔ جب پیر محمد عبد المالک صدیقیؒ نے اس کے قلب کی طرف توجہ ڈالی، پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کے لطیفۂ روح کی طرف توجہ ڈالی تو فوراً نابینا حکیم فرمانے لگے کہ حضرت بس توجہ قلب سے نہ ہٹائیں، جب قلب بنے گا تو سب کچھ بن جائے گا، نابینا حکیم اگرچہ ظاہراً نابینا تھے مگر درحقیقت وہ دل کے بینا تھے، قلبی نور سے اللہ تعالی نے نوازا تھا وہ قلبی نور سے مریضوں کی تشخیص کر کے ان کے لئے دوائیاں تجویز کرتے، نبض دیکھنے کے بعد ترازو سے دواؤں کو ماشہ، تولہ وغیرہ سے تولنا، ان دوئیوں کی الگ الگ پریاں بنانا اور پھر ہر مریض کو دوائیں بنا کر دینا یہ کمال ہے، یہ سب کچھ بصارت قلبی سے ہو رہا تھا۔

کامل کے قلب میں ایک نورانی کرنٹ ہوتا ہے، دل پر اگر کرنٹ لگایا جاتا ہے، تو قلبی کیفیت بدل جاتی ہے۔

انسان کے سینہ کے ساتھ پانچ زبانیں لگی ہوئی ہیں، جن کو لطائف خمسہ کہا جاتا ہے، آج کل لوگوں کے قلوب اس طرح بند ہو چکے ہیں، جس طرح نزلہ والے کی ناک کے سوراخ بند ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نزلہ والا خوشبو محسوس نہیں کر سکتا۔

جس کا دل مراقبہ میں لگ گیا وہ بادشاہ بنا

ارشاد فرمایا: جس کا دل مراقبہ میں لگ گیا اور دل جمعی حاصل ہوگئی بس اس کو بادشاہی مل گئی، جس کا دل جاری ہوجائے، مراقبہ میں اطمینان حاصل ہوجائے، اگر ایسے موقع پر انسان نوافل نہ بھی پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

سالک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے کہ اگر کبھی اس سے گناہ صادر ہو تو فوراً اپنے قلب کو توبہ کے پانی سے دھو کر صاف کرے، رجوع اور انابت الی اللہ کرے۔

مہمان کی خدمت ضروری ہے

مہمان کی خدمت ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کی خدمت کی ہے، تین ایام تک مہمان کو ٹھہرانا اور اس کی خدمت کرنا سنت ہے، جس طرح بیوی کے حقوق ہوتے ہیں، اسی طرح مہمان کے بھی حقوق ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرات انصار کی تعریف فرمائی جو مہاجرین کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک خاص موقع پر یہ آیت بطور مدح اتری:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۲۸ الحشر ع ۱)

اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگر چہ ان پر فاقہ ہی ہو اور (واقعی) جس نے اپنی طبیعت کے بخل سے خود کو محفوظ رکھا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ انصار کی تعریف فرمائی، کیونکہ انصار مہاجرین کے ساتھ دلی محبت رکھتے تھے اور مہاجرین کو وہ اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے۔ ان کے دلوں میں

مہاجرین کے لئے ہمدردی اور غمگساری کا جذبہ موجزن تھا، چنانچہ مہاجرین کو اگر کچھ دیا جاتا تو اس کی وجہ سے وہ آزردہ نہیں ہوتے اور اس سے ان کے دلوں میں تنگی نہیں آتی، اگرچہ وہ خود ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔ مہمان نوازی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَه•

جس کا اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت و اکرام کرے۔

تجدید بیعت کے متعلق ارشاد

جو لوگ اپنی بیعت تجدید کرنا چاہیں تو وہ تجدید کریں، مرشد و پیر کے انتقال کے بعد بیعت کی تجدید کرنا ضروری ہے، تجدید بیعت کی مثال حکیم کی ہے کہ اگر کسی معالج و حکیم کا انتقال ہو جائے تو وہ دوسرے حکیم کی طرف رجوع کرتا ہے، اسی طرح سالک کو بھی رجوع کرنا چاہئے۔

فرشتوں کی شان

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرشتوں کی تعریف کی ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (پ ۲۸ تحریم ع ۱/۱)

فرشتے خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے، اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے وہ فوراً بجالاتے ہیں۔

فرشتوں میں ماشاء اللہ ہر وقت اور ہر آن انابت الی اللہ کی کیفیت رہا کرتی ہے، اس صفت سے متصف جو انسان بھی ہوگا، معصیت سے بچ جائے گا۔

انسان کے اندر دو مادّے موجود ہیں

انسان کے اندر دو مادّے موجود ہیں، وہ مادّے یہ ہیں، خیر کا مادّہ اور شر کا مادّہ، اور دونوں سے متعلق انسان کی آزمائش ہوتی ہے، ارشاد باری ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَّإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ. (پ ۱۷ انبیاء ع ۳ / ۳)

ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں میں آزماتے ہیں اور ہماری طرف پھر کر آجاؤ گے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ • (پ ۲۹ ملک ع ۱/ ۱)

جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔

خلاصہ یہ کہ انسان کے اندر دو مادے شر اور خیر کے موجود ہیں، جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد ہے:

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا. (پ ۳۰ البلد)

پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں) کا اس کو القا کیا یقینا وہ مراد کو پہنچا، جس نے اس (جان) کو پاک کرلیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا۔

جس نے اپنے نفس کو پاک صاف کیا، تزکیہ کیا اور جس نے تقوی اختیار کیا اور مادۂ تقوی اختیار کرتے ہوئے انابت الی اللہ کی کیفیت حاصل کرتا رہا، تو وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اس کے برعکس کیا تو وہ بے مراد، ناکام رہا۔

انابت الی اللہ کا عظیم فائدہ

انابت الی اللہ اور رجوع الی اللہ سے انسان گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے، ہاں! معصوم نہیں ہوتا، البتہ اللہ تعالی ایسے بندے کی حرکات وسکنات میں اس کا محافظ بن جاتا ہے ، انابت کی برکت سے ہر کام میں حسن نیت کی توفیق ملتی ہے، یہاں تک کہ ایسے بندہ کا پیشاب وپاخانہ کی حاجت کو پورا کرنا بھی، اس کے لئے عبادت میں شمار ہوجاتا ہے۔

ولی اگرچہ نیچے مگر پرواز اونچی

ولی کامل اگرچہ نیچے ہوتا ہے، مگر اس کی پرواز اونچی ہوتی ہے، شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے پراسرار واقعات سے سابقہ ہوا کہ اگر شیخ عبد القادر جیلانیؒ میرے زمانے میں ہوتے تو میں ان کو روشناس کرتا۔

شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ میرے اوپر جب عجیب حالات آتے تو میں اپنے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے پاس جاتا، میرے مرشد میرا سبق فوراً تبدیل فرماتے یعنی دوسرا سبق دیتے، پہلے ہمارے سلسلہ کو صدیقی کہا جاتا تھا، پھر مجدد الف ثانیؒ اور خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ نے آکر صدیقیہ کو نقشبندیہ بنایا ہے، ہر سو برس کے بعد ایک مجدد تشریف لاتے ہیں۔

نفس کو الہ بنانا شرک ہے

نفس کی پیروی، نفس پرستی انسان کو کفر وشرک فسق وفجور تک لیجاتی ہے، بسا اوقات انسان اس کی پیروی اس طرح کرتا ہے جیسا کہ نفس ہی اس کا معبود ہے۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ (پ ۲۵ جاثیہ ع ر ۳) سو کیا آپ نے اس شخص کی حالت دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے۔

جس کو خدا گمراہ کرے اس کو پھر کون ہدایت دے سکتا ہے؟ ارشاد باری ہے:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ (پ البقرہ ع ۲/۲) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں سو یہ رجوع نہیں ہوں گے۔

جب یہ آیت اتری تو ابوجہل بے ایمان، مذاق اور تمسخر کرنے لگا اور مجنون وغیرہ کے نام سے پکارنے لگا، اللہ تعالیٰ نے سورۂ ن **والقلم** کے اندر اس کو جواب دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔ (پ ۲۹ القلم ع ۱/۱)

ن۔ قسم ہے قلم کی اور قسم ہے ان فرشتوں کے لکھنے کی جو کہ کاتب الاعمال ہیں) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں جیسا کہ منکرین نبوت کہتے ہیں، بیشک آپ کے لئے اس (تبلیغ احکام) پر ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بیشک آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں، (سو ان کے مہملات کا غم نہ کیجئے) عنقریب آپ ہی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو جنون تھا۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۸/۸)

اور جو شخص دنیا میں اندھا رہے گا، سو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا۔

انسان جب خواب دیکھتا ہے اس وقت جو کچھ انسان کو نظر آتا ہے، وہ ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھتا ہے، بلکہ دل کی انکھوں سے دیکھتا ہے، معلوم ہوا جس طرح ظاہری آنکھیں ہوتی ہیں، اسی طرح باطنی آنکھیں بھی ہوتی ہیں اور عالم رؤیا کا تعلق تو ہے ہی باطن

سے، تو اس دنیا میں اندھا ہونا اس سے مراد باطنی اور دل کی آنکھ سے اندھا ہونا ہے، البتہ دنیا کا باطنی اندھا، آخرت میں ظاہری اندھا بن جائے گا۔

کثرت ذکر کا فائدہ

جب تم ذاکر شریعت کے عامل، اور حامل نہیں بنو گے تو پھر تمہاری بات عرش تک کیسے جاسکتی ہے؟ ذکر پر ملنے والے انعامات دیکھئے، ایک جگہ ارشاد ہے:

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ (پ ۲۲ احزاب ع ر ۵)

اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

میں نے پورے قرآن پاک کا بار بار مطالعہ کیا، تو میں نے یہی دیکھا اور مجھے یہی نظر آیا کہ کثرت سے ذکر کرو، جس کی برکات، انسان کھلی آنکھوں دیکھ لیتا ہے۔

منیبین اور منعم علیہم کی

فرمایا کہ تم نماز پڑھتے ہو اور "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" پڑھ کر **منعم علیھم** کے راستہ کی رہنمائی مانگتے ہو، آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔ ان سے درخواست کر کے دعا مانگتے ہو، تو اللہ تعالی نے **منعم علیھم** کی تعیین فرمادی کہ وہ کون لوگ ہیں:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (پ ۵ نساء ع ر ۹)

اور جو شخص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء، یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تم **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** پڑھتے ہو، تو گویا تم وہ طریقہ مانگ رہے ہو جو تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا تھا، اور ظاہر ہے وہ طریقہ خدا کا محبوب طریقہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ• اے اللہ! مجھے زندہ رکھ مسکینوں کے ساتھ، یعنی مسکینوں کے ساتھ میری زندگی ہو اور مجھے موت دے مسکینوں جیسی، اور میرا مسکینوں کے ساتھ حشر ہو۔

نبی علیہ الصلوٰۃ السلام مسکینوں جیسی زندگی اختیار فرماتے تھے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم مالداروں جیسی زندگی پسند کرتے ہیں، اگر مال کی محبت ہے، تو مال کی محبت تمہیں خانیوال کے تربیتی اجتماع میں کہاں آنے دے گی؟

وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا۔ اور مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ• اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے۔

تو مال کی محبت کے بجائے منعم علیہم کی زندگی اختیار کرنی چاہئے۔

مراقبۂ عذاب آخرت

عذاب آخرت کا سوچنا، تمام گناہوں اور پریشانیوں سے نجات دلانے والا ہے، اس سے کلفت اور کدورت نہیں ہوتی بلکہ اس فکر سے قلب میں نورانیت و انشراح ہوتا ہے، جس کا راز یہ ہے کہ اس فکر سے قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور تعلق ہو جاتا ہے اور تعلق مع اللہ تمام پریشانیوں سے نجات دینے والا ہے، حدیث میں ہے:

مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا مَا اَهَمَّهٗ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ جس نے تمام غموں کو ایک غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے غموں میں کافی

وَمَن تَشَاعبت بِهِ الْهُمُوْم لَمْ يبال الله في اى اودية الدنيا هَلَكَ •
(کنز العمال ص:۲۲۶/ج ۳)

ہوگا، اور جس نے مختلف غموں کو اپنے اوپر سوار کیا تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کے کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ جو بندہ آخرت کا بنے گا، اس بندے کے سب ہموم وغموم، اللہ تعالی اپنے کھاتہ میں ڈالتے ہیں اور سکون نصیب فرماتے ہیں، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔

جو بندہ اللہ کا ہوگا، اللہ تعالی اس بندے کے لئے ہوں گے

ایک کے متقی بننے سے افراد خانہ

ایک شخص متقی پرہیز گار بن جائے، خدا کا مقرب اور صالح بن جائے تو امید ہے کہ ایک کی وجہ سے بہت سے افراد کی مغفرت ہوجائے، ارشاد باری ہے:

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَآءِ هِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (پ ۲۴ مؤمن ع ۱/)

اے ہمارے پروردگار اور ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے، اور ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق یعنی مؤمن ہوں ان کو بھی داخل کر دیجئے، بلا شک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

اجتماع بمقام خانیوال شریف، بوقت بعد نماز فجر ۶/بجے
مورخہ ۱۶/جمادی الاول ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۳/مارچ ۱۹۸۱ء

ایمان کی پختگی کے لئے مجاہدہ ضروری

انسان بیکار نہیں بنایا گیا، کام کے لئے عبادات و اعمال کے لئے، مجاہدہ کے لئے آیا ہے، عبادت و اعمال کے مجاہدہ سے ایمان میں پختگی آتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ • لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ• (پ ۳۰ البلد) انسان کو محنت اور مجاہدہ کے لئے پیدا کیا ہے (ترجمہ حضرت شیخ مدظلہ العالی)

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی • (پ ۳۰ اللیل) تمہاری محنتیں مختلف ہوتی ہیں (یعنی اعمال مختلف ہوتے ہیں) (ترجمہ حضرت شیخ مدظلہ العالی)

دل کی زمین کا مالی کون؟

ارشاد فرمایا: قرآن میں دل کو زمین کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، جبکہ زمین کی کاشتکاری کے لئے کاشتکار اور مالی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح دل کی زمین کے لئے ہادی اور مالی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ہادی اور مالی حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں، اسی طرح علمائے کرام، علماء ربانیین اور علماء حق بھی ہوتے ہیں، اور عملاً صوفیائے کرام بھی امت کے لئے ہادی ہیں۔ حضرات صوفیائے کرام اسی قلبی زمین کے اندر بیج ڈالتے ہیں، وہ بیج لفظ اللہ ہے، بیج سے انسان کے قلب میں ایک قوت ایمانی پیدا ہوتی ہے اور وہ ایمانی قوت اس طرح ہوتی ہے، جس طرح قرن اول میں

پیدا ہوئی اور قرن اول میں محنت کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے وارثین ہیں۔

یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ. وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ. وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ. (پ ۲۹ المدثر)

اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو یا یہ کہ مستعد ہو) پھر (کافروں کو) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے ،اور بتوں سے الگ رہو، (جس طرح اب تک الگ ہو) اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو اور (پھر انذار میں جو ایذا پیش آئے اس پر) اپنے رب (کی خوشنودی) کے واسطے صبر کیجئے۔

حضرت اس آیت کا ترجمہ اس طرح فرماتے تھے:

یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ الخ.

اے ڈرانے والے اٹھو اور لوگوں کو اٹھاؤ اس لئے کہ یہ زمین بالکل بنجر ہو چکی ہے،اس میں بیج ڈال کر اس کو زندہ کر دیا جائے۔(ترجمہ حضرت شیخ مدظلہ)

اولیاءاللہ کو غیر بھی پہچان لیتے ہیں

اولیاءاللہ کی نشانی یہ ہے کہ ان کے چہروں کو دیکھ کر پہچانا جائے کہ یہ ''اللہ والا'' ہے **''إذا رأُوا ذكر الله''** ان کو جب دیکھا جائے تو فوراً خدا یاد آجائے۔حضرت پیر محمد عبدالما لک صدیقیؒ کو جہاں جانا ہوتا،تو اپنی صراحی بھی ساتھ لے جاتے،اسی کا پانی پیتے تاکہ مشکوک پانی ہاتھ نہ آئے،ان کے نورِ تقوی کا یہ حال تھا کہ اگر پیر محمد عبدالما لک صدیقیؒ پر شرابی کی نگاہ بھی پڑتی تو وہ بھی یہ کہتا کہ یہ ''اللہ والا'' ہے،پیر محمد عبدالملک صدیقیؒ وہ تھے جن کے چہرے پر آفتاب کی کرنیں معلوم ہوتی تھیں۔

پیر عبدالمالک صدیقیؒ کی شخصیت

مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا کہ ہمارے پاس دارالعلوم دیو بند میں بڑے بڑے علماء آئے، مگر جب پیر محمد عبدالملک صدیقیؒ تشریف لاتے ہیں، تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہماری عقلوں کو مبہوت کر دیا ہے۔ (یعنی حیران ومتحیر کر دیا)

دارالعلوم دیو بند میں حضرت پیر محمد عبدالملکؒ جس بستر پر آرام فرماتے تھے اس بستر پر ایک دفعہ قاری محمد طیب صاحب (جو اس وقت دارالعلوم دیو بند کے مہتمم تھے) لیٹ گئے، کسی ضرورت سے ادھر ادھر ان کو تلاش کیا جارہا تھا، جب ملے اور دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس بڑے شیخ کے بستر پر اس لئے لیٹا تھا تا کہ خیر و برکات حاصل کروں، دراصل خیر و برکات باری تعالی کی طرف سے آتی ہیں، مگر اللہ والے اس کے اسباب بن جاتے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو سونے کا گلاس

ایک مرتبہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانی سفر میں جارہے تھے، سخت پیاس لگی، چلتے چلتے ایک سونے کا گلاس پانی سے بھرا ہوا سامنے آیا، آپ نے اس گلاس کا پانی نہیں پیا سمجھ گئے کہ یہ شیطانی دھوکہ اور چالبازی ہے، شیطان نے کہا کیوں نہیں پیتے؟ پیو، یہ جنت کا گلاس ہے، شیخ نے فرمایا کہ میں نے ابھی تک جنت میں اپنا قدم نہیں رکھا ہے۔ شیطان بے ایمان نے ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تیرے علم نے تجھے بچایا، فرمایا کہ علم نے نہیں بچایا، بلکہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بچ گیا۔

چونکہ سونے کے گلاس میں پانی پینا ناجائز ہے، اس لئے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے پینے سے انکار کر دیا۔

پیر عبدالما لک صدیقیؒ نے تسلیم کرلیا

ایک مرتبہ پیر محمد عبدالما لکؒ نے استنجاء کا ڈھیلا دائیں ہاتھ سے توڑ کر دائیں ہاتھ سے استعمال کیا، تو مولانا عبدالحئیؒ صاحب نے فوراً کہا کہ حضرت ڈھیلے کا استعمال بھی طہارت میں داخل ہے اور طہارت دائیں ہاتھ سے نہیں ہوتی، پیر محمد عبدالملکؒ نے کہا شکریہ اور اپنی غلطی تسلیم کرلی، سالک و طالب کو بھی اپنی کوتاہی فوراً مان کر اصلاح کرنی چاہئے۔

قرآن پاک دل سے سننا چاہئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ • اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ۔ (پ ۲۶، سورۂ ق ع / ۳)

اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہم) دل ہو یا وہ (کم از کم) متوجہ ہوکر بات کی طرف کان ہی لگا دیتا ہو۔

فرمایا: قرآن پاک ان لوگوں کے لئے باعث ہدایت ہے، جو اس کو غور سے سنیں، پڑھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کے کچھ ایسے بندے ہیں، کہ ان کے اپنی نظر اور نگاہ اٹھانے سے انقلاب پیدا ہوتا ہے۔

پیر و مرشد کی ضرورت

فرمایا: جو شخص کسی کا خلیفہ ہوتا ہے، اس کو چاہئے کہ اپنے مرشد اور پیر جیسے لباس پہنے اور قلب کی زمین کو روشن کرے، یعنی اس کو ذکر اللہ، رجوع الی اللہ اور انابت الی اللہ سے آباد کرے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. (پ۲۱ اواخر عنکبوت ع ر ۷) اور جولوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے (قرب وثواب یعنی جنت کے) راستے ضرور دکھادیں گے، اور بیشک اللہ تعالی (کی رضاورحمت) خلوص والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو کامل العقل بنایا، اس نسبت سے انسان کے سوا دنیا میں کوئی اور مخلوق عقل کامل نہیں رکھتی، اللہ تعالی نے انسان کو کامل العقل اس لئے بنایا تا کہ ہر دم کام کر کے، ارتقاء اور ترقی پذیر رہے۔ اور عملی زندگی اس وقت ترقی کرے گی جبکہ اتباع قرآن وسنت اور اہل اللہ کی محبت ہو، اگر کامل شیخ سے نسبت وتعلق نہ ہو تو اس کے بغیر باطن کی صفائی نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ بلا مرشد و پیر، انسان جب عمل کرے گا تو اس کے اندر عجب اور دکھاوا پیدا ہوگا، غرور وغیرہ بھی پیدا ہوگا، لہٰذا سالک کے لئے مرشد کی از حد ضرورت ہے۔

فرمایا: سالک کو ہر قسم کے حالات پیش آتے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا. (پ۲۹ جن ع ر ۱) اور جب خدا کا خاص بندہ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ کا گھیراؤ کرنے کی غرض سے جمع ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مختلف احوال آئے، ان سے گھبرانا نہیں چاہئے، جب عبداللہ دعوت کے لئے اٹھتا ہے تو اس کے مخالف ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس راہ میں ہر قسم کے ڈاکو ہوتے ہیں، جو رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا دین کی دعوت ہو یا مجاہدہ، لگے رہنا چاہئے۔

قوت ارادی مضبوط بنائیے

ارشاد فرمایا: تم دنیا کے اندر کام کرتے رہو، یعنی مادّی لائن اور روحانی لائن دونوں سے کام کرو، اور اپنی قوت ارادی، اس قدر مضبوط کرو کہ کمزوری اور سستی کا خیال نہ آئے اور یہ فیصلہ کرو۔ اب ہم جوان ہورہے ہیں ایسا نہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہوجاؤ تو تمہارے ارادے بھی بوڑھے ہوجائیں، بلکہ ارادے قوی اور مضبوط رہیں۔

بندہ بننا بڑا مشکل کام ہے

انسان کو انسان بنانا بڑا مشکل کام ہے، یہ کام انبیاء علیہم السلام کا ہے، ہم بحیثیت نائب ہونے کے یہ کام کرتے ہیں، اصل میں طریقت کے اندر یہی ہوتا ہے کہ انسان کے قلب سے ماسوا اللہ کو نکال کر باہر کردیا جائے، جب تم اصلی انسان بن جاؤ گے تو پتہ لگے گا کہ کس طرح انسان، انسان بنتا ہے۔

نبی علیہ السلام کو بھی معیتِ ذاکرین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے حکم فرمایا کہ جو لوگ صبح وشام اللہ کو یاد کرتے ہیں، ان کے ساتھ رہئے، اس سے ذاکرین کی مجلس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، ارشاد ربانی ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ • وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَه • (پ ۱۵ کہف ع ر ۴)

فرمایا کہ اپنے نفس کو پابند رکھئے ان لوگوں کے ساتھ (یا ان حضرات کے ساتھ) جو اپنے نفس کو ذکر الٰہی میں پابند کئے ہوئے ہیں، صبح وشام، (یہاں پر صبح وشام کو خاص کیا تاکہ درمیانی اوقات میں اور کام کئے جائیں) (یہ حضرت شیخ مدظلہ العالی کا ترجمہ ہے) کہ ان کا مقصد اللہ کی رضا ہے۔

آگے فرمایا:

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاۚ (پ ۱۵ کہف ع / ۳)

اور تیری نظر ان سے نہ ہٹے بلکہ اللہ والوں کے ساتھ آنکھ ملا لو کہ تم دنیا کی زندگی کی زیبائش چاہتے ہو؟ (حضرت شیخ کا ترجمہ)

اس دنیا میں مچھر سے لے کر سانپ اور بچھو، بلکہ بیوی، اولاد سب دشمن ہیں، اگر وہ دین میں رکاوٹ ہوں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

رہبانیت جائز نہیں

رہبانیت تو جائز نہیں، لیکن بلا فائدہ لوگوں سے زیادہ اختلاط بھی مضر ہے، انبیاء اور صلحاء کی زندگی ہمارے لے اسوہ ہے، ان میں کیا کیا خوبی تھی وہ ملاحظہ فرمایئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ (پ۱۶ مریم ع / ۲)

اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ (ہوکر) ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب تھا۔ (غسل کے لئے گئیں)

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔ (پ۱۶ مریم ع / ۳)

اور اس کتاب میں ابراہیم کا (قصہ) ذکر کیجئے وہ بڑے راستی والے پیغمبر تھے۔

تیسری آیت میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔ (پ۱۶ مریم ع / ۴)

اور اس کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کیجئے وہ بلا شبہ (اللہ تعالیٰ کے) خاص کئے ہوئے بندے اور رسول تھے۔

چوتھی آیت میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا. (پ۱۶ مریم ع ر ۴)

اور اس کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کیجئے بلا شبہ وہ وعدہ کے (بڑے) سچے تھے)

پانچویں آیت میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا. (پ۱۶ مریم ع ر ۴)

اور اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کیجئے بیشک وہ بڑے راستی والے نبی تھے اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند مرتبہ تک پہنچایا۔

چھٹی آیت میں ارشاد ہے:

وَدَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ.

یاد کرو حضرت داؤد ہاتھوں والے کو۔ (یعنی ہاتھوں سے محنت کرتے تھے)۔

خلاصہ یہ کہ رہبانیت اسلام میں ناجائز ہے، البتہ لوگوں سے ہروقت خلط ملط اور بلاضرورت اختلاط اور بلا فائدہ ہروقت ساتھ رہنا، اس سے دل کی کیفیت بدل جاتی ہے، اس کے بجائے ہمہ وقت رجوع الی اللہ اور انابت الی اللہ ہونا چاہئے اور یہی ہے ذکر اللہ، جیسے مذکورہ انبیاء علیہم السلام ہمہ وقت رجوع الی اللہ کی کیفیت میں ہوتے تھے۔

سفر سے بہت کچھ ملتا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر کر کے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس گئے اور بہت کچھ حاصل کیا، انسان جہاں جائے عمدہ رنگ لائے یعنی سفر میں اچھے صفات، اخلاق حمیدہ، حسن اخلاق، جہاں مل جائے ان کو اختیار کرے۔ (لفظ خضر کے معنی سرسبز ہونا ہے)۔

مراقبہ سے فیض حاصل ہوتا ہے

شیخ کامل کے مزار پر مراقبہ میں بیٹھ کر، اپنے دل کو ان کے دل کے ساتھ لگا کر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونے سے فیض حاصل ہوتا ہے اور یہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک جائز ہے۔توسل ہمارے اہل سنت کے ہاں جائز ہے اور علماء اس کو جائز قرار دیتے ہیں ،البتہ تعبد اور سجدہ، غیر اللہ کے سامنے کرنے سے شرک لازم آتا ہے، انسان بسا اوقات مشرک بن جاتا ہے۔ ہماری علمی اور عملی زندگی علماء دیوبند سے ملتی جلتی ہے شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ یہ دونوں حضرات نقشبندیہ سلسلہ سے ہیں۔

علم نام ہے، خشیت الٰہی کا

فرمایا: علم نام ہے خشیت الٰہی کا، علم کتابوں کا نام نہیں، وہ علم، علم نہیں جس سے خشیت پیدا نہ ہو، ہاں دنیا والوں سے ڈر اور خوف محسوس نہ کریں۔ جو حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں ان کو چاہئے کہ نڈر بن کر اللہ تعالی کے احکام پہنچائیں، اور علمائے حق کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ اس آیت کے مصداق بنتے ہیں:

وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ (پ ۶ مائدہ ع ۸) اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کرتے۔

اللہ والوں کا ظاہر اور باطن ایک ہوتا ہے

اللہ والوں کے قلب میں ایک طاقت اور قوت پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ان کے قول میں اثر ہوتا ہے، اولیاء اللہ کے حال وقال ایک ہوتے ہیں یعنی اللہ والوں کا ظاہر اور باطن ایک جیسا ہوتا ہے، ان میں دورنگی چال نہیں ہوتی، اسی سے ان کے ہر قول وعمل میں

تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

شاہ ولی اللہ کی فیوض الحرمین اور حجۃ اللہ البالغہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی دونوں کتابیں ''فیوض الحرمین'' اور ''حجۃ اللہ البالغہ'' روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھیں ہیں، روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صاحب روضہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بالمشاہدہ گفتگو ہوتی تھی اور باقاعدہ صاحب روضہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھتے اور جس مسئلہ میں مشورہ کرنا ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست مشورہ کرتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو جواب سے مشرف فرماتے۔

قطب الاقطاب کی والدہ

جب شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی والدہ ماجدہ حاملہ تھیں یعنی شاہ ولی اللہ شکم مادر میں تھے، ان کی والدہ نماز پڑھنے کے بعد جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتیں تو دعا کرتے وقت ان کے سامنے کبھی دو ہاتھ نظر آتے اور کبھی چار ہاتھ نظر آتے، ان کی والدہ محترمہ نے یہ واقعہ اپنے خاوند سے بیان کیا اور وجہ پوچھی، تو ان کے خاوند نے فرمایا کہ تیرے پیٹ سے ایک ولی اللہ اور قطب الاقطاب پیدا ہوگا۔ ماشاء اللہ ویسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے پیدا ہونے کے بعد ان کا نام ولی اللہ رکھا گیا اور اپنے زمانہ کے قطب بنے۔

اولاد والدین کے پاس امانت ہیں

اولاد دراصل والدین کے پاس امانت ہیں، اگر ان کی حفاظت نہ ہوئی تو والدین کا ایمان کامل نہ رہے گا، بلکہ ان کا ایمان ناقص ہوگا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **''لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَہٗ''** جو امانت کی حفاظت نہ کرے اس کا ایمان نہیں یعنی ناقص الایمان ہے۔

درود شریف پڑھنے کا حکم

صاحب ہدایہ شیخ برہان الدینؒ لکھتے ہیں کہ ''پوری عمر میں ایک مرتبہ درود شریف کا پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم **''صلوا''** کے جو شعبان میں نازل ہوا، اور اس کا منکر کافر ہے''

باقی یہ مسئلہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے بعد ہر مسلمان پر خواہ زبان سے ہو یا دل سے صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ کہنا واجب ہے، تو یہ الگ مسئلہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بار بار لیا جائے، تو ایک دفعہ درود شریف پڑھنا بھی کافی ہے یا نہیں؟ تو امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ دس دفعہ نام لیا جائے تو دس دفعہ صلوۃ کا پڑھنا ضروری ہے، مگر مفتی بہ قول یہ ہے کہ ایک بار واجب ہے، اس کے بعد مستحب ہے۔

اللہ تعالی کے درود بھیجنے کا مطلب

علماء نے لکھا ہے کہ **''صلوۃ علی النبی''** کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم، رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے، پھر جس کی طرف یہ صلوۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے، تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس قسم کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے، اسی طرح یہاں اللہ جل شانہ بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجتا ہے، یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء اور اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق ہے۔

آگے مؤمنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوۃ و رحمت بھیجو۔

امام بخاریؒ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے درود کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے ''یصلون'' کی تفسیر ''یبرکون''، نقل کی گئی ہے یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے صلوۃ کے کئی معنی لکھے ہیں اور کہا ہے کہ ابو العالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے حضور پر۔ اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے، نہ کہ اصل کی طلب۔

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''سلام'' کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے یعنی ''التحیات'' میں جو پڑھا جاتا ہے اب صلوۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُجِیْدٌ• (رَوَاہُ الْبُخَارِیْ)

اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ! بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر، بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگی والے ہیں۔

اشکال: یہاں ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے، تو سخاوت میں حاتم طائی کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

درود شریف کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اس کے بھی ''اوجز'' میں کئی جواب دئے گئے ہیں، اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس جواب دئے ہیں، کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے، اور غیر عالم ہو دل چاہے تو عالم سے دریافت کر لے۔

جواب: سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا، لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا بھی مراد ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے:

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔

حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت؟

اور یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود شریف کو کیوں ذکر کیا؟ زاد السعید میں اس کے بھی کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندہ کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا، چنانچہ ارشاد ہے "**وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً**"، لہٰذا جو دورد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا، وہ محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے اپنا حبیب قرار دیا، حبیبُ اللہ بنایا اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔

درود شریف کے متعلق چند حکایات

(۱) مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال

کر میزان میں رکھ دیں گے، جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہوجائے گا، وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے، جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، میں نے تیری حاجت کے مطابق اس کو ادا کردیا۔

(۲) روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مزنیؒ سے جو امام شافعیؒ کے شاگردوں میں ہیں، نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا، پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں۔ یہ سب برکت ایک درود شریف کی ہے، جسے میں پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا وہ کونسا دورد شریف ہے؟ فرمایا یہ ہے: **"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ"۔**

(۳) "دلائل الخیرات" کی وجہ تألیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضوء کے لئے پانی کی ضرورت تھی، ڈول رسی نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک ابل آیا، مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی، اس نے کہا یہ برکت ہے دورد شریف کی، جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب "دلائل الخیرات" تالیف کی۔

(۴) شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

(۵) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے "مدارج النبوۃ" میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں، تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا، ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہوجائے، اور جب تک مہر ادا نہ کردو، انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا۔

(۵) علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا، جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیکر اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں، میں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا، اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیکھا تھا، تو اس نے ان پر درود شریف پڑھا تھا، میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی۔ (بدیع)

حدیث میں درود نہ پڑھنے والے کو شقی، بدبخت اور بخیل فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کے قلوب کے اندر عزت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا فرما کر، درود شریف کثرت سے پڑھنے کی توفیق عنایت فرماویں۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۶) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا، وہاں ایک مہینہ تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے، مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر، درود شریف کا شغل فرماتے۔

(۷) مناہج الحسنات میں ابن خاکہانی کی کتاب ''فجر منیر'' سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر (نابینا) تھے، انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی، اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ایک

ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو تک نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی ہے، وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ•

شیخ مجد الدین صاحبِ قاموس نے بھی اس حکایت کو اپنی سند سے خود ذکر کیا ہے۔

(۸) بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریر سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا میں نے سبب پوچھا، کہا کہ میری عادت تھی کہ جب نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا، تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھا دیتا، خدا تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر گزرا۔ (گلشن جنت)

درود شریف کے خواص

(۱) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں، جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود نہ پڑھو۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد شریف نہ پڑھا جائے۔

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو

منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے **"اللّٰھم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات وعلی المسلمین والمسلمات"**

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا، اس کا پاؤں سوج گیا آپؓ نے فرمایا کہ جو شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لیں اس نے کہا ''محمدؐ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی وقت پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

(۵) ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سوج گیا آپ نے یہی عمل کیا اسی وقت سن اتر گئی۔ (حاشیہ حصن از مأۃ الفوائد)

(۶) (الف) سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت دورد شریف کی یہ ہے کہ اس کے بدولت عشاق کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میسر ہوتی ہے، بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ''ترغیب اہل السادات'' میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** الخ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے ان شاء اللہ تین جمعہ نہ گزرنے پاویں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ**•

(ب) شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد، الحمد کے پچیس (۲۵) بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** الخ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے وہ دولت زیارت سے مشرف ہوگا، وہ یہ ہے: **صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ**•

(ج) دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا مِّنَّا السَّلَامَ•

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں، قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و

باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔

(۷) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اس کے دس گناہ معاف ہوں اور اس کے دس درجے بلند ہوں اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں۔

(۸) ایک اور روایت میں ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالی ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

(۹) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ روایت کیا اس کو دیلمی نے۔ (حاشیۃ الحزب)

(۱۰) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے، اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلہ پر درود پڑھتا ہے، وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے یعنی بذریعۂ ملائکہ۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

(۱۱) درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اور وہ قبول ہو جائے تو اسی (۸۰) سال کے گناہ اس کے محو (مٹ) ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے، فرشتے اس پر درود شریف بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر درود شریف بھیجتا رہتا ہے، اب اختیار ہے خواہ کم درود بھیجو مجھ پر یا زیادہ، مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا ہے۔

(۱۳) ''شفاء'' میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مجھ

پر درود شریف بھیجتا ہے، فرشتہ اس درود شریف کو لے کر مجھ تک پہنچتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درود شریف بھیجتا ہے۔

(۱۴) دیلمیؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر درود شریف زیادہ بھیجتا ہوگا۔

(۱۵) کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تم کو پیاس نہ لگے، عرض کیا ہاں! ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ (روایت کیا اس کو اصبہانی نے) (حاشیۃ الحزب)

مجلس بمقام دارالعلوم حنفیہ چکوال

بروزِ یکشنبہ ۱۹/اپریل ۱۹۸۳ء

مقصد حیات، یادالٰہی ہے

بیعت کے بعد اپنے عقائد، اعمال و معاشرت سب درست کرنا چاہئے، ذاکر کا پیشاب پاخانہ بھی حسن نیت کی بنا پر عبادت میں داخل ہے کیونکہ ذکر کی کثرت سے ہر عمل میں حسن نیت کی توفیق ملتی ہے اور اخلاص نصیب ہوتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (پ ۸ انعام ع۔ ۲۰)

آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے۔ جو مالک ہے سارے جہاں کا۔

چیست دنیا از خدا غافل شدن

چیست دنیا از خدا غافل شدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

دنیا مال و دولت، فرزند و زن کا نام نہیں، بلکہ دنیا نام ہے خدا سے غافل ہونے کا، ایک شخص بھرے بازار میں سامان کی رٹ لگا رہا ہے، مگر اس کا دل غافل نہیں تو وہ دیندار ہے دنیا دار نہیں۔

قلب کے دو، رخ ہیں

فرمایا: قلب کے دو، رخ ہیں (۱) اوپر (۲) نیچے، مراقبہ میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ فیض الٰہی، رحمت الٰہی میرے سینہ میں سما رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر وقت ہر شئی پر ہوتی ہے، مگر فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جن کے دل کا رخ اوپر کی طرف ہو۔

بروز قیامت ذاکرین کے چہرے

معراج کی رات میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کے چہرے موتی جیسے چمک رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں، تو جبریل امین نے جواب دیا کہ یہ ذاکرین ہیں۔

حضرتؒ نے فرمایا: ان کے چہرے کی چمک دمک کو انبیاء اور شہداء دیکھ کر رشک وغبطہ کریں گے، حالانکہ وہ لوگ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ماشاء اللہ ذاکرین کا اتنا بڑا مرتبہ ہے۔

اجتماع میں خدمت کے لئے پہلے آنے والوں کا ثواب

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۰(پ ۲۷ حدید ع ۱/۱)

جو لوگ فتح مکہ سے پہلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر چکے اور لڑ چکے دوسرے ان کے برابر نہیں۔

جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جنہوں نے بعد میں خرچ کیا دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح جو لوگ کسی تربیتی اجتماع میں پہلے آتے ہیں اور آنے والوں کے رہنے سہنے، کھانے پینے کا بندوبست کرتے ہیں، ان کا درجہ بعد کے آنے والوں سے بڑھ کر ہے۔

مجلس ۲۰/اپریل ۱۹۸۳ء بمقام دار العلوم حنفیہ چکوال

شعائر اللہ کی تعظیم

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۰(پ ۲ بقرہ ع ۱۹/۱)

تحقیق صفا اور مروہ منجملہ یادگار (دین) خداوندی ہے۔

فرمایا: اولیاء اللہ، کعبۃ اللہ، کلام اللہ، مساجد یہ سب کے سب شعائر اللہ ہیں، جو شخص مسجد کے ساتھ لگا ہوا ہے یعنی اس کا دل مسجد کے ساتھ معلق ہے اس کی روزی بڑھتی رہتی ہے۔

مجدد الف ثانیؒ کی کرامت

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پوتے کی شادی تھی، ان دنوں روزانہ صبح کو بارش ہوتی تھی جس سے شریک ہونے والوں کو دقت پیش آتی، تو مجدد الف ثانیؒ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی

کہ یا اللہ! مہربانی فرما، صرف صبح بارش نازل فرما، تا کہ شام تک معاملہ صاف ہو، اللہ تعالی کے حکم سے ایسا ہی ہوا۔ ماشاء اللہ شرکت کرنے والے شام کو آئے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

اسی طرح میرے شیخ قریشیؒ کو اس وقت دعا کے لئے کہا گیا جب کہ قحط سالی تھی، آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگی فوراً بارش برسنی شروع ہوگئی، یہاں تک کہ مسلسل برستی رہی، وہی شخص جس نے دعائیں کرائی تھی دوبارہ حاضر ہوکر کہنے لگا کہ حضرت دعا کیجئے بارش تھم جائے، پیر عبدالمالک صدیقیؒ نے حضرت قریشیؒ سے فرمایا کہ حضرت جب تک وہی ہاتھ نہ اٹھیں گے بارش بند نہ ہوگی، دعا کی ماشاء اللہ فورا بارش بند ہوگئی۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ چکوال میں کئی ایام سے بارش ہورہی تھی یعنی ۷/اپریل سے لے کر ۱۸/اپریل ہوگئی، تو لوگوں نے دعا کی درخوست کی ہم نے دعا مانگی خدایا مہربانی فرما، اللہ تعالی کے حکم سے بارش بند ہوگئی، اس طرح اللہ تعالی مہربانی فرماتا ہے۔

وعظ سے عورتیں جلد متأثر ہوتی ہیں

میرے مرشد پیر عبدالمالکؒ اسی (۸۰) برس کی عمر میں تھے، ان کا خادم اپنی نوجوان بچی کو آپ کے عقد نکاح میں پیش کرتا ہے، آپ اس کو قبول کر لیتے ہیں، جب آپ کا وصال ہوا تو اس بچی کے والد نے کہا کہ اب میں تمہارے لئے کسی دوسری جگہ نکاح کا انتظام کروں گا، بچی نے کہا کہ ابا جان میں تجھ پر قربان، مجھے اس جیسا خاوند چاہئے اور وہ کہیں نہیں ملے گا، میں چاہتی ہوں کہ آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرتی رہوں۔

بزرگان دین کے لئے ختمات کرنا چاہیئے

فرمایا: بزرگان دین موجود ہوں یا نہ ہوں روزانہ بلا ناغہ ان اللہ والوں کے لئے ختمات پڑھنا چاہیئے۔

(۱) پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔

(۲) حضرت مجدد الف ثانیؒ۔

(۳) حضرت فضل حق قریشیؒ۔

(۴) حضرت پیر عبدالمالکؒ۔

(۵) حضرت خواجہ معصومؒ ماشاءاللہ پیدائشی طور پر اولیاءاللہ میں سے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں چیونٹی کی دعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں قحط سالی ہوئی ،لوگ بڑے پریشان تھے آپ علیہ السلام لوگوں کو لے کر استسقاء کے لئے نکلے، ان کی دعا سے قبل ایک چیونٹي کھڑي ہوکر بارگاہ الٰہی میں دعا کر رہی تھی کہ یا الہ العالمین اپنی باران رحمت نازل فرما، اس کی دعا حضرت سلیمان علیہ السلام نے سن لی ، اللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا ،فورا بارش برسنا شروع ہوگئی آپ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اب آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، چیونٹی کی دعا قبول ہوگئی ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ واپس چلے آئے ، جب ایک چیونٹی خدا سے مانگتی ہے، تو ہمیں تو ہر دم مانگتے رہنا چاہیئے۔

فتح کا دارومدار تقوی پر ہے

ارشاد خداوندی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۝ (پ۹ انفال ع/۴)

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فیصلہ کی چیز دے گا۔

تقوی سے وہ چیزیں قلب میں آتی ہیں، جو کتابی نہیں بلکہ وجدانی ہوتی ہیں، کامل تقوی اختیار کر کے، اس کے انوارات حاصل کیجئے۔

مردہ سے زندہ کی ولادت

فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ ولید پلید سے خالدؓ جیسے غازی و مجاہد پیدا فرمائے:

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا۝ یعنی مجھ کو اور اس شخص کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "ذَرْنِیْ" کے جملہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ہاتھ سے پکڑا ہو، اور اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ مجھے چھوڑ دو، میں اس جیسے کو ہلاک کر دوں گا۔

سفر کا مقصد

فرمایا: ۱۴/مارچ کو میں بیرونی اسفار سے آٹھ مہینہ لگا کر آیا ہوں، اور بھی تین جگہ کی ٹکٹیں میرے پاس ہیں، بیرونی ممالک میں مجھے بلا رہے ہیں، اس لئے بلاتے ہیں تاکہ کوئی چیز ان کے سینوں میں چلی جائے، جس طرح میں نے اپنے مرشد کی بڑی خدمت کی اور ان کے سینہ سے کوئی چیز نکل کر میرے سینہ میں داخل ہوگئی۔

جماعت کے لئے تاکیدی حکم

ہم اپنی جماعت کو پہلے تاکید کر چکے ہیں کہ آ ؤ تو موسم کے مطابق بستر بھی ساتھ لاؤ، اگر کوئی نہ مانے تو اس کا قصور ہے، ہم کسی کے داروغہ نہیں ہیں، کوئی آئے گا تو بندوبست کریں گے اور آئے گا تو ہمارے اوپر احسان نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے آئے گا۔

قیامت کے دن بعض نبی اس طرح اٹھیں گے جن کے پیچھے کوئی امت نہ ہوگی ،بعض کے پیچھے کچھ امتی ہوں گے،فرمایا کہ یہ انبیاء کا حال ہے،تو پھر ہم کس درجہ کے ہیں، ہاں !ہمیں اپنی محنت کا ثواب ملتا رہے گا۔

بدنگاہی پر قساوت قلبی

بدنگاہی سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے،انسان اس سے غافل نہ ہو، ورنہ قلبی نورانیت چلی جاتی ہے اور دل پتھر کی طرح سخت ہوجاتا ہے۔

مجلس ۲۱ /اپریل ۱۹۸۳ء بمقام دارالعلوم حنفیہ چکوال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الخ۔ (پ ۳۰ الانفطار)

اے انسان! تجھے کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم سے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه ۔وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه۔ (پ ۳۰، الزلزال)

سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔

صبح کی نماز میں جو سورتیں قاری صاحب نے پڑھی تھیں، ان کا خلاصہ حضرت شیخ

نے بیان فرمایا:

اَلَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔ (پ ۳۰، الانفطار)

جس نے تجھے کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء درست کیئے پھر تجھے (مناسب) اعتدال پر بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیدیا۔

اے انسان! تجھے کس چیز نے رب کریم سے غرہ اور دھوکہ کے اندر ڈالا ہے، حالانکہ اس نے اتنی مہربانی کی ہوئی ہے۔

دلوں کا بنانا یہ کام انبیاء علیہم السلام کا ہے، جب وہ دنیا سے وصال کر گئے تو یہ کام امت کے علماء نے سنبھالنا ہے، البتہ جو کام انبیاء علیہم السلام نے سرانجام دئے، ان کا خلوص و اخلاص اور تھا اور علماء کا اور ہے، مگر کام انبیاء اور اولیاء کا ایک ہی ہے، جیسے نماز سبھی پڑھتے ہیں مگر بعض لوگ نماز کی برکت سے مقرب بارگاہ بن جاتے ہیں، بعض لوگوں کے نماز کی برکت سے رفع درجات ہوجاتے ہیں اور بعض کی نماز عذاب کا مستحق بنادیتی ہے، چنانچہ بعض لوگوں کی نماز قیامت کے دن ان کے منہ پر ماری جائے گی۔

ہر چیز سیکھنے سے آتی ہے

ہر چیز سیکھنے سے آتی ہے، جائے استاد خالیست، کہ استاد کی جگہ خالی ہوتی ہے۔

شیخ سعدی سہروردی سلسلہ کے بزرگ تھے، شیخ کے ساتھ ڈنگری، کاٹنے والی چمٹ گئی تو فرمایا کہ کیوں چمٹ گئی؟ تو تو میری شاگرد نہیں، یہ سمجھ، اللہ والوں کی ہوتی ہے، وہ جانتے ہیں کہ استاد و شاگرد کا ایک لگاؤ ہوتا ہے، شاگرد کو چاہئے کہ استاد کی اطاعت کرے اور ان کے آداب بجالائے۔

حضرت لقمان کی دانشمندی

فرمایا: حضرت لقمان بڑے اونچے بزرگ اور اولیاء میں سے تھے، ان کا ذکر قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ۔ (پ۲۱ لقمان ع ۲)

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے رہا کرو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے۔

لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا؟ فرمایا بیوقوفوں اور احمقوں سے میں نے ادب سیکھا ہے کہ جب وہ برا کرتے تو میں عہد کرتا کہ یہ کام نہیں کروں گا، اگر کوئی اچھا کام کرتے تو میں اس کو اختیار کرتا۔

وقوف قلبی سے قلب کی پاسبانی ہوتی ہے

وقوف قلبی کے معنی، قلب پر ہر وقت، ہر آن سوار ہونا اور اپنی توجہ اپنے دل کی طرف کرنا۔

انابت والوں کے لئے نماز بھی آسان

فرمایا:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ۔ (پ ا البقرہ ع ۵)

اور اگر تم کو حب مال کے غلبہ سے ایمان لانا دشوار معلوم ہوتا ہو تو مدد لو صبر اور نماز کے ذریعہ، اور بیشک وہ (نماز) دشوار ضرور ہے مگر جن کے دل میں خشوع ہے ان پر کچھ دشوار نہیں۔

نماز، بے دین، فاسق و فاجر کے لئے انتہائی درجہ کی بوجھ ہوتی ہے، اس لئے فرمایا "وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ" وہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے "الاعلی الخشعین" مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے بالکل آسان ہے، فاسق و فاجر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں، چنانچہ ارشاد باری ہے:

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى۰ (پ ۵ نساء ع/۲۱)

بلا شبہ منافق لوگ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے، حالانکہ اللہ تعالی اس چال کی سزا ان کو دینے والے ہیں اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔

نماز نام ہے قرب الٰہی کا، جس سے انسان مقرب بارگاہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح عبادت نام ہے، عجز و انکساری کا، لہٰذا عجز و نیاز مندی اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، حضرات صحابہ کے متعلق سورۂ مزمل کے شروع میں ساری رات جاگنے کا اور صبح استغفار کرنے کا ذکر ہے۔

حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی نماز

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے پیچھے جب میں نے نماز پڑھی، تو اکیس مرتبہ مجھے "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھنے کا موقع ملا، فرمایا: بار بار اس کے پڑھنے سے اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔

فرمایا کہ میں نے جس بزرگ کو اتباع شریعت کا پابند دیکھا میں نے اس کو اپنا شیخ تسلیم کرلیا، یہ نہیں کہ وہ قادری ہیں اور میں نقشبندی ہوں، بلکہ مقصود، اصلاح نفس ہے۔

مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ کے مصداق

فرمایا: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری رات عبادت کرنے کے بعد بھی صبح فرماتے:

مَا عَبَدْنٰکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَمَا عَرَفْنٰکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ • کہ یا اللہ مجھ سے تیری عبادت ومعرفت کا حق ادا نہ ہوسکا۔

مولانا انورشاہ کشمیریؒ روزانہ نوافل نماز میں پانچ چھ پارہ پڑھتے تھے، مگر دل کا احساس یہی ہوتا ہے کہ حق عبادت ادا نہ کرسکا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں علامہ انورشاہ کشمیریؒ کو معصوم تو نہیں کہتا، چونکہ معصومیت خاصیتِ انبیاء ہے، وہ معصوم اگرچہ نہیں مگر محفوظ تو ضرور ہیں، یعنی گناہ صغائر سے بھی اللہ تعالی نے ان کو محفوظ فرمایا ہے۔

تکبر وانانیت، صحبتِ شیخ سے نکل جاتی ہے

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا نکاح شیخ الہندؒ نے پڑھایا، مولانا احمد علی لاہوریؒ کا کہنا ہے کہ جب سے میری شادی ہوئی، اب تک میرے اور بیوی کے مابین تو تو میں میں نہیں ہوئی۔ الحمدللہ یہ باری تعالی کا بڑا احسان ہے، میرے سسر نے مجھے اس وقت پہچان لیا تھا جب کہ میں احمد علی لاہوریؒ نہ تھا اور آج احمد علی، احمد علی ہے۔

یعنی اس وقت احمد علی نہیں بنا تھا، اب احمد علی، احمد علی بن گیا ہے، ایسے اللہ والوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ • (پ۱۱ یونس ع ۷)

یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ (ناک واقعہ پڑنے والا ہے) اور نہ وہ کسی (مطلوب کے فوت ہونے پر) مغموم ہوتے ہیں، ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔

فرمایا میری انانیت کو میرے شیخ نے نکال دیا۔

تربیتی اجتماع بمقام دارالعلوم حنفیہ چکوال ۱۱ اپریل ۱۹۸۳ء

فرمایا: تم پیر بھائی ایک دوسرے سے ملے جلے، یہ روحانی رشتہ ہے، ایک رشتہ نسب وحسب کا ہوتا ہے، دوسرا رشتہ روحانی ہے، روحانی رشتہ کا ذکر، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ۔ (پ۲۱ احزاب ع ۱/۱)

نبی، مؤمنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

یہ روحانی رشتے ہیں:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۔ (پ ۲۵ الزخرف ع ۶/۶)

تمام (دنیوی) دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے بجز خدا سے ڈرنے والوں کے۔

ایک رشتہ نبی کا روحانی رشتہ ہے، یہ قریب ہے، خونی اور نسبی رشتہ سے، یہی روحانی اور دینی رشتہ رہ جاتا ہے، باقی سب ختم ہوں گے، قرآن میں ہے:

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ۔

اور باہم ان میں جو تعلقات ہیں اس وقت سب قطع ہو جائیں گے۔

''کروڑ'' میں پیر عبدالملکؒ کے پیر بھائی کا واقعہ

حضرت پیر عبدالمالک صدیقیؒ کے ایک پیر بھائی ہیں جو ''آٹھ ہزار'' میں ایک جگہ، جسے ''کروڑ'' کہا جاتا ہے رہتے تھے، وہاں ایک ہندو نے ان سے پوچھا کہ ''کروڑ'' کا راستہ کہاں سے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ''کروڑ'' کا راستہ یا توڑ کا راستہ؟ بس اتنا کہنا تھا کہ وہ ہندو کلمۂ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

صحبت شیخ کی برکت

جب میں نے پہلی دفعہ اپنے مرشد کے ساتھ سفر شروع کیا، تو بصارت قلبی سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا اور بصیرت قلبی اُس وقت سے حاصل ہے، اللہ والے، اللہ والوں کو پہچانتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت اور نظر کرم

پیر عبدالمالکؒ نے ارشاد فرمایا کہ میرا وجود سکڑ کر مٹھی بھر جیسا بن جاتا ہے اور اس کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام لیکر اپنے قلب مبارک کے ساتھ لگاتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ عبدالمالکؒ ہر سال مدینہ منورہ میں میرے پاس آؤ، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فقیر مسکین ہر سال کس طرح آسکتا ہوں؟ فرمایا کہ میں تاجروں اور دلالوں کو کہہ دوں گا کہ وہ آپ کے حج کا انتظام کریں، فرمایا کہ اس سال کے بعد حضرت صدیقیؒ ہر سال حج کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

تین مرتبہ میرے پاس لوگوں کے خطوط آئے، جن میں حج کی دعوت تھی، تو میں نے دعوت قبول نہ کی، قبول نہ کرنے پر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ پر عتاب فرمایا اور اس کے بعد مجھے یاد آیا کہ دعوت رد نہ کرنا چاہئے تھا، پھر اس عتاب کے بعد ہر سال میرے حج کا انتظام ہوتا رہا۔

پیر عبدالمالکؒ کے ساتھ ابدال کا روٹی کھانا

جب میرے مرشد پیر عبدالمالکؒ حج کے لئے تشریف لے گئے، تو وہاں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور روٹی کا لقمہ بنا کر آپؒ کے ساتھ کھانے لگا، سامنے چونکہ ہوٹل تھا، ہوٹل

والا اور کھانا لایا، کھانے کے بعد وہ وہاں سے غائب ہو گیا، اصل میں وہ ایک ابدال تھا۔

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کہتے ہیں کہ جب ابدال سے ہاتھ ملاؤ تو اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لو۔

نبی علیہ السلام کا حضرت قریشی کی جماعت کو بشارت

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے حضرت قریشیؒ کو فرمایا کہ واہ واہ قریشی! تیری جماعت اتباع سنت میں لاثانی اور سب سے بہتر ہے اور اس سے بہتر کوئی جماعت نہیں۔

جس کا قلب جاری ہو......

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا قول ہے کہ جس کا قلب جاری ہو اور جس کا قلب بنا ہو، گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔

رابطہ شیخ تمام سلاسل میں ضروری ہے

فرمایا: کیسی یہ پیری مریدی ہے؟ کہ مرید کا رابطہ اپنے پیر سے نہ ہو۔

حضرت کا ابدال سے ملاقات

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مرشد پیر عبدالمالکؒ کے طفیل چار دفعہ ابدال سے ملاقات کی ہے۔

ایک اور ابدال کی ملاقات

فرمایا جس وقت کعبۃ اللہ کے اندر ہم داخل ہوئے، تو ابدال سے حالت

استغراق میں بات چیت ہوئی، میں ان کو بلا نگاہ اٹھائے ہوئے نیم آنکھ سے دیکھ رہا تھا، دل چاہتا تھا کہ ان کو دیکھ لوں، وہ مسلسل مبشرات سنا رہے تھے، اللہ تعالی کے حکم سے وہ سب مبشرات صحیح نکلے۔

میرے مرشد پیر عبدالمالکؒ نے فرمایا کہ مراقبہ کے وقت نزول رحمت کا وہ عالم تھا کہ بدن پھٹنے والا ہوجاتا تھا، مراقبہ میں وہ لطف اور مزہ تھا، جی نہ چاہتا تھا کہ مراقبہ ختم کروں، مگر چونکہ خطرہ تھا کہ تمہارا وضوء نہ ٹوٹ جائے اور اس کا ذمہ مجھ پر آجائے اس لئے جلدی ختم کردیا۔

ابدال کی آمد اور واپسی

حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ دوران حج، میرے مرشد صدیقیؒ کے پاس ایک شخص آیا، جلدی سے کہنے لگا کہ مجھے ایک آنہ چاہئے، حضرت صدیقیؒ نے بہت سارے پیسے ان کے سامنے پیش کئے، مگر اس نے ایک ہی آنہ اٹھایا اور غائب ہوگیا۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت صدیقیؒ ابدال کے اس عمل پر بہت حیرت زدہ ہوئے، کہ اس نے زیادہ پیسے کیوں نہ لئے اور ایک آنہ پر کیوں اکتفا کیا، لہذا صدیقیؒ صاحب اس ابدال کی تلاش میں نکلے، اچانک ابدال نے صدیقیؒ صاحب کو پیچھے سے پکڑ لیا، حضرت صدیقیؒ نے بہت چاہا کہ ابدال سے معانقہ کریں، مگر وہ ملاقات سے پہلے پھر غائب ہوگئے۔

میرا بدن نور بن جاتا ہے

پیر عبدالمالکؒ نے فرمایا کہ بعض اوقات کثرتِ ذکر اللہ کی وجہ سے میرے پورے بدن میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں نور ہوکر اوپر کی طرف جارہا ہوں۔

فرمایا کہ اللہ تعالی کا ارشادِ گرامی ہے:

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (پ ۷ انعام ع ۹/)

اور یہ بھی میرا کمال ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کی سیر کرائی۔

ایک سوال قلبی ہوتا ہے، دوسرا لسانی

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے ورثاء کی مثال یہ ہو کہ دوسروں کے چہرے کی طرف کسی غرض سے منہ کر کے بھی نہ دیکھیں، اگر وہ دیکھیں تو یہ حرص ولالچ اور طمع ہے، سوال چاہے قلبی ہو یا لسانی، دونوں حرام ہیں اور ایک قسم کی ذلت ہے۔

نفس پر جو چیز شاق ہے، وہ اتباعِ سنت ہے

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے خواہشات نفسانی کو کچل کر رکھدیا۔ اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی خواہشات نفسانی کو کچل کر رکھ دیا اور اتباع سنت پر زندگی گزاری۔ حکم خداوندی ہے:

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (پ ۲۸ حشر ع ۱/)

اور رسول جو کچھ تم کو دیدیا کریں، وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے سے تم کو روک دیں تو تم رک جاؤ۔

میں خربوزہ نہیں کھاتا

فرمایا: ہمارے سلف صالحین میں سے کسی کے سامنے خربوزہ لایا گیا، کہنے لگے کہ معلوم نہیں نبی علیہ السلام نے لمبائی سے کاٹا ہے یا چوڑائی سے؟ لہذا میں خربوزہ نہیں کھاتا۔

دارالعلوم دیوبند میں ابدال

دارالعلوم دیوبند میں ہر سال ایک ابدال آیا کرتا،لوگ (طلبہ) جب دیکھتے تو وہ وہاں سے غائب ہوجاتا۔

اسی طرح مدرسہ امینیہ دہلی میں بھی ہوا کہ ایک ابدال روزانہ مفتی کفایت اللہؒ کے پاس آکر قیام کرتا، کھانا اپنا پکاتا اور کھاتا۔حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں میں نے ایک دن زبردستی اس کو کھانا کھلایا، میں نے جب اس کا چہرہ دیکھا تو اس کے چہرے سی بے رخی جیسے آثار نظر آرہے تھے، چہرہ کسی اور رنگ کا ہوگیا پھر وہ غائب ہوگیا، مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں میں نے غلطی کی کہ اس کو اپنا کھانا کھلایا، اس کے بعد کبھی میرے پاس حاضر نہ ہوا۔

مجلس بمقام دارالعلوم حنفیہ چکوال ۲۲/اپریل ۱۹۸۳ء

میرے درس میں ہندوستان کے ایک صاحب تشریف لایا کرتے تھے،ان کے چہرہ پر انوار تھے، بے تکلفی سے میں نے ایک دن پوچھا کہ ماشاءاللہ آپ نے اپنے کو بنانے میں بڑی محنت کی ہوگی،تو وہ تبسم کرنے لگے۔

ہمارے سلسلہ کی بنیاد، دو چیزوں پر

ہمارے سلسلہ کی بنیاد دو چیزوں پر ہے: (۱) ذکر (۲) فکر

اسی میں محنت کرنا ضروری ہے:

مَن طَلَبَ فَقَدْ وَجَدَ • جو طلب کرے گا وہ پائے گا اور کامیاب ہوگا

کامیاب کون؟

فرمایا: کامیاب وہ ہے جس نے اپنے آپ کو پلیدی سے پاک کیا:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی. (پ ۳۰، اعلیٰ) تحقیق کامیاب ہوا وہ شخص جو پلیدی سے پاک ہوا۔

یہاں پلیدی سے مراد شرک وکفر وغیرہ ہے، دل کی گندگی سے پاک کیسے ہوگا؟

وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی. کہ قلب ذکر الٰہی سے پاک ہوتا ہے

علمائے دیوبند کون ہیں؟

اس اجتماع اور جلسہ میں ملک کے چاروں صوبوں کے لوگ جماعتی شکل میں حاضر ہوئے ہیں، تاہم اس وقت میری نگاہ ان لوگوں پر نہیں بلکہ پورے عالم اسلام پر ہے، کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ہدایت دے۔

علمائے دیوبند وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے دیوبند سے فراغت کے بعد سند حاصل کرلی، بلکہ وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی علمائے دیوبند کے مسلک پر چلاتے ہیں، ''قد افلح من تزکی'' میں علمائے دیوبند ہیں اور ''**وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی**'' میں اولیاء نقشبندیہ بھی ہیں۔

ہم علمائے دیوبند کے ساتھ فرق نہیں کرتے **"لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ"**۔ جس طرح رسولوں میں سے کسی کا انکار نہیں کرسکتے، اسی طرح علمائے دیوبند میرے نزدیک قابل صد تحسین ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی شخصیت کو سب جانتے تھے، علمائے دیوبند بھی ان کو جانتے اور مانتے تھے۔

حضرت مولانا احمد علیؒ کی شفقت

فرمایا: مولانا احمد علی لاہوریؒ کو میرے ساتھ اس قدر شفقت تھی کہ کسی اور کے ساتھ اس قدر شفقت نہیں تھی، لاہور میں شیرانوالہ گیٹ پر جلسۂ عام اور اجتماع تھا آپ جب چلتے تو تمام علماء آپ کے پیچھے پیچھے چلتے، میں تیسری یا چوتھی صف میں بیٹھا ہوا تھا، جلسہ کے اندر مجھے فرمایا کہ تم میرے حجرے میں جا کر چارپائی پر لیٹ جاؤ۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس سے بزرگانِ دین کے فیوضات پہنچتے ہیں۔ فرمایا کہ اس قدر لوگوں کا دور دراز اور مختلف جگہوں سے آنا قابل مبارک باد ہے۔ جو لوگ طویل سفر کرتے ہیں وہ یقیناً باظفر ہوتے ہیں۔

مجلس ۲۳/ اپریل ۱۹۸۳ء بمقام جامع مسجد دار العلوم حنفیہ چکوال

رحمت الٰہی کی برسات

اس وقت دنیا و مافیہا کو خیر باد کہہ دو، چونکہ ہر وقت، رحمت الٰہی برستی رہتی ہے، لہٰذا ہر وقت انسان رحمت الٰہی کا منتظر رہے۔ ایک رحمت یافتہ کا ذکر سنئے:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا. (پ ۱۵ کہف ع/۹)

انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جن کو ہم نے اپنی خاص رحمت (مقبولیت دی تھی) اور ان کو ہم نے اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھلایا تھا۔

دین، صرف مسجد میں مراقبہ کرنے کا نام نہیں، نہ بیان کرنے کا نام ہے، بلکہ ذاکر کا کھانا پینا بھی عبادت اور دین میں شامل ہو جائے یہ دین ہے اور یہی سیکھنا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں خدائے پاک کی شہادت سنئے:

لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ. (پ ۱۸ نور ع ۵)

ان باوفا بندوں کو اللہ کی یاد سے اور (بالخصوص) نماز پڑھنے سے اور زکوۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے اور نہ فروخت۔

لہٰذا اس کثرت سے ذکر کریں کہ دنیوی مشاغل رکاوٹ نہ بنیں، رزق حلال کھانا بھی دین اور عبادت ہے۔

ختم خواجگان

ختم خواجگان سے قبل سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ، درود شریف ایک دفعہ پڑھنا چاہئے، ختم میں یہ پڑھے: **"يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ"**۔

ہمارے اکابر کی جامعیت

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کے خلیفہ ہیں، ایک مرتبہ سید مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مولانا فضل علی قریشیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا کہ حضرت قادیان میں کانفرس ہو رہی ہے، آپ اس کی صدارت فرمائیں، حضرت ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور وہاں صدارت فرمائی، شاہ صاحب نے تقریر کی، فرمایا کہ حضرت آپ اپنی توجہ کے گولے عنایت فرماتے رہیں، ہم اپنے اکابر کے مسلک کو چھوڑ نہیں سکتے، ہمارے اکابر صاحب شریعت اور صاحب طریقت دونوں ہیں، الحمدللہ ہمارے اکابر دونوں کے جامع ہیں۔

مسلمان کا مرنا اور جینا اسلام پر ہونا چاہیئے !

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ‌ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۔ (پ۸انعام ع ر ۲۰)

کہدو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابردار ہوں۔

اس آیت میں توحید وتفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دیا گیا ہے، جس پر ہمارے سیدو آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فائز ہوئے، نماز اور قربانی کو خصوصیت سے ذکر کرنے میں، مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی وغیرہ غیر اللہ کے لئے کرتے تھے تصریحا تردید ہوگئی۔

انسان کی زندگی کا نصب العین

حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیاوی زندگی کا دارو مدار دو چیزوں پر ہے ایک ہے مقصد زندگی، دوسرا ہے مقصد حیات۔ مقصد زندگی ہے اللہ تعالی کی بندگی اور مقصد حیات ہے اللہ تعالی کی یاد...... یہی ہے انسانی زندگی کا نصب العین......

حضرت تھانویؒ کی نظر میں حضرت صدیقیؒ کا مقام

جب پیر محمد عبد الما لک صدیقیؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پاس حاضر ہوئے، تو ان کو رونے کی حالت میں پایا، مولانا اشرف علی تھانویؒ نے حضرت صدیقیؒ سے ہاتھ ملا کر فرمایا کہ میرے لئے دعا کرنا، پیر عبد الما لکؒ نے فرمایا کہ حضرت میں دعا ہی کے لئے در در پھر رہا ہوں، اس کے بعد حضرت تھانویؒ نے اپنا ہاتھ کھینچا اور تین مرتبہ فرمایا اچھا قیامت میں ضرور خیال رکھنا۔

تیسری مجلس

۱۶ / جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۳ / مارچ ۱۹۸۱ء

یہ دنیا دار عبرت ہے

خطبۂ مسنونہ کے بعد! دنیا کے مقام عبرت ہونے پر چند آیات پیش فرمائیں، جن سے حکمت و دانائی، غور و فکر اور تدبیر پر روشنی پڑتی ہے۔ آیات ملاحظہ فرمائیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۰ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَالرَّقِیۡمِ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۰ (پ ۱۵ کہف ع ۱/)

کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور پہاڑ والے ہماری عجائبات میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے۔

اسی طرح سورۂ یوسف کے آخر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِہِمۡ عِبۡرَۃٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۰ (پ ۱۳ یوسف ع ۱۲/)

(انبیاء اور امم سابقین) کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ قرآنی قصوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت کی چیزیں ہیں، اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۰ (پ ۳ ال عمران ع ۱/)

حالانکہ ان کا صحیح مطلب بجز حق تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا اور جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر (اجمالاً) یقین رکھتے ہیں، یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلاَّ الْعَالِمُوْنَ۔ (پ ۲۰ العنکبوت ع ر ۴)

اور ہم (قرآنی) مثالوں کو لوگوں کے سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں اور ان مثالوں کو بس علم والے لوگ ہی سمجھتے ہیں

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (پ ۲۱ لقمان ع ر ۲)

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا رہے اور جو شخص شکر ادا کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرے گا اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ تعالی بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يٰسٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (پ ۲۲ یٰسین ع ر ۱)

(یٰسین!) میں قسم، کھاتا ہوں قرآن حکیم کی۔ یقینا آپ رسولوں میں سے ہیں بالکل سیدھے راستے پر ہیں۔

جو قرآن پڑھے گا تو وہ عقلمند اور حکیم بن جائے گا۔

اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے:

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (پ ۳ بقرہ ع ر ۳۷)

دین کا فہم جس کو چاہتے ہیں، دیدیتے ہیں، اور سچ تو یہ ہے کہ جس کو دین کا فہم مل جائے اس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو سمجھ کے مالک ہیں۔

خلاصہ یہ نکلا کہ نصیحت وہ لوگ حاصل کریں گے جن کے پاس دماغ ہو، جس کے پاس دماغ نہ ہو وہ کیا نصیحت حاصل کرے گا، مؤمن کی شان یہ ہے کہ دولت مند کے مال کی طرف نظر نہ رہے، بلکہ رب کریم کے رزق پر دھیان رہے، روزی کا مالک خدا ہے تاہم بہت سے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو روحانی غذا املا کرتی ہے۔

اللہ والوں کی غذا تلاوتِ قرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡہُمۡ زَہۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۬ۙ لِنَفۡتِنَہُمۡ فِیۡہِ ؕ وَ رِزۡقُ رَبِّکَ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ع ۸/)

اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھئے جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ (محض) دنیوی زندگی کی رونق ہے اور آپ کے رب کا عطیہ (جو آخرت میں ملے گا) بدرجہا بہتر ہے اور دیر پا ہے۔

نبی کا روحانی رزق، تلاوت قرآن اور یادِ رحمان تھا، بعض اللہ والے کئی کئی ایام تک غذا نہیں کھاتے تھے، ایک ایک ماہ مکمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کھانا نہیں پکتا تھا، بھوک کا یہ عالم تھا کہ پیٹ میں درد پیدا ہوتا تھا، جس کی وجہ سے کروٹیں دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف پلٹتے رہتے تھے۔

مجاہدہ اور روحانی غذا

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کو متعدد رمضان میں دیکھا کہ باوجود ضعف اور پیرانہ سالی کے مغرب کے بعد نوافل میں پورا پارہ پڑھنا یا سنانا۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ کھانا وغیرہ ضروریات کے بعد (ہندوستان کے قیام میں) تقریبا دو، سوا دو گھنٹے تراویح میں خرچ کرتے تھے، اور مدینہ پاک کے قیام میں تقریبا تین گھنٹے میں عشاء اور تراویح سے فراغت پاتے، اس کے بعد آپ حسب اختلافِ موسم دو تین گھنٹے آرام فرمانے کے بعد تہجد میں تلاوت فرماتے اور صبح سے نصف گھنٹہ قبل سحری تناول فرماتے، اس کے بعد سے صبح کی نماز تک قرآن کی تلاوت فرماتے اور کبھی وظائف میں مشغول رہتے، اِسفار

یعنی چاندنی میں صبح کی نماز پڑھ کر اشراق تک مراقبہ میں رہتے، اور اشراق کے بعد تقریبا ایک گھنٹہ آرام فرماتے۔ اس کے بعد تقریباً بارہ بجے تک اور گرمیوں میں ایک بجے تک بذل المجہود تحریر فرماتے (یہ سنن ابی داؤد کی شرح ہے) اور ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرما کر جواب لکھاتے، اس کے بعد ظہر کی نماز تک آرام فرماتے، اور ظہر سے عصر تک تلاوت فرماتے، عصر سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے، اور حاضرین سے بات چیت بھی فرماتے، بذل المجہود ختم ہونے کے بعد صبح کا کچھ حصہ تلاوت میں اور کچھ حصہ کتب بینی میں لگاتے، بذل المجہود اور وفاء الوفاء زیادہ تر اس وقت زیر نظر رہتی تھی، حتی کہ رمضان شریف میں معمولات میں کوئی خاص تغیر نہ آتا اور نوافل کا یہ معمول دائمی تھا، اور نوافل مذکورہ کا تمام سال بھی اہتمام رہتا تھا، البتہ رکعت کے طول میں رمضان المبارک میں اضافہ ہوجاتا تھا، ورنہ جن اکابرؒ کے یہاں رمضان المبارک کے خاص معمولات مستقل تھے ان کا اتباع تو ہر شخص سے نبھانا بھی مشکل ہے۔

حضرت اقدس مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے کلام مجید سنتے رہتے تھے۔

حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ کے یہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن و رات تلاوت کا ہی ہوتا تھا، کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارہ نہ تھی، بعض مخصوص خدام کو صرف اتنی اجازت ہوتی تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر حضرت سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں، اتنی دیر حاضر خدمت ہوجایا کریں۔ بزرگوں کے یہ معمولات اس وجہ سے نہیں لکھے جاتے کہ سرسری نگاہ سے ان کو پڑھ لیا جائے یا کوئی تفریحی فقرہ ان پر کہہ دیا جائے، بلکہ اس لئے ہیں کہ اپنی ہمت کے موافق ان کی اتباع کی جائے۔

قبر کا علاج کیا ہے؟

فرمایا کہ جو شخص دنیا میں اللہ والوں کے پاس جا کر اپنا روحانی علاج نہیں کراتا اس کا علاج قبر والے ہسپتال میں ہوگا، وہاں بجلی اور برقی والا علاج ہوگا، وہاں پر بچھو اور سانپوں کے ذریعہ سے انجکشن اور ٹیکے لگائے جائیں گے۔

اہل علم کا فریضہ......دعوت الٰہی پیش کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ• وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ• (پ ۱۷ انبیاء ع ۵)

ہم نے ان کو مقتدا بنایا کہ ہمارے حکم سے (خلق کو) ہدایت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کے کرنے کا اور (خصوصا) نماز کی پابندی کا اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ (حضرات) ہماری عبادت (خوب) کیا کرتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ کو چاہئے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کریں خود بھی یقین کے ساتھ عمل کریں اور خود کے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی دعا کریں کہ وہ بھی اس کام میں شریک ہوں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا. (پ ۱۹ فرقان ع ۶)

اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنادے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ میری اولاد میری تابعدار بن جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ خود متقیوں کا امام اور پیشوا بن جائے۔ دعا اور تقوی کے ذریعہ بھی مل سکتا ہے، یہ سب سے بڑا نسخہ ہے۔ "**وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا**" کا ترجمہ حضرت اس طرح کرتے کہ یا اللہ! مجھے متقیوں کا لیڈر اور امام بنادے، یا اللہ! ہمیں متقیوں کا رہبر بنادے، اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۰(پ ۲۲ احذاب ع ر ۴)

اے نبی کی بیبیو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی اختیار کرو سو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو اس سے ایسے شخص کو طبعا خیال فاسد پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کہو۔

خلاصہ یہ نکلا کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے، اسی طرح ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنھن بھی عورتوں کے لئے بمنزلہ امام تھیں کہ اپنی چند خصوصیات میں اس سے معلوم ہوا کہ صلحاء اور علماء کی عورتوں کو اور بھی تقوی اور ذکر والی زندگی گزارنی چاہئے۔

نبی کا عزم پہاڑ سے زیادہ مضبوط

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۰(۱۳ ابراهيم ع ر ۷)

اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی بڑی تدبیریں کی تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جاویں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کے مکروفریب اس قدر تھے کہ اگر ان مکروفریب کو پہاڑ پر ڈال دیا جاتا تو وہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتا، مگر میرے نبی تھے ذرا برابر نہ ٹل سکے، معلوم ہوا کہ نبی کے عزم وارادے اس قدر پختہ اور سخت ہوتے ہیں، کہ پہاڑ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔

فَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (پ ۲۷ ذریت ع ۲/)

اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان (لانے) والوں کو بھی نفع دے گا۔

لوگوں کو ذکر ونصیحت کر اور اونٹ جیسی سادگی اختیار کر اور آسمان جیسی بلندی اور رفعت اپنے ارادوں میں پیدا کر، ان چیزوں کا تذکرہ قرآن میں ہے، ارشاد فرمایا:

أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۔ (پ ۳۰ غاشیہ)

کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا ہے، اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بلند کئے گئے ہیں اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ہر کام میں پختہ عزم وارادہ کرنا چاہئے، بلکہ اپنے عزم وارادے کو بلند اور اونچا رکھنا چاہئے، اور ہر وقت اللہ اللہ کرنا چاہئے اور دوسروں کو نصیحت بھی کرتے رہنا چاہئے۔

۱۶؍جمادی الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۴؍مارچ ۱۹۸۱ء
بمقام جامع مسجد خانیوال شریف

سورۂ عصر کی اہمیت اور موت سے پہلے تیاری

وَالْعَصْرِ. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ. (پ۳۰ عصر)

قسم ہے زمانہ کی (جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضیع عمر کے) بڑے خسارہ میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے، (کہ یہ کمال ہے) اور ایک دوسرے کو (اعتقاد) حق پر قائم رہنے کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے۔

قرآن پاک میں سورۂ عصر ایک چھوٹی سی سورۃ ہے، جس کو علمائے دین اور مشائخ کرام بوقت رخصت پڑھتے تھے، ائمہ اربعہ میں سے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر پورا قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو ایک عامل کی نجات کے لئے سورۂ عصر ہی کافی اور وافی ہوتی۔

اس سورۃ کے اندر چار اصول بیان ہوئے ہیں، جن کو اصول اربعہ کہا جاتا ہے، اس سورۃ کے اندر اللہ تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انسان گھاٹے اور نقصان میں ہے، انسانی عمر اس طرح پگھلتی رہتی ہے جس طرح کہ برف پگھلتی رہتی ہے، اب انسان کو چاہئے کہ "فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ" پر عمل کرے اور نیکی اور بھلائی کو اپنا شعار بنائے، نیکی کو جلدی کرنے کی کوشش کرے۔

اس لئے کہ انسان کو اپنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں کہ کب موت آجائے اور کہاں اور کس وقت آئے گی، "لَا تَأْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً" کہ موت آئے گی، اچانک بلا اطلاع کے

آئے گی، مگر انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہے کہ ان کی وفات سے قبل ان کو فرشتہ اطلاع دیتا ہے۔ قرآن پاک میں قیامت صغریٰ (موت) کا ذکر ستر (۷۰) دفعہ آیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۔ (پ ۱۷ انبیاء ع ر ۳)

کہ ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا اور تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں اور پھر اس زندگی کے ختم پر تم سب ہمارے پاس چلے آؤ گے۔

پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں

موت کے وقت کی خبر کسی کو نہیں، پانچ چیزوں کا علم بطور خاص خدا نے اپنے پاس ہی رکھا ہے، جن کا ذکر قرآن کی اس آیت شریفہ میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (پ ۲۱ لقمان ع ر ۴)

بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ اور بارش برساتا اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم (مادر) میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا ہے کہ وہ کس زمین پر مرے گا، بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ (پ ۲۵)

قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۹ اعراف ع / ۲۳)

اس طرح پوچھتے ہیں (جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں) آپ فرما دیجئے اس کا علم خالص اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

پس انسان کو چاہئے کہ نیکیاں بہت زیادہ کرتا رہے، کیونکہ اس کو بھی معلوم نہیں کہ کب موت واقع ہوگی، لہٰذا اس قدر نیکیاں کرتا رہے کہ فرشتوں پر سبقت لے جائے۔

ہر نبی اصول اربعہ پر عامل تھے

تو سورہ عصر کے اندر اصول اربعہ کا ذکر ہے **وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** کہ ایمان لانے کے بعد عمل صالح کرے، اصل میں ایمان، انسان کے قلب میں ہوتا ہے پھر جوارح سے عمل کرے یعنی اعمال صالحہ کو اپنے حرکات وسکنات سے کر کے دکھائے اور اس کے ساتھ ساتھ خود کامل بن کر دوسروں کی تکمیل کرے کہ دوسروں کو بھی اس لائن میں لگائے، اور نصیحت وصیت کے انداز میں کرے۔

حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سبھی انبیاء ان اصول اربعہ پر عامل تھے باوجودیکہ انبیاء کے مخالف بہت زیادہ تھے، مگر ان اصول اربعہ کے اوپر پابند ہونے کی وجہ سے کامیاب ہوئے، لہٰذا جو نصیحت اور وصیت کو ترک کرے گا وہ برباد ہوگا۔

حضرتؒ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرما کر رخصت ہوتے وقت فرمایا کہ اب میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں، میں دعاؤں کا زیادہ محتاج ہوں، فرمایا کہ ہمیں متحرک ہو کر کام کرنا چاہئے۔ (خانیوال کے اجتماع کے اختتام پر آپؒ نے مندرجۂ بالا جملے ارشاد فرمائے)

منیۃ الساجد فی آداب المساجد

آپ نے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''منیۃ الساجد فی آداب المساجد'' شاہ عالم صاحب سے پڑھوا کر سنائی اور اجتماع کو تاکید فرما کر کہا کہ اس رسالہ کو خرید کر پاس رکھا کرو، تاکہ مساجد کے آداب سے واقف ہوجاؤ، اور آپ نے خانیوال کے محلہ والوں کی خدمت کو دیکھ کر ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں تمہارا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ تم نے مہمانوں کی خدمت کی۔

اجتماع روح پرور پیر بمقام جامع مسجد خانیوال شریف
بمؤرخہ ۲۲/مارچ ۱۹۸۲ء بعد نماز فجر

قلب سلیم کب بنے گا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی • اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ • بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ •

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی • (پ ۳۰، اعلیٰ)

مراد کو پا گیا وہ شخص جو (قرآن سن کر گندے عقائد و اخلاق سے) پاک ہوگیا، اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔

اسی طرح سورہ شعراء کے اندر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ • (پ ۱۹ شعراء ع/۵)

اور جس روز سب زندہ ہو کر اٹھیں گے، اس روز مجھے رسوا نہ کرنا، اس دن میں (کہ نجات کے لئے) نہ مال کام آوے گا اور نہ اولاد۔

خلاصہ یہ نکلا کہ عمل صالح اور تقوی کام آئے گا، باطنی اصلاح کے بغیر انسانی دل، قلب سلیم نہیں بن سکتا، آپ حضرات اپنی اصلاح نفس اور اصلاح باطن کے لئے تشریف لائے ہیں، بلکہ بڑی تکلیف اٹھا کر یہاں حاضری دی ہے۔ اس میں آپ کی نجات ہے اس لئے کہ انسان کو محنت اور مشقت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے۔

(پ ۳۰ البلد)

پتہ چلا ہم اس دنیا میں کام کے لئے آئے ہیں، آرام کے لئے نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محنت کا ثمرہ اور پھل اس دنیا میں بھی ملا اور یقینی طور قیامت میں بھی اس کا بھرپور ثمرہ ملے گا۔

محنت و مجاہدہ کے سلسلہ میں دوسری آیت ہے:

وَجَاهِدُوْا فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللهِ

اور اللہ تعالی کے کام میں خوب کوشش کیا کرو، جیسا کوشش کرنے کا حق ہے، اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا، اور (اس نے) تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی، تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہم السلام کی اس ملت پر ہمیشہ قائم رہو، اسی نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے، (نزول قرآن سے) پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تا کہ (تمہارے قابل شہادت اور معتبر ہونے کے) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے گواہ ہوں، اور (اس شہادت رسول کے قبل) تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ (تجویز) ہو، سو تم لوگ (خصوصیت کے ساتھ) نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو

هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۰(پ ۱۷ الحج ع/۱۰) مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے ،(کسی کی مخالفت تم کو حقیقۃ ضرر نہ کرے گی) سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اتنا بڑا بوجھ جو بالائے طاقت ہو وہ کسی پر نہیں ڈالا جس کو کوئی شخص اٹھا نہ سکے، اور اگر دقت اور مشقت نظر آتی ہے تو پھر اللہ کا دستور ہے:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۰ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۰(پ ۳۰، انشراح) سو بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی ہے) بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہونے والی ہے ،سو آپ جب (تبلیغ کے احکام سے فارغ ہوجایا کریں تو دوسری عبادت متعلقہ بذات خود) میں محنت کیجئے اور جو کچھ مانگنا ہو اس میں اپنے رب کی طرف توجہ رکھئے۔

تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشارت

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ کو عالم رؤیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، نبی علیہ السلام نے اپنا دست مبارک قریشی صاحبؒ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا **"مَاشَاءَ اللهُ"** "مجموعی طور پر تیری پاک جماعت جیسی اور جماعت نہیں"۔

حجۃ الوداع کا اعلان

حجۃ الوداع کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے فرمایا کہ آج کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے بعض صحابہؓ نے قسم کھائیں اور کہا صبح سب سے پہلے آ کر ہم دیکھیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ ہوگا، اور اگر بات سنیں

گے تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سنیں گے، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

تَرَكْتُ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَ سُنَّتَهٗ۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ہرگز کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے، جب تک انہیں مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو گے، اور وہ اللہ کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ آج کل مسلمانوں نے ان دونوں نور کا دامن چھوڑ دیا ہے، اس لئے تاریک غاروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ انسانی ذہن وفکر کو جس قدر تعلیم وتربیت متاثر کرتی ہے، کوئی اور چیز اس کی برابری نہیں کرسکتی، اس کے اثرات قلب ونظر کی گہرائیوں میں اتر کر زندگی کا رخ اور فکرو نظر کے دھارے بدل دیتے ہیں، جو کام تلوار کی دھار سے سرانجام نہیں پاتے قلم کی نوک سے انجام پذیر ہوجاتے ہیں، لہذا کتاب وسنت کا علم بھی سیکھنا چاہئے اور نبی کی دعوت پر لبیک کہنا چاہئے۔

قرآن پاک میں سورۂ انفال میں ارشاد باری ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ (پ۹)

اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجالایا کرو، جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں اور جان رکھو کہ اللہ تعالی آڑ بن جایا کرتے ہیں آدمی کے اور اس کے قلب کے درمیان میں اور بلاشبہ تم سب کو خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ"

حضرت کا ترجمہ ملاحظہ ہو، فرمایا کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور رسول تم کو پکاریں تو تم لبیك کہولما یحییکم اس لئے کہ اللہ اور رسول کی دعوت پر لبیک کہنے میں تمہارے

لئے آب حیات ہے۔

مقصد عبادت انابت الی اللہ

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت یہ ہے کہ ہر وقت ہر آن رجوع الی اللہ اور انابت الی اللہ کی کیفیت رہے، ذکر اللہ جو کسی وقت بھی انسان سے منقطع نہ ہو، انابت ہے، یہاں تک کہ بول و براز کے وقت بھی توجہ اللہ کی طرف ہونی چاہئے۔ اللہ والے ہر وقت ذکر میں لگے رہتے ہیں اور ان کا قلب ہمہ وقت اللہ کے گھر کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت پیر محمد عبد المالکؒ جب خانیوال تشریف لائے اس وقت خانیوال ایک جنگل تھا، اسی جنگل میں رہ کر یاد الٰہی میں لگے رہے، پھر مسجد بنائی، ماشاء اللہ کیسی شاندار مسجد ہے، اللہ والوں کی یہ فکر ہوتی ہے کہ وہ جہاں رہیں، وہاں اللہ کے گھر کی بنیاد ڈال دیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس میں آکر اس کی عبادت کرے۔

کبر سے حفاظت کی دعا

حضرت عمر فاروقؓ اکثر دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْراً کہ اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں چھوٹا کر دے

وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْراً• اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا کر دے۔

تاکہ وہ منصب نبوت کو سمجھ سکیں، فرمایا کہ شیخ کامل، نورِ باطن اور توجہ کی قوت سے تکبر کو قلب و جگر سے کھینچ لیتا ہے کہ:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ کہ جس کے دل و دماغ میں رائی کے دانے کے برابر

قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ کِبْرٍ• کے برابر تکبر ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

تکبر کے معنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا، تاکہ لوگ اسے بڑا سمجھ لیں۔

مجلس بعد نماز ظہر خانیوال شریف
بتاریخ ۲۲/مارچ ۱۹۸۲ء

شانِ اولیاء پیدا کیجئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ!

اَلَا اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (پ ۱۱ یونس ع/۶)

یادرکھو اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف اور نہ اندیشہ ہونے والا ہے اور نہ وہ (کسی مطلوب کے فوت ہونے پر) (مغموم) ہوتے ہیں۔

حضرت نے اجتماع کے موقع پر اولاً یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی بعدہ ارشاد فرمایا: اما بعد! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برادران طریقت! ہم اس جگہ اس لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ اصلاحِ قلب اور اصلاحِ نفس ہو۔

حضرت پیر عبدالمالک صدیقیؒ کی ولایت کی تصدیق علماء ومشائخ نے بھی کی، بلکہ علمائے ہندوستان نے بھی تصدیق کی، ماشاءاللہ پیر عبدالمالکؒ کی پاک زندگی تھی، اور ان کی ولایت کو دنیا جانتی ہے کہ آپؒ صاحب طریقت وشریعت اور مرشد کامل تھے، ہر مؤمن خدا کا دوست اور ولی ہوتا ہے، ولی کے معنی دوست کے ہیں، آپ یہاں اہل اللہ کی طرح محنت و مجاہدہ کریں۔

اتباع شریعت آداب زندگی

ایمان کے بعد انسان عمل صالح کرتا ہے، تو اس کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، اٹھارہ ہزار مخلوقات جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ان تمام مخلوقات میں افضل اور اشرف المخلوقات انسان ہے، ویسے اللہ تعالیٰ کی فوج کا حساب تو وہ ہی جانتا ہے "**وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ**" (پ ۲۹ مدثر) جب انسان ترقی پر آجاتا ہے، تو فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے، اور جب گرنے پر آتا ہے تو شیطان بھی اس سے شرماتا ہے۔ اٹھارہ ہزار مخلوقات نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ سب سے افضل انسان ہے، انسان اشرف المخلوقات ہے، کھانے پینے اور رہنے سہنے کے جو آداب ہیں وہ صرف حضرت انسان کو خداوند قدوس نے سکھا دیئے ہیں، جانوروں میں یہ چیزیں یعنی کھانے پینے، رہنے سہنے کے آداب اور شرافت و اکرام نہیں، شیر شکار کر کے کھاتا ہے مگر دسترخوان اس کے سامنے نہیں ہوتا، یہ اعزاز صرف انسان کو حاصل ہے، تو آداب زندگی کا لحاظ رکھیں اور اتباع شریعت ذکر و انابت کے ذریعہ پیش قدمی کریں۔

اللہ والوں کو پہچاننا ہر ایک کا کام نہیں......

نبی علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا:

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ (پ ۹ اعراف ع ر ۲۴)

اور ان کو اگر کوئی بات بتلانے کو پکارو تو اس کو نہ سنیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں گویا کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔

کیونکہ رسول کو بحیثیت رسالت نہیں پہچانتے، اسی طرح اللہ والوں کو پہچاننا بڑا

مشکل کام ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے پہلی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پہچان لیا اور ابو جہل پوری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان نہ سکا۔

قلب کا ذکرِ الٰہی سے آپریشن

فرمایا: تصوف کا خلاصہ اور مغز یہ ہے کہ اپنی ہستی اور اپنے آپ کو بھول جاؤ، شیخ کامل جب مرید کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے سینہ سے تمام صفاتِ رزائل کو، ذکرِ الٰہی کے ذریعہ نکال کر پھینک دیتا ہے، بغض وحسد جیسے مہلک امراض کو قلب سے نکال کر پھینک دیتا ہے اور قلب کا ذکر الٰہی سے آپریشن ہوجاتا ہے۔

فیض الٰہی کو ہر شخص برداشت نہیں کرسکتا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ۔ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ • اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ۔ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ۔ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ۔ (پ ۳۰ سورۂ علق)

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جو قرآن نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لیکر پڑھا کیجئے، یعنی جب پڑھئے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پڑھ لیجئے، جس نے مخلوقات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، آپ قرآن پڑھا کیجئے، اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی (اور عموما) انسان کو دوسرے ذرائع سے ان چیزوں کی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

یہ پانچ آیتیں ”اِقۡرَاۡ“ سے لے کر ”مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ“ تک قرآن کی تمام آیتوں اور سورتوں میں سب سے پہلے اتریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں خدائے واحد کی عبادت

کر رہے تھے کہ اچانک حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے اور آپ ﷺ کو کہا اقرأ (پڑھیے) آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل کو جواباً فرمایا ''ما انا بقاریٔ'' میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔

حضرت جبرئیل نے کئی بار آپ ﷺ کو زور سے دبانا شروع کیا اور بار بار وہی لفظ **اقراء** کہا، آپ ﷺ بھی وہی **''مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ''** جواب دیتے رہے، تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل امین نے اور زور سے دبا کر کہا **اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الخ** یعنی اپنے رب کے نام کی برکت اور مدد سے پڑھیے۔ مطلب یہ کہ جس رب نے ولادت سے اس وقت تک آپ کی ایک عجیب اور نرالی شان سے تربیت فرمائی، جو پتہ دیتی ہے کہ آپ سے کوئی بہت بڑا کام لیا جانے والا ہے کیا وہ آپ کو ادھر چھوڑ دے گا؟ اسی کے نام پر آپ کی تعلیم ہوگی، جس کی مہربانی سے تربیت ہوئی ہے۔

حضرت قاری محمد طیبؒ فرماتے تھے کہ جس وقت حضرت جبرائیل امین نے نبی علیہ السلام کو دبایا اور بھینچا اس وقت باری تعالیٰ نے اپنی تجلیات کے انوارات سے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اطہر کو بھر دیا۔

نبی علیہ السلام جب اپنے گھر تشریف لائے تو فوراً لیٹ گئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے فرمایا **''زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ''** کہ مجھے کمبل اوڑھا دو کہ میں ہلاک ہو رہا ہوں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فیض الٰہی کو ہر شخص برداشت نہیں کرسکتا، یہ تو نبی کی شان تھی آپ برداشت کر گئے۔

وجد میں آ کر مغلوب الحال ہو جانا

قلب کے دو رخ ہیں، ایک رخ بالکل نیچے ہے اور دوسرا رخ اونچا ہوتا ہے، جو رحمت الٰہی کو کھینچتا ہے، نیچے والا رخ گمراہی کی طرف لیجاتا ہے جیسے بلعم بن باعور، جو بنی

اسرائیل کا ولی تھا، اس کی ولایت چھین لی گئی، اس کے قلب کا رخ نیچے دنیوی ساز وسامان کی طرف اور شہوت کی طرف مائل ہوا، اس لئے اس سے ولایت ختم کردی گئی، جیسے باری تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ الخ. (پ۹ اعراف ع ر ۲۲)

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کردیتے، لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہوگیا، اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا، سو اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔

انسان کے قلب پر قرآن پاک کا اثر اس طرح ہوتا ہے کہ کبھی انسان کسی حال سے بے حال بن جاتا ہے اور کبھی وجد میں آ کر مغلوب الحال بن جاتا ہے۔

بطور تحدیث نعمت، آج میرا ثانی نہیں

فرمایا: بطور تحدیث نعمت کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے پوری زندگی، مجھے تبلیغ دین کے لئے خوب موقع بخشا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ منبر پر چڑھ کر اعلان کرنے لگے کہ میری نظیر دنیا میں نہیں، کسی نے اعتراض کیا تو اس کا جواب دیا کہ بطور تحدیث نعمت کہتا ہوں کہ جس پر خدا کی نعمت ہو اس کو بیان کرے اور اس کو ظاہر کرے۔

انسان لاشئی تھا

میری عمر کا اگر اس مجمع میں کوئی ہے تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے (چونکہ کوئی نہیں تھا اس لئے کسی نے ہاتھ نہیں اٹھاتا) فرمایا کہ میں اس عمر کے اندر شب وروز اور دن رات اللہ تعالی کے فضل وکرم سے محنت کرتا ہوں، تاہم ہر ایک کو اپنے آپ کو حقیر سمجھنا چاہئے۔

ہر ایک انسان اپنی پیدائش سے قبل لاشئی تھا، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا۔ (پ ۲۹ دھر ع ۱/۱)	بیشک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا بھی وقت آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکر نہ تھی یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا۔

اللہ والوں کی صحبت میں ایک چیز ملتی ہے

اللہ والوں کے ساتھ منسلک ہونے میں ایک چیز سینہ میں آتی ہے (فیض باطنی)۔

ایک مرتبہ افریقہ کے سفر میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ نے فرمایا کہ میں اپنے شیخ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری کی چوبیس گھنٹے میں اکیس گھنٹے خدمت کیا کرتا تھا، صرف تین گھنٹے اپنی ضرورتوں کے لئے نکلتا تھا۔ میں حضرت مولانا بنوریؒ کو ایک کامل انسان جانتا ہوں، ایک سفر میں، میں اور مولانا بنوریؒ ہم سفر تھے، ان کی صاحبزادی بھی ساتھ تھی اور میری لڑکی بھی میرے ساتھ تھی، میری لڑکی حضرت مولانا بنوری کی لڑکی کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی کہ وہ کس قدر نیک صالحہ ہے۔

اہل اللہ کے دل پر فیضان علم

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کھٹک میں اپنے مرشد حضرت پیر محمد عبدالمالک کے ساتھ تھا، وہاں بڑے بڑے علمائے کرام کی موجودگی میں میرے مرشد نے مجھے حکم دیا کہ حافظ صاحب ان علماء کے سامنے بیان کرو، میں نے دوڈھائی گھنٹہ بیان کیا، اختتام کے بعد علماء حضرات پیچھے پڑ گئے کہ حضرت یہ بیان کتابی نہیں ہے، لہذا یہ تقریر ہمیں لکھوادو، حالانکہ ہم حدیث وتفسیر پڑھاتے ہیں، مگر معلوم نہیں کہ آپ کہاں سے بولتے ہیں، مجھے الگ تھلگ کسی حجرے میں بٹھا کر کہنے لگے کہ یہ وعظ ہمیں لکھوایا جائے تاکہ ہم اس کو شائع کریں، میں نے

ان سے معذرت کر کے کہا کہ مجھے اس وقت کچھ یاد نہیں کہ میں نے کیا کہا، اصرار کے بعد ان حضرات کو بتانا پڑا کہ بیان شروع ہونے کے بعد براہ راست ذات احد کی طرف سے قلب کے اندر بطور الہام مضمون القاء کیا جاتا ہے اور میں بولتا رہتا ہوں۔

مجلس بروز سہ شنبہ ۲۳/ مارچ ۸۲ء ۱۳ھ بعد نماز فجر

رزق وروزی کا تعلق اوپر سے ہے

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝ (پ۲۶ ذریات ع ۱/۶) اور تمہارا رزق اور جو تم سے قیامت کے متعلق وعدہ کیا جاتا ہے ان سب کا معین وقت آسمان میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رزق وروزی کا کمانا اپنا کمال نہیں، بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھ فیصلہ ہوتا ہے وہی روزمرہ مل جاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد گرامی ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ (پ۲۹ مزمل) (حضرت کا ترجمہ) میرے نبی اس قدر ذکر کر کہ سب سے ہٹ کٹ جاؤ۔

یہ حکم نبی کو ہے باوجودیکہ وہ معصوم تھے، نبی کے لیل ونہار کس طرح سے گزرے، اس کو حدیث شریف کے اندر بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل از نبوت تجارت کا کاروبار کیا، بعد میں جو کچھ کیا وہ سورۂ مزمل میں موجود ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی عبادت الٰہی میں گزری، ارشاد باری تعالی ہے:

فَيَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات (کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ اس میں آرام کرو) یا اس نصف سے کسی

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً۔ قدر کم کردو یا نصف سے کچھ بڑھادو اور قرآن کو خوب خوب صاف پڑھو (کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو) (پ ۲۹ مزمل ع ۱/۱)

ماشاءاللہ جب فتوحات کے دروازے کھلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معاشی زندگی کا مدار فتوحات پر رہا۔ غیب سے ملا تو شکر، ورنہ قناعت وصبر۔

مَا عَرَفْنٰكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ کی تحقیق

شیخ بنوریؒ نے فرمایا کہ پہلے کئی برسوں تک میں یہ سمجھتا رہا کہ **"مَا عَرَفْنٰكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ"** شیخ سعدی کا جملہ ہے، جو گلستاں کتاب کے اندر موجود ہے، مگر کوشش اور طلب کے بعد معلوم ہوا کہ تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے۔

تاجدار مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشورہ قریشی

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب مولانا فضل علی قریشی صاحبؒ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے، تو عالم رؤیا میں تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دن بھر تبلیغ کی وجہ سے تھکا ماندہ ہوتا ہوں، رات کو تہجد کے لئے اٹھا نہیں جاتا، تو تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کا سلسلہ بند نہ کرو کہ یہ ایک اہم کار نبوت ہے۔

وجہ تسمیہ نقشبندیہ

"نقش بند" اس لئے ہے کہ خدا کا نام اپنے قلب پر نقش کیا جائے یعنی چپ چاپ ہوکر ذکر وفکر کے ذریعہ، اللہ کو اپنے دل پر نقش کیا کریں، یہ ہے اس کی وجہ تسمیہ۔

ماشاءاللہ نقشبندی سلسلہ کے جتنے بزرگان دین ہیں، وہ سب پابند شریعت و طریقت ہیں، اس لئے ایسے سلسلہ کے ساتھ منسلک ہونا، کچھ لیکر اپنے ساتھ جانا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کی بنیادی چیزیں دو ہیں، ایک ذکر دوسری فکر، فکر سے مراد مراقبہ ہے ،ایک منٹ اور ایک ساعت کا مراقبہ اسّی برس کی عبادت سے بھی برتر ہے، اور ذکر کا جو لفظ ہے اس سے مراد تو ذکر قلبی ہے، جس کا درجہ ذکر لسانی سے ستر (۷۰) درجہ بڑھ کر ہے۔

پیغمبر کا کام تبلیغ ہے، ترمیم نہیں

نبی علیہ السلام کا کام تبلیغ ہے، ترمیم نہیں، جیسے ارشاد باری ہے:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔
(پ ۱۱ یونس ع ۲)

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں، تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے، آپ سے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی (پورا) دوسرا قرآن ہی لائیے یا کم سے کم اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے، آپ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یوں نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں، بس میں تو اسی پر اتفاق کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

فیض کے راستے

اپنے شیخ سے فیض حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں:

(۱) محبتِ شیخ (۲) اطاعتِ شیخ (۳) خدمتِ شیخ

چشم بند و گوش و بند لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

آنکھ کی حفاظت کر، کان سے بری باتیں نہ سن اور اپنے منہ سے بری بات نہ کہا کر، اس کے بعد بھی اگر معرفت الٰہی حاصل نہ ہو تو پھر ہم پر ہنسا کر۔

نماز میں خیالات کا آنا مضر نہیں

حالت نماز میں خیالات کا آنا نقصان دہ نہیں، ہاں خیالات کا لانا مضرِ صلوۃ ہے۔

فرمایا کہ ہم انسان ہیں، فرشتے نہیں ہیں کہ وساوس نہ آئیں۔

اصلی شیطان اور نقلی شیطان

فرمایا ایک ہوتا ہے اصلی شیطان اور دوسرا ہوتا ہے نقلی شیطان، اصلی شیطان جنات سے ہے اور نقلی شیطان انسانوں سے ہے۔

ہم نے آپ کو فقیر پایا پایا بادشاہ بنا دیا

وَوَجَدَكَ عَآئِلاً فَأَغْنٰى ۝ الخ اور ہم نے آپ کو فقیر پایا سو بادشاہ بنا دیا

(الضحیٰ) (یہ حضرت کا ترجمہ ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے والے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا:

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۷، مائدہ ع ۱۵/)

اور وہ وقت قابل یاد ہے جبکہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمائیں، آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

خلاصہ یہ نکلا کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام سے حواریوں نے پوچھا کہ آپ کا رب یہ استطاعت وقدرت رکھتا ہے کہ ہمیں کھانا کھلائے ،تو اسی وقت حضرت عیسی علیہ السلام نے قَالَ اِتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ• فرمایا کہ اللہ جل جلالہ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو، وہ سب کا انتظام فرماویں۔

حضرت مدظلہ فرماتے ہیں کہ تقوی کے خیر وبرکات سے سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے اور تقوی کی وجہ سے رزق وروزی کے دروازے کھل جاتے ہیں ،تقوی روزی کے کھینچنے کا آلہ ہے۔

(جلسۂ اختتام بمقام خانیوال شریف بوقت ۳۰-۱۰ بجے)

معیت کی دولت

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ• جہاں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

معیت صرف انبیاء کے ساتھ خاص نہیں اور نہ صحابہ کے ساتھ، بلکہ یہ معیت تمام انسانوں کے ساتھ اور مخلوقات کو شامل ہے، سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق میں سے ایک سبق معیت بھی ہے،لہٰذا جہاں رہیں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مقام روح

ارشاد فرمایا کہ موت نام ہے روح کا پنجرہ سے نکل کر اڑنا فرمایا: ہمارا بدن روح کے لئے پنجرہ ہے، یہ بیوقوفی ہے کہ پنجرہ کو اوپر سے سجایا چمکایا جائے، اور اس پر غلاف چڑھایا جائے اور پنجرہ کے اندر جو پرندہ ہے یعنی روح ہے،اس کی کچھ حفاظت نہ کی جائے، جو اصل اور تمام بدن کا بادشاہ ہے۔

چھ اسباق کا مختصر خلاصہ

(۱) قلب: قلب خانۂ خدا ہے، اگر بندہ کے قلب میں خدا آ جائے تو خانہ آباد ہے ورنہ جس قلب میں خدا نہ ہو، وہ خانہ، خانۂ خراب اور خانۂ برباد ہے، پہلا سبق ذکر و مراقبہ ہے، جس کا تعلق قلب سے ہے۔

(۲) درود شریف: روزانہ ایک تسبیح یعنی ایک سو دانے کی تسبیح ضرور پڑھ لیا کریں۔

(۳) استغفار:

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا۝ (پ۲۹ نوح ع۱/)

میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب سے گناہ بخشواؤ، بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔

فرمایا کہ استغفار کی وجہ سے تم کو بارش دیں گے اور مال سے مالا مال کریں گے۔

حضرت حسن بصریؒ کے پاس اگر کوئی شخص کسی مرض کے لئے دعا کراتا تو وہ اپنی تجویز میں یہ فرماتے کہ استغفار پڑھ لیا کرو۔ ان کے نزدیک تمام امراض کا اکسیر علاج استغفار تھا۔

(۴) تلاوت قرآن:

وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا۝ (پ۲۹ مزمل)

اور قرآن پاک کو خوب صاف صاف پڑھو (کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا۝ (پ۱۵ بنی اسرائیل ع۹/)

بیشک صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔

فرمایا میرے شیخ پیر محمد عبدالملکؒ باوجودیکہ حافظ نہیں تھے، مصروفیت بہت زیادہ تھیں پھر بھی روزانہ ایک ایک پارہ قرآن پاک میں سے تلاوت فرماتے تھے۔

رابطہ شیخ

چھ اسباق میں رابطہ شیخ چھٹے نمبر پر ہے، فائدہ کے اعتبار سے اس کو پہلے نمبر پر رکھنا چاہئے تھا، اور یہ سالک کو جلد از جلد واصل الی اللہ کر دیتا ہے، رابطہ شیخ سے قلوب جلد جاری ہوجاتے ہیں۔

فرمایا کہ یہ چھ اسباق قرآن پاک کے ۳۰ پارے کا نچوڑ ہے، اصل میں طریقت نام ہے ماسواء اللہ کو قلب سے نکالنا۔ فرمایا کہ ''طریقت بجز خدمت خلق نیست'' کہ طریقت بغیر مخلوق کی خدمت کے حاصل نہیں ہوتی، ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے قلوب کو چمکانا چاہتے ہو تو ان چھ اسباق پر عمل کرو اور اپنے اپنے قلوب کو چمکاؤ۔

کیفیت قبض و بسط

دو کیفیت ہے، ایک قبض اور ایک بسط، قبض کی کیفیت جب انسان پر آجائے تو انسان کو پریشان نہ ہونا چاہئے، اس لئے کہ یہ عادت الٰہی ہے، صحابہ کو اگر یہ شکایت ہوتی تو وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے، فوراً وہ کیفیت ختم ہوجاتی۔

ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ قبض کی کیفیت طاری ہوئی تو وہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کے پاس آیا اور ان کا پاؤں دبانے لگا، اسی سے اس کا قبض ختم ہوگیا۔ کامل شیخ کی مجلس میں بیٹھنے سے اس کا عکس اور پرتو، انسان کے قلب پر پڑ جاتا ہے، اور قبض وغیرہ کی شکایت خودبخود ختم ہوجاتی ہے۔

مجلس بعد نماز عصر و مغرب تا عشاء بروز پنجشنبہ
۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمقام بہادر آباد کراچی

ماہ رمضان وفرضیت صوم

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (پ ۲ بقرہ ع ر ۲۳)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ متقی بن جاؤ۔

یہ مہینہ صبر وضبط کا ہے۔ آپؒ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت جو فضیلت رمضان سے متعلق ہے اس کا خلاصہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ رمضان مبارک صبر کا مہینہ ہے:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

کہ صابروں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بے حساب ثواب ملے گا۔

روزہ کی غرض وغایت

مزید فرمایا کہ روزہ کی غرض وغایت، تقوی وطہارت ہے، جس پر کامیابی ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۔ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا۔ (پ ۳۰)

ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے (یعنی کھانے اور سیر کے) باغ جن میں طرح طرح کے میوے ہوں گے، اور انگور اور (دل بہلانے کو) نوخواستہ ہم عمر عورتیں۔

اس دنیا میں انسان اس لئے آیا تا کہ محنت کرے، عملی زندگی کو درست کرے، مگر اس دنیا کے اندر انسان آ کر اپنے اصل کام کو بھی بھول گیا۔

رمضان کا ماہ مبارک آتا ہے، اس میں صرف پیٹ پر پابندی نہیں بلکہ آنکھ پر پابندی، ناک پر پابندی، زبان پر پابندی، ہاتھ پاؤں پر پابندی غرضیکہ تمام اعضاء و جوارح پر، من جانب اللہ پابندی لگ جاتی ہے۔

روزہ کی قسمیں

دل کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ دل کا روزہ یہ ہے کہ اس کی نگرانی اور اس کی پاسبانی کی جائے تا کہ دل کے اندر ماسوی اللہ داخل نہ ہو سکے۔ عوام کا روزہ یہی ہوتا ہے کہ کھانے پینے اور اپنی شرمگاہ اور شکم کو گناہوں سے بچائے رکھے۔

دوسرے نمبر پر خواص کا روزہ ہے، وہ یہ کہ ہاتھ پاؤں کو گناہ سے بچائے تیسرا روزہ خواص الخواص کا ہے، وہ یہ ہے کہ ماسوی اللہ کو کلی طور پر اپنے دل سے نکالا جائے اور ماسواء اللہ سے بچتے رہیں۔

ماہِ رمضان ماشاء اللہ تمام مہینوں کا سردار ہے، اس مہینہ میں پیدا ہونا اور وفات پانا یہ بھی ایک مستقل سعادت ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کے نزول کی ابتداء ہوئی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ الخ۔ (پ ۳۰ قدر)

بیشک ہم نے قرآن کریم شب قدر میں اتارا (اور شوق بڑھانے کے لئے فرماتے ہیں) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (جس کے تراسی برس چار مہینہ بنتے ہیں)۔

رمضان المبارک کا روزہ ۲ھ میں فرض ہوا، یہ مہینہ کتب سماویہ کے نزول کا مرکز اعلی ہے، اس میں تورات، زبور اور انجیل بھی نازل ہوئی اور قرآن پاک بھی اس میں نازل ہوا، چنانچہ ستائیس (۲۷) رمضان المبارک کو قرآن کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ صحف ابراہیم علیہ السلام کا نزول بھی رمضان کی پہلی رات کو ہوا، رمضان المبارک کی چھٹی رات کو تورات نازل ہوئی، اور انجیل، تیرہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔

چنانچہ ارشاد ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۰ (پ ۲ بقرہ ع ۲۳)	ماہِ رمضان، جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا (ایک وصف) یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور دوسرا (وصف) واضح الدلالۃ، منجملہ ان کتب کے جو کہ ذریعہ ہدایت (بھی) ہیں، حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی ہیں۔

اسلام نے نفس کو گناہ سے پاک کرنے اور نیک باتوں سے ترقی دینے کے لئے روزہ کو اصول گردانا ہے۔

روزہ رکھنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(۱) روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پورا پورا تسلط و غلبہ حاصل ہوجاتا ہے۔

(۲) روزہ سے خشیت اور تقوی کی صفت پیدا ہوجاتی ہے، چنانچہ خدا تعالی قرآن پاک میں فرماتا ہے:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۰	یعنی روزہ تم پر اس لئے مقرر ہوا کہ تم متقی بن جاؤ۔

"لَعَلَّ" اس لئے آیا کہ جب تم روزہ رکھو گے اور تقاضائے روزہ کو پورا کرو گے یعنی گناہوں سے بچو گے تو تم متقی بن جاؤ گے۔

(۳) روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی و مسکنت اور خدا تعالی کے جلال اور

اس کی قدرت کا استحضار پیدا ہوتا ہے۔

(۴) روزہ سے چشم بصیرت کھلتی ہے۔

(۵) دور اندیشی کا خیال ترقی کرتا ہے۔

(۶) کشف حقائق الاشیاء ہوتا ہے۔

(۷) درندگی و بہیمیت سے بعد ہوتا ہے۔

(۸) خدا تعالی کی شکر گزاری کا موقع ملتا ہے۔

(۹) انسانی ہمدردی کا دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس نے بھوک اور پیاس محسوس ہی نہ کی ہو، وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کیونکر واقف ہوسکتا ہے، اور وہ رزاقِ مطلق کی نعمتوں کا شکریہ علی وجہ الحقیقت کب ادا کرسکتا ہے، اگر چہ زبان سے شکریہ ادا کرے، مگر جب تک اس کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اس کی رگوں اور پٹھوں میں ضعف و ناتوانی کا احساس نہ ہو، وہ نعمتِ الٰہی کا کما حقہ شکر گزار نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ جب کسی کی کوئی محبوب و مرغوب اور پسندیدہ چیز کچھ عرصہ کے لئے گم ہوجائے، تو اس کے فراق سے اس کے دل کو اس چیز کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

(۱۰) روزہ موجب صحت جسم و روح ہے، چنانچہ اکل و شرب کی قدرے کمی کو اطباء نے صحت جسم کے لئے اور صوفیاء کرام نے صفائی دل کے لئے مفید لکھا ہے۔

(۱۱) روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑا نشان ہے جیسے کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہوکر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات بھی بھول جاتا ہے، ایسے ہی روزہ دار، خدا کی محبت میں سرشار ہوکر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ غیر اللہ کے لئے جائز نہیں بلکہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے آج تک کسی نے روزہ نہیں رکھا۔

زامبیا کے دارالخلافہ لوسا کا میں ہرے رام کا واقعہ

حضرت والا نے اپنے دروۂ زامبیا کے واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن آپ زامبیا کے دارالخلافہ لوسکا کی جامع مسجد میں وعظ فرمارہے تھے، مسجد کے باہر گلی میں ایک ہندو چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا، اور اس کے معتقدین اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے، ہرے رام ہرے رام کی رٹ لگارہے تھے، وہ یکایک مسجد کے دروازہ کے سامنے ٹھہر گیا اور اپنی رٹ بند کرتے ہوئے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ شخص جو بیٹھا ہوا ہے اس کو پورا چین نصیب ہے۔

اس کے علاوہ اور کسی کو میں نے چین سے نہیں دیکھا، حالانکہ وہ خود بھی جو ہرے رام ہرے رام الاپ رہا تھا، وہ بھی تو سکون قلب ہی کے لئے تھا مگر اس کو بھی کہاں چین نصیب۔ حضرت نے فرمایا کہ اس ہندو کو کس طرح معلوم ہوا کہ اس شخص کو پورا سکون حاصل ہے اور لوگ اس کی بات بڑے غور وخوض سے سن رہے تھے۔

حضرت نے فرمایا: ذکر الٰہی اور یاد الٰہی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

مفتی محمد حسنؒ (مدیر جامعہ اشرفیہ لاہور) کا آپریشن

(۱) حضرت مولانا مفتی تقی محمد حسن صاحب مدیر جامعہ اشرفیہ لاہور کی ٹانگ کے آپریشن کا مسئلہ پیش آیا، تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مجھے سن نہ کرو بلکہ مجھے اپنے مولی کی طرف حالت مراقبہ میں متوجہ ہونے دو، اس کے بعد جو کچھ کرنا ہے کرلینا، الحمدللہ اسی طرح کیا گیا، اور ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا، حالت مراقبہ میں آپریشن ہوا اور کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

(۲) اسی طرح جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دشمن نے تیر مارا اور پاؤں میں پھنس گیا، لوگ اس کو نکالنے لگے تو فرمایا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں، اس وقت نکالنا، چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔

حضرت صدیقیؒ کی کرامت

(۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ چکوال میں لال شاہؒ کے مزار پر میں اور میرے مرشد پیر عبدالملک مراقب ہوئے اور بھی بہت سے آدمی تھے، وہ بھی مراقب ہوئے حالانکہ وہاں شدت کی گرمی تھی، نہ کوئی درخت اور نہ کوئی سایہ تھا، بڑے حضرت صدیقی اور دیگر حضرات کافی دیر تک مراقبہ کرتے رہے، گرمی کی شدت کے ساتھ دھوپ میں بیٹھا تھا۔ جب فارغ ہو چکے تو آسمان کی طرف دیکھا بادل چھایا ہوا تھا اور زمین پر سایہ نظر آرہا تھا، یہ دراصل پیر عبدالمالک صاحبؒ کی کرامت تھی۔

حضرت صدیقیؒ کی نظر محبت

حضرت فرماتے ہیں کہ بعض اوقات صدیقیؒ صاحب مجھے فرماتے کہ: حافظ صاحب باقی مریدین بحیثیت مرید کے ہیں اور آپ بحیثیت مراد کے ہیں۔ مریدوں کی طرف اشارہ فرماتے کہ یہ میرے مرید ہیں اور آپ میری مراد ہیں۔

حضرت صدیقی صاحب فرماتے، حافظ غلام حبیب صاحب! میری رگ رگ آپ سے راضی ہے۔

تمت بالخیر
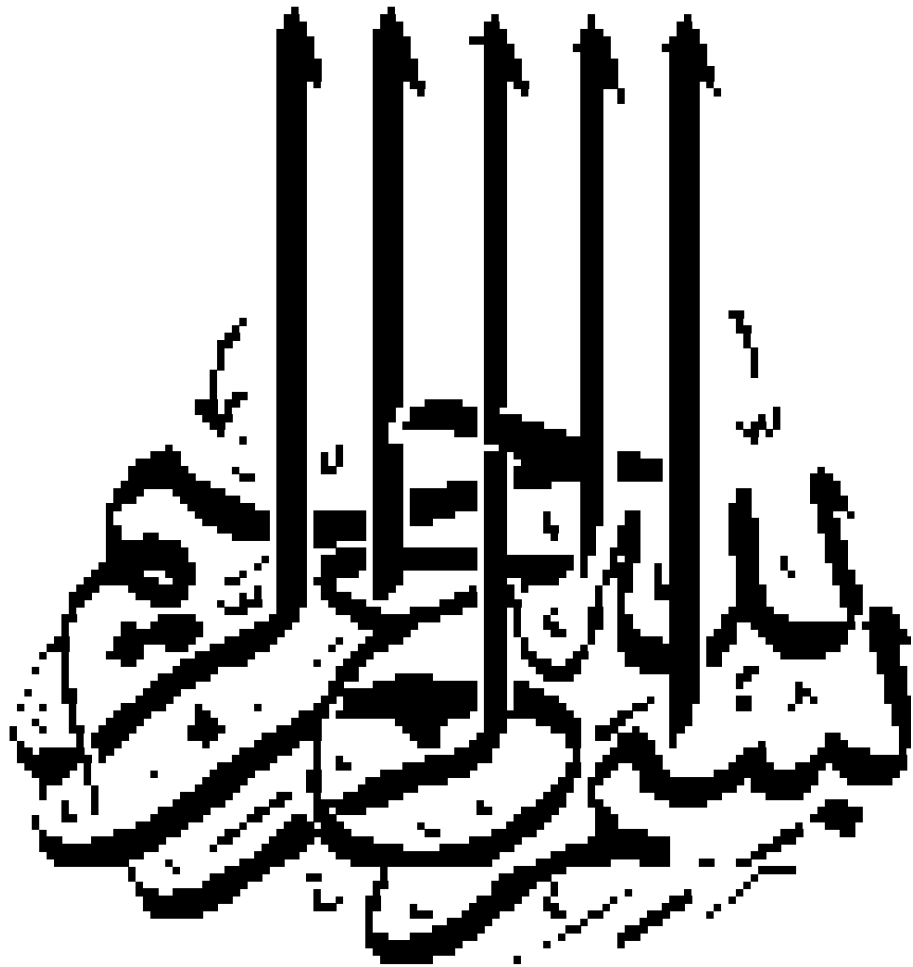
اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ •

(پ: ۱۳، رعد، ع: ۴)

تشریح لطائف

از

پیر محمد عبد المالک صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ

مرتب

مولانا احمد علی پنجگوری

خطیب دکھنی مسجد پاکستان چوک۔ کراچی

سبق اوّل، لطیفۂ قلب (۱)

انسان کے جسم میں دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے، سالک جب دنیاوی کاموں سے فرصت پائے باوضو تنہائی میں قبلہ رو بیٹھ کر زبان تالو سے لگائے اور دل کو تمام پریشان خیالات و خطرات سے خالی کر کے پوری توجہ اور نہایت ادب کے ساتھ خیال کرے کہ ''میرا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور میں سن رہا ہوں'' یعنی اپنے خیال کی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے۔

ذکر کرتے وقت خواہ دوزانو بیٹھے یا مربّع یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ جائے، آنکھیں بند کر لے، ناک سے سانس حسب معمول آتا جاتا رہے، کچھ دیر تسبیح کے ساتھ ذکر کرے۔ اس طرح پر کہ تسبیح کا دانہ ہاتھ سے جلدی جلدی چلاتا جائے اور دل پر اللہ اللہ کا خیال گذارتا جائے زبان یا حلق وغیرہ سے نہ کہے بلکہ زبان تالو سے لگی ہوئی ہو، اگر برداشت ہو سکے تو سر اور منہ پر رومال وغیرہ بھی ڈال لے تاکہ خیالات منتشر ہونے سے امن رہے، اس طرح کم ازکم دس تسبیح یعنی ایک ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کرے پھر تسبیح رکھ کر اندازاً اتنی دیر تک بغیر تسبیح کے ذکر کرے۔

نیز ذکر کی حالت میں یہ بھی خیال کرتا رہے کہ ''اللہ تعالی وہ پاک ذات ہے جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے نقائص وعیوب سے پاک ہے اور فیضان الٰہی کا نور میرے دل میں آرہا ہے اور دل کے زنگ، ظلمات و کدورت اس نور کی برکت سے دور ہورہی ہے، اور دل اس کے شکریہ میں اللہ اللہ کہتا ہے'' اس خیال میں مستغرق ہو کر اسم ذات میں مشغول رہے اور فراغت کے بعد دعا مانگے، روزانہ ایک مخصوص وقت میں اس وظیفہ پر عمل کرتا رہے۔

---

(۱) یہ ایک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) صنوبری یا مخروطی شکل کا پہلو کی طرف جھکا ہوا ہے، اس کا نور زرد ہے، زمین کی رنگت کا یا سرسوں کے پھول جیسا۔

نیز چلتے پھرتے سوتے لیٹتے اٹھتے بیٹھتے یعنی ہر وقت بھی دل میں ذکر کا خیال رکھے تا کہ ’’ہاتھ کار میں اور دل یار میں‘‘ کا مصداق ہوجائے اور دل ذکر کے ساتھ جاری ہوجائے ،اور دل کے جاری ہونے کی کیفیت اکثر لوگوں کو نبض کی حرکت یا گھڑی کی ٹک ٹک وغیرہ کی مانند ہوتی ہے، مشائخ کرام اس حرکت پر اسم ذات کا تصور کرنے کی تلقین فرماتے ہیں تا کہ حدیث ’’**اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ**‘‘ کا مصداق ہوجائے۔

دل کے جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ خیال کے کان سے صاف طور پر سنا جائے، محض لطیفہ کی حرکت مراد نہیں ہے۔

ھدایت الطالبین میں ہے کہ ’’حرکتِ ذکر از دل بسمع خیال برسد‘‘۔

نیز طالب کو چاہئے کہ حسب فرصت دن رات میں کسی وقت ایک سو مرتبہ درود شریف اور ایک سو مرتبہ استغفار ایک نشست میں یا متفرق طور پر پڑھ لیا کرے۔

اور ذکر مذکور پر اس قدر ہمیشگی کرے کہ لطیفۂ مذکور اپنے مضغہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ جائے۔ لطیفۂ قلب کے اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ اس کی توجہ بلندی کی طرف مائل ہوجائے اور تمام جہات کی طرف سے بھول جائے اور دل کی حرکت سے لفظ مبارک ’’اللہ‘‘ خیال کے کان سے صاف طور پر سنا جائے اور ذکر کے وقت اس کو ماسوا سے غفلت اور ذات حق کے ساتھ محویت ہوجائے اگرچہ تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو، نیز ہر کام کے کرتے وقت شریعت کی پابندی کا خیال رہے، اس کی حالت میں دن بدن عملی اصلاح، شریعت کی محبت، حالات میں تبدیلی ہوتی رہے اور غفلت دور ہوکر ہر کام شریعت کے مطابق کرنے کا ہر وقت خیال رہے۔ شہوت جو اس لطیفہ سے تعلق رکھتی ہے اور سالک کو اپنی طرف کھینچ کر محبوب حقیقی سے غافل کر دیتی ہے اس کی اصلاح ہوکر محبوبِ حقیقی کی محبت اور اس کی رضا جوئی کی طرف رغبت بڑھنے لگتی ہے۔

سبقِ دوم، لطیفۂ روح (۱)

لطیفۂ روح کی جگہ دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بہ پہلو ہے، اس جگہ پر ذکر اسمِ ذات ''اللہ'' اسی طرح کرے جس طرح لطیفۂ قلب میں مذکور ہے۔اس لطیفہ کی اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ یہ لطیفہ بھی اسی طرح ذکر سے جاری ہوجائے اور جو کیفیات ذکر قلبی میں حاصل ہوئی ہیں ان میں زیادتی ہوجائے اور غصہ وغضب جو پہلے سے طبیعت میں ہے اس کی اصلاح ہوکر وہ شریعت کے تابع ہوجائے۔

سبقِ سوم، لطیفۂ سِرّ (۲)

لطیفۂ سِرّ کی جگہ بائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بہ وسطِ سینہ ہے۔اس میں بھی لطیفۂ قلب و روح کی طرح ذکر کرے۔اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس میں بھی ہر دو سابقہ لطیفوں کی طرح ذکر ہوجاتا ہے اور کیفیات میں مزید ترقی ہوجاتی ہے۔یہ مقام مشاہدہ اور دیدار کا ہے اور اس کے ذکر میں عجیب وغریب کیفیات ظہور میں آتی ہیں۔اور اس میں حرص کی اصلاح ہوکر شریعت کے کاموں میں خرچ کرنے اور نیکیوں کے حاصل کرنے میں حرص پیدا ہوجاتی ہے۔

(۱) اس کا رنگ سرخ سنہری مائل یعنی جیسا کہ سونے کا رنگ ہوتا ہے۔

(۲) حاشیہ: اس کا نور سفید ہے

سبق چہارم، لطیفۂ خفی (۱)

اس کا مقام دائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر وسطِ سینہ کی طرف مائل ہے۔ اس کے ذکر میں ''**يَا لَطِيفُ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ**'' کا پڑھنا مفید ہے اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور صفاتِ رذیلہ حسد وبخل کی اصلاح ہوکر اس لطیفہ کے عجیب وغریب احوال ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

سبقِ پنجم، لطیفۂ اخفیٰ (۲)

اس کا مقام وسطِ سینہ ہے، اس کی سیر اعلیٰ اور یہ ولایتِ محمدیہ خاصہ (علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کا مقام ہے، اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی سابقہ لطائف کی طرح ذکر جاری ہوجاتا ہے اور تکبر وفخر وغیرہ رذائل کی اصلاح ہوکر قرب وحضور اور جمعیت حاصل ہوجاتی ہے، ویسے تو ہر لطیفہ کے ذکر میں قرب وحضور اور جمعیت حاصل ہوتی ہے؛ لیکن لطیفۂ اخفیٰ کا مقام تمام مقامات سے عالی ہے۔

سبقِ ششم لطیفۂ نفس

اس کے مقام میں صوفیائے کرام نے اختلاف کیا ہے، بعض کے نزدیک ناف سے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے؛ لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نزدیک اس کا مقام وسطِ پیشانی ہے، محققین نے اس میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ پیشانی پر اس کا سر اور زیرِ ناف اس کا دھڑ ہے، اگرچہ اس کی حرکت چنداں محسوس نہیں ہوتی پھر بھی جذب وشوق سے خالی نہیں رہتا اس کی اصلاح کی علامت یہ ہے کہ سرکشی کے بجائے ذکر کی لذت سے سرشار ہوجانا اور ذکر میں ذوق وشوق ومحویت بڑھ جاتی ہے۔

(۲) اس کا نور سیاہ ہے۔ (۲) اس کا نور سبز ہے۔

سبقِ ہفتم، لطیفۂ قالبیہ

اس کو سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں اس کا مقام ومحل تمام بدن ہے حتی کہ بال بال کی جڑ سے ذکر ظاہر ہوجائے، کبھی سلطان الاذکار کی جگہ سر کے وسط میں مقرر کرتے ہیں اس سے بھی بفضلہٖ تعالی تمام بدن میں ذکر جاری ہوجاتا ہے۔ اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ سالک کے جسم کا گوشت پھڑکنے لگتا ہے، کبھی بازو میں کبھی ٹانگ میں اور کبھی جسم کے کسی حصہ میں اور کبھی کسی حصہ میں حتی کہ کبھی کبھی تمام جسم ذکر کے ساتھ حرکت کرنے لگتا ہے اور سالک ایک عجیب کیفیت وذوق محسوس کرتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

سبقِ ہشتم، ذکر نفی واثبات

اوپر لطائفِ سبعہ کا بیان ہوا، ان لطائف میں ذکر حاصل ہونے کے بعد نفی، اثبات "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" حبسِ دم کے ساتھ (یعنی سانس روک کر) کرتے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے، یعنی اندر کی طرف خوب سانس کھینچ کر ناف کی جگہ پر سانس روک لے، اور خیال کی زبان سے کلمۂ "لا" کو ناف سے نکال کر اپنے دماغ تک پہنچائے پھر لفظِ "اِلَّا اللّٰه" کو دائیں کندھے پر لے جائے۔ پانچوں لطائف عالمِ امر میں سے گذار کر دل پر قوتِ خیال سے اس طرح شدّ ومد کے ساتھ ضرب کرے کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچے، اس طرح ایک دفعہ سانس روکنے کی حالت میں چند بار ذکر کرے، پھر سانس چھوڑتے وقت "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" خیال کی زبان سے کہے۔ ذکر کرتے وقت اس کے معنی کا خیال رکھے کہ سوائے ذاتِ حق کے کوئی مقصود نہیں ہے، اور "لا" کے وقت اپنی ہستی اور تمام موجودات کی نفی کرے، اور "اِلَّا اللّٰه" کہتے وقت ذاتِ حق کا اثبات کرے۔ ایک سانس میں طاق عدد ذکر کرنے کی رعایت

کرے، یعنی ابتداء میں تین بار پھر پانچ بار کرے، اور مشق بڑھاتا جائے، حتی کہ ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچائے، اس طاق عدد کی رعایت کو موقوف عددی کہتے ہیں۔ اگر ہو سکے تو مفید ہے، شرط نہیں اگر اکیس بار تک پہنچایا اور کوئی فائدہ نہ ہوا، تو پھر سے شروع کرے۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی وانکساری سے یہ التجا کرے: ''یا الٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے اور میں تیری ہی رضا کا طالب ہوں، اپنی محبت ومعرفت مجھے عنایت فرما'' اس کو بازگشت کہتے ہیں۔ نیز اپنی توجہ دل کی طرف، دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف رکھے اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں، جو نہایت ضروری ہے، اور اس کے بغیر نسبت کا حاصل ہونا محال ہے، دل کو وساوس وخطرات سے بچائے اس کو نگہداشت کہتے ہیں۔

اس ذکر کے اثرات یہ ہیں کہ اس سے حرارتِ قلب، ذوق وشوق، رقت قلبی، نفی خواطر، زیادتی محبت حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ کشف کے حاصل ہونے کا سبب ہو جائے۔

لیکن یہ ذکر سردیوں میں کیا جائے اور طبیعت کے مطابق کمی بیشی کر سکتے ہیں تاکہ کسی نقصان کا باعث نہ ہو جائے، اور اس زمانہ میں حسب مزاج مرغّن غذا کا استعمال رکھا جائے۔ اگر کسی کو سانس روک کر ذکر کرنا تکلیف دے، تو بغیر سانس روکے کریں اور گرمیوں میں حبسِ دم سے یہ ذکر نہ کریں، بلکہ اگر کرنا چاہیں تو بغیر حبسِ دم کے اور بلا رعایت وقوفِ عددی کے ویسے ہی سادہ طریقے سے کریں، باقی طریقہ وہی ہوگا جو اوپر ذکر ہوا۔ نیز اس میں اعضاء کو اور جوارح کو حرکت نہ دیں محض خیال کریں۔

سبقِ نہم، ذکر تہلیلِ لسانی

اس ذکر کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر نفی اثبات کا بیان ہوا، مگر اس میں سانس نہیں روکا جاتا اور شرائط مذکورہ کے ساتھ زبان سے ذکر کیا جاتا ہے، خیال سے نہیں۔ اس کی ادنی

تعداد گیارہ سو مرتبہ ہے اور اعلیٰ تعداد پانچ ہزار مرتبہ ہے، اگر ایک وقت میں نہ ہو سکے تو متفرق وقتوں میں دن رات میں پورا کر لے۔ اس سے بھی زیادہ کرے تو زیادہ فائدہ دیکھے گا، اس ذکر کو چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے وضو سے ہو یا بے وضو ہر وقت کر سکتا ہے۔ البتہ وضو سے ہونا افضل ہے اور معنی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس کے اثرات بھی حسب سابق ہیں، اور ہر دو طریقہ کے ذکر نفی اثبات میں خطرات کی نفی حضور قلب، لطائف کی اپنے مقامات سے فوق الفوق کی طرف کشش اور دل پر فوق یا کسی اور جانب سے واردات کا نزول ہوتا ہے۔ حتی کہ واردات کا اتصال ہو کر سالک پر فنا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

نیات مراقبات

سبقِ دہم، مراقبۂ احدیت

صفائی باطن کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے، دل کو وساوس و خطرات سے خالی کر کے فیض خداوندی اور رحمت الٰہی کا انتظار کرنا مراقبہ کہلاتا ہے، اب اس سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے مراقبات کی کیفیات درج کی جاتی ہیں۔

مراقبۂ احدیت کی نیت اس طرح ہے: ''میرے لطیفۂ قلب پر اس ذات والا صفات سے فیض آرہا ہے جو تمام کمالات اور خوبیوں کا جامع ہے، اور جملہ عیوب و نقائص سے پاک ہے''۔ زبان خیال کے ساتھ یہ نیت کر کے فیضان الٰہی کے انتظار میں بیٹھا رہے۔ اس مراقبہ میں جمعیت اور حضور قلب کی نسبت حاصل ہونے کی طرف توجہ رکھنی چاہئے اور تنزیہ و تقدیس ذات حق کا پوری طرح خیال رکھنا چاہئے۔

اثرات: خطرات قلبی کے بالکلیہ زائل ہونے یا کم ہونے کو جمعیت کہتے ہیں، قلب کی توجہ حق تعالیٰ کی طرف پیدا ہونے کو حضور کہتے ہیں، مراقبۂ احدیت میں

سالک کو حق تعالیٰ کے ساتھ حضور اور اس کے سوا سے غفلت حاصل ہو جاتی ہے، حتی کہ کم از کم دو تین ساعت تک بلاخطرے کے یہ حضور حاصل ہو جائے، تو سمجھنا چاہئے کہ اس مراقبہ کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

مراقبۂ احدیت کے بعد مراقبات مشارب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مشارب جمع مشرب کی ہے بمعنی راہ و گھات، ان مراقبات کے ذریعہ سالک مقام فنا تک پہنچتا ہے، اس لئے ان کو مشاربات کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ جب تک ہر مراقبہ کا اثر سالک کے لطیفہ پر محسوس نہ ہو، ہرگز دوسرے مراقبہ کی طرف متوجہ نہ ہو، ورنہ ماسوا کا خیال کبھی دل سے دور نہ ہوگا، اور اس مقام فنا تک جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے رسائی نصیب نہ ہوگی۔

سبقِ یازدہم، مراقبۂ لطیفہ قلب

نیت: اپنے لطیفۂ قلب کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ قلب کے بالمقابل تصور کر کے زبان خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے: ”الٰہی! تجلیات افعالیہ کا وہ فیض جو آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطیفۂ قلب میں القا فرمایا ہے، پیران کبار کے طفیل سے میرے لطیفۂ قلب میں القا فرما دے“۔

اثرات: سالک اس لطیفہ کے مراقبہ میں اپنے افعال اور تمام مخلوق کے افعال کو حق سبحانہ وتعالیٰ کے افعال کا اثر و پرتو دیکھتا ہے۔ جب اس دید کا غلبہ ہو جائے، تو سالک کائنات کی ذات وصفات کو حق تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر دیکھتا ہے، اور ماسویٰ کو اس قدر بھول جاتا ہے کہ بتکلف یاد کرنے پر بھی یاد نہیں آتا، اور دنیا کے غم وخوشی سے قلب متاثر نہیں ہوتا۔ اس کی نظر سے اپنے اور تمام مخلوق کے افعال غائب ہو جاتے ہیں، اور سوائے فاعل حقیقی (خدا) کے اور کسی کا فعل اس کی نظر میں نہیں رہتا اس

کو فنائے لطیفۂ قلب کہتے ہیں۔

سبقِ دوازدہم، مراقبۂ لطیفۂ روح

نیت: اپنے لطیفۂ روح کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روح کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے: ''یا الٰہی! تجلیات صفات ثبوتیہ کا جو فیض آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روح سے، حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے لطیفۂ روح میں پہنچایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل سے میرے لطیفۂ روح میں بھی پہنچادے۔''

اثرات: صفات ثبوتیہ، حیوٰۃ، علم، قدرت، سمع، بصر، ارادہ وغیرہ ہیں۔ لطیفۂ روح کی فنا اس وقت حاصل ہوتی ہے، جب سالک کی نظر سے اپنی اور تمام مخلوقات کی صفات غائب ہوجائیں، اور تمام صفات حق تعالیٰ ہی کے لئے سمجھنے لگے۔

سبقِ سیزدہم، مراقبۂ لطیفۂ سِرّ

نیت: اپنے لطیفۂ سِرّ کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سِرّ کے بالمقابل تصور کر کے زبان خیال سے یہ التجا کرے: ''یا الٰہی! تجلیات شئون ذاتیہ کا جو فیض آپ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سِرّ سے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سرّ میں القا فرمایا ہے، پیران عظام کے وسیلے سے میرے لطیفۂ سرّ میں القا فرمادے''۔

شُئُون جمع ہے **شَأْنٌ** کی اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ شانِ ذاتیہ ہے کہ جس سے وہ صفاتِ ثبوتیہ کے ساتھ موصوف ہے۔ قولہ تعالیٰ "**كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ**" (ہر روز وہ (اللہ تعالیٰ) ایک شان میں ہے)

اثرات: فنائے سِرّ یہ ہے کہ سالک اس مقام میں اپنی ذات کو حق سبحانہ تعالیٰ کی

ذات میں مٹا ہوا پاتا ہے اور اسے ذاتِ حق کے سوا اور کوئی ذات نظر نہیں آتی۔ جب سالک ذات وصفاتِ الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے تو طعن وملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ کسی کی تعریف و توصیف کا خواہش مند رہتا ہے، صرف ذاتِ حق میں مستغرق رہتا ہے۔

سبقِ چہاردہم، لطیفۂ خفی

نیت: اپنے لطیفۂ خفی کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ خفی کے بالمقابل تصور کر کے زبان خیال سے عرض کرے: ''یا الٰہی! تجلیات صفاتِ سلبیہ کا جو فیض، آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ خفی سے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لطیفۂ خفی میں القا فرمایا ہے، پیران کبار کے طفیل میرے لطیفۂ خفی میں القا فرمادے''۔

صفات سلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے۔ وہ جسم وجسمانی عرض وجوہر سے مکانی وزبانی، حال ومحل، محدود ومتناہی ہونے سے پاک ہے، بے جہت و بے کیف و بے نسبت و بے مثل ہے۔ اس کی ضد ہمسر ومثل ہونا، اس کی بارگاہ سے مسلوب ومفقود ہے، ماں باپ، زن واولاد سے پاک ہے؛ کیونکہ یہ سب حدوث کے نشانات ہیں اور ان سے نقص لازم آتا ہے۔

اثرات: اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک اس مقام میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو تمام عالم سے ممتاز ومنفرد پاتا ہے، اور جمیع مظاہر سے مجرد ویگانہ دیکھتا ہے۔

سبقِ پانزدہم، لطیفۂ اخفیٰ

نیت: اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے بالمقابل رکھ کر زبان خیال سے یہ التجا کرے: ''یا الٰہی! تجلیات شانِ جامع کا جو فیض آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ میں القا فرمایا ہے، پیران کبار کے طفیل میرے لطیفۂ اخفیٰ

میں القافر مادے''۔

صفات وشئونات کی اصل کوشانِ جامع کہتے ہیں۔

اثرات: لطیفۂ اخفیٰ کی فنا یہ ہے کہ سالک کو اخلاقِ حضرت حق سبحانہ وتعالی اور اخلاق نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تخلق واتصاف وآراستگی حاصل ہوجاتی ہے، اور یہی اثرات آئندہ مقامات میں پختہ ہوتے رہتے ہیں، اس مقام میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوری طرح اتباع کرنا مفید ہوتا ہے۔

تنبیہ: جاننا چاہئے کہ ان پانچوں مراقباتِ مشارب میں، ہر مراقبہ کی نیت کر کے جب فیضِ لطیفہ کے انتظار میں بیٹھے، تو اپنے ہر لطیفہ کو جس میں مراقبہ کر رہا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اپنے سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے سامنے ان شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، فرض کر کے خیال کر لے کہ اس لطیفہ کا خاص فیض، جناب باری تعالی سے آں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس لطیفہ میں آرہا ہے۔ پھر سلسلہ کے تمام بزرگوں کے لطیفہ کے آئینوں میں سے منعکس ہوکر میرے اس لطیفہ میں آرہا ہے، تا کہ حدیثِ قدسی ''**اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ**'' کے بموجب اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے۔''**وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيْزٍ**''•

نیز جاننا چاہئے کہ عالمِ امر کے ان پانچوں لطائف کی فنا حاصل ہونے کے بعد، دائرۂ امکان کی سیر ختم ہوجاتی ہے۔ اس میں جمعیت، حضور، جذب لطائف بسوئے اصولِ خود، اور حالات وواردات (جو فوق سے سالک پر وارد ہوتے ہیں، اور سالک ان کی برداشت سے عاجز ہوجاتا ہے) کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

سبقِ شانزدہم، مراقبۂ معیت

نیت: آیۂ کریمہ "**وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ**" (یعنی وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے) کے معنی کا خیال کر کے خلوص دل کے ساتھ زبانِ خیال سے یہ تصور کرے کہ: "اس ذات پاک سے میرے لطیفۂ قلب پر فیض آرہا ہے، جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرہ کے ساتھ ہے، اس کی صحیح کیفیت وہی جانتا ہے۔ فیض کا منشاو مبدأ ولایتِ صغری کا دائرہ ہے، جو کہ اولیائے عظام کی ولایت اور اسماء وصفات مقدسہ کا ظل ہے"۔

اثرات: اس مراقبہ میں فنائے قلبی حاصل ہوتی ہے، اور دائرۂ امکان کے باقی اثرات کی تکمیل ہوا کرتی ہے، اور توجہ فوق سے ہٹ کر شش جہات کا احاطہ کرتی ہے۔ پس جب لوحِ دل سے ماسوا کا خیال مٹ جائے، اور توجہ الی اللہ میں اس قدر محویت اور استغراق ہوجائے کہ تکلف سے بھی غیر کا خیال پیدا کرنا دشوار ہوجائے، اور تمام دنیوی تعلقات کا رشتہ دل سے ٹوٹ جائے، تو فنائے قلبی حاصل ہوجاتی ہے، جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے، اور باقی کمالات کا حاصل ہونا، اس پر موقوف ہے۔

پیر طریقت کو چاہئے کہ جب تک خود یا سالک کے وجدان سے اس کے حالات میں تغیر وتبدل، جذبِ تام اور کمال جمعیت وحضور کو ملاحظہ نہ فرمائے، ان مقامات کی نسبت کے حاصل ہونے کی ہرگز بشارت نہ دے، کیونکہ اس سے طریقۂ عالیہ کی بدنامی ہے۔

فنا و بقا

واضح رہے کہ خدا تعالی کی یاد کے سوا سب چیزوں کو بھولنا لطیفۂ قلب کی فنا ہے، اور دوامِ حضور یعنی اس یاد میں دائمی طور پر ثابت قدم رہنا، کہ کسی وقت بھی غافل نہ ہو لطیفۂ قلب کی بقا کہلاتی ہے۔ اور حصولِ بقا کے بعد سالک حقیقت میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس کو دائرۂ ولایتِ صغری کہتے ہیں۔

ولایت کبریٰ

مگر کمالِ فنا ولایتِ کبریٰ میں حاصل ہوتا ہے۔ ولایت کبریٰ سے مراد فنائے نفسی اور رذائل سے اس کا تزکیہ اور انانیت اور سرکشی کا زائل ہوجانا ہے۔ اور اس کو دائرۂ اسماء وصفات وشئونات بھی کہتے ہیں، کیونکہ تجلیات خمسہ (افعالیہ، ثبوتیہ، شئونِ ذاتیہ، سلبیہ، شانِ جامع) کے اصول میں سیر واقع ہوتی ہے، اور یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

سبقِ ہفدہم، دائرۂ اولی ولایتِ کبریٰ

نیت: آیۂ کریمہ "نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ" (ہم تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر، یہ خیال کرے کہ "اس ذات سے جو میری جان کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اور اس قرب کی مراد حق تعالی ہی جانتا ہے میرے لطیفۂ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطائف پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا مبدأ ومنشا دائرۂ اولیٰ ولایتِ کبریٰ ہے، جوکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے، اور دائرۂ ولایتِ صغریٰ کی اصل ہے"۔

سبقِ ہژدہم، دائرۂ ثانیہ

نیت: آیۂ کریمہ "یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ" (اللہ تعالی ان کو دوست رکھتا ہے، اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ "اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے، اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں، میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہا ہے، منشأ فیض ولایتِ کبریٰ کا دائرۂ ثانیہ ہے، جو انبیاء عظام علیہم السلام کی ولایت اور دائرۂ اولیٰ

کی اصل ہے''۔

سبقِ نوزدہم، دائرۂ ثالثہ

نیت: اس میں بھی آیۂ کریمہ "**یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ**" کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ''اس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے، اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہاہے''۔

منشأ فیض ولایتِ کبریٰ کا دائرۂ ثالثہ ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت ہے اور دائرۂ ثانیہ کی اصل ہے۔

سبقِ بستم، قوس

نیت: اس میں بھی آیۂ کریمہ "**یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ**" کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ اس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہاہے۔فیض کا منشأ ولایتِ کبریٰ کی قوس ہے جو کہ تیسرے دائرہ کی اصل ہے۔

ہرسہ دائرۂ وقوس کے اثرات: ولایتِ کبریٰ میں سالک کے نفس میں استھلاک واضمحلال پیدا ہوتا ہے، نفس کی انانیت اور سرکشی ٹوٹ جاتی ہے۔صفاتِ رذیلہ حسد، بخل، حرص، کینہ، تکبر، بڑائی، حبِّ جاہ وغیرہ سے اس کا تزکیہ ہوجاتا ہے۔صفات حمیدہ صبر وشکر، رضا برحکمِ قضا، ورع، تقویٰ، زہدوشرح صدروغیرہ پیدا ہوجاتی ہیں، اپنے وجود کو حق جل مجدہ کے وجود کا پرتَو اور اپنے وجود کے توابع کو حق جل مجدہ کے وجود کے پرتَو کے توابع جانتا ہے۔حسب استعداد شرحِ صدر یعنی سینہ میں اس قدر وسعت پیدا ہوجاتی ہے، کہ بیان سے باہر ہے۔مواعیدالٰہی پر یقین کامل اور جملہ تکلیفاتِ شرعیہ اس کی نظر میں بدیہی

ہوجاتی ہیں، کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ احکام الٰہی کے ادا کرنے میں بلا چوں و چرا مشغول ہوجاتا ہے اور قضا وقدر میں چوں و چرا کی گنجائش نہیں رہتی نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے اور توحید شہودی جلوگر ہوکر حقیقی اسلام سے مشرف ہوجاتا ہے۔ تمام احوال میں راضی برضا رہتا ہے اور اپنی نیتوں میں قصور، اور اپنے عملوں کو ناقص جانتا ہے۔ حق تعالی کی عظمت وکبریائی مشہود ہوتی ہے، اور باطن پر ہیبت الٰہی کا غلبہ ہوتا ہے۔

ولایت صغریٰ میں اسماء وصفاتِ الٰہی کے ظلال ہیں (جو کہ انبیاء کرام وملائکہ عظام علیہم السلام کے سوا باقی تمام مخلوق کے مبادی تعینات ہیں) سیر ہوتی ہے، اور اس میں توحید وجودی وذوق وشوق ودوامِ حضور ونسیانِ ماسوا وغیرہ فنا کی صورت حاصل ہوجاتی ہے، جس کو فنائے قلب کہتے ہیں۔ اور ولایتِ کبریٰ میں فنا کی حقیقت حاصل ہوتی ہے، جس کو فنائے نفس کہتے ہیں۔ ان دونوں ولایتوں (ولایتِ صغری، ولایت کبریٰ) کی سیر اسم الظاہر میں ہوتی ہے اسی لئے اس کو اسم الظاہر کا سلوک کہتے ہیں، اور یہ مراقبۂ اسم الظاہر پر ختم ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے:

سبق بست ویکم: مراقبۂ اسم الظاہر

نیت: اس ذات سے جو اسم الظاہر کا مسمّٰی ہے، میرے لطیفۂ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطیفوں پر فیض آرہا ہے، اس مراقبہ میں زیادہ فیض لطیفۂ نفس پر وارد ہوتا ہے، ایک قسم کی خنکی وآرام اور استغراق کے ساتھ اسرار ومظاہر پیدا ہوتے ہیں، اس میں ولایتِ کبری کے محاذات اور مقابل میں دائرۂ سیف قاطع ہے، جب سالک اس دائرہ میں قدم رکھتا ہے تو وہ اپنی ہستی کو کاٹنے والی تلوار کے مانند کاٹ ڈالتا ہے اور اس کا نام ونشان نہیں چھوڑتا۔

تنبیہ: ولایتِ کبری کے دائروں اور مراقبۂ اسم الظاہر میں تہلیل لسانی کے معنی کا

خیال رکھتے ہوئے بطریقِ مذکور کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔

ولایت کبری کی تکمیل یعنی مراقبۂ اسم الظاہر کے بعد ملائکہ عظام کے مبادیٔ تعینات کی سیر واقع ہوتی ہے، ولایت ملائکہ کو ولایت علیا کہتے ہیں اور اس سیر کو اسم الباطن کہتے ہیں، اس کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے۔

سبقِ بست ودوم مراقبہ اسم الباطن

نیت: اس ذات سے جو اسم الباطن کا مسمّٰی ہے، میرے عناصرِ ثلاثہ، سوائے عنصر خاک یعنی آگ پانی ہوا پر فیض آتا ہے، فیض کا منشأ دائرۂ ولایتِ علیا ہے، جو ملائکہ عظام کی ولایت ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں باطن کے اندر عجیب وسعت اور ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی دنیا) کے ساتھ مناسبت پیدا ہوجاتی ہے، اور ہوسکتا ہے کہ فرشتے ظاہر ہونے لگیں۔ اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی اور نفل نماز طویل قراءت کے ساتھ بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

مراقبۂ اسم الباطن کے بعد ہر سہ کمالات (نبوت ورسالت واولوالعزم) میں سیر واقع ہوتی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

سبقِ بست وسوم: مراقبہ کمالات نبوت

نیت: اس ذاتِ محض سے جو منشأ کمالات نبوت ہے، میرے لطیفۂ عنصرِ خاک پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں بے پردۂ اسماء وصفات، تجلّی ذاتی دائمی کا فیض اخذ کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر پہلے والے معارف سب مفقود ہوجاتے ہیں، اور تمام سابقہ حالات بے کار اور برے معلوم ہونے لگتے ہیں باطن میں بے رنگی اور بے کیفی حاصل ہوجاتی ہے۔

ایمانیات وعقائد حقہ میں یقین قوی ہوجاتا ہے۔

اس مقام کے معارف انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں ہیں، اور اگر خدا تعالی چاہے تو اسرارِ مقطعاتِ قرآنی حاصل ہوتے ہیں، اور باطن میں اس قدر وسعت ہوجاتی ہے کہ ولایت صغری وکبری اس کے ایک کنارے میں مثل لاشئی کے معلوم ہوتی ہیں، اور نسبتِ باطن سے بے علمی اور نارسائی اور وصل عریاں حاصل ہوتا ہے۔ اس جگہ وصول ہے حصول نہیں ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے، اور تابعین کو تبعیت و وراثت سے حاصل ہوتا ہے۔ صفائی وقت حقیقتِ اطمینان اور اتباع آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،نسبت باطن میں کمال وسعت و بے کیفی و یاس وحرمان حاصل ہوتا ہے، رویت کی تشبیہ حاصل ہوتی ہے، اگرچہ رویت کا وعدہ آخرت میں ہے۔ احکام شرعیہ، اخبارِ غیب، وجودِ حق وصفاتِ حق، معاملۂ قبر وحشر ونشر ومافیہا وبہشت ودوزخ وغیرہ اس مقام میں بدیہی اور عین الیقین کے درجہ پر حاصل ہوجاتے ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ غرضیکہ اس مراقبہ کی جو حقیقت سالک پر ظاہر ہوتی ہے، تحریر وتقریر میں نہیں آسکتی۔

اس مقام میں آداب وترتیل کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت اور نماز نوافل کی کثرت اور حدیث شریف کے پڑھنے و پڑھانے کا شغل اور اتباع سنت بہت فائدہ وترقی بخشتے ہیں اور آئندہ کے اسباق میں بھی یہی چیزیں فائدہ وترقی بخشتی ہیں۔

سبقِ بست وچہارم، مراقبۂ کمالات رسالت

نیت: اس ذات محض سے جو کمالات خاص رسالت کا منشأ ہے، میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

ہیئت وحدانی سے مراد مجموعۂ لطائفِ عالمِ امر وخلق ہے۔ سالک کو حصولِ فنا وتصفیہ وتزکیۂ لطائف عشرہ کے بعد عالمِ امر وخلق کے دسوں لطیفوں میں جو اعتدال پیدا ہوتا ہے اس

ہیئت کو ہیئت وجدانی کہتے ہیں، اس میں اور بعد کے مراقبات میں عروج ونزول وانجذاب تمام بدن کا حصہ ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں بھی تجلیٔ ذاتی دائمی کا فیض اخذ کیا جاتا ہے، اور اس میں بھی وہی کیفیاتِ مراقبۂ کمالاتِ نبوت بے رنگیاں و بے کیفیاں ولطافتیں وغیرہ پیش آتی ہیں۔

سبقِ بست و پنجم، مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت: اس ذاتِ محض سے جو کمالات اولوالعزم کا مسأ ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آتا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں ہر دو کمالاتِ سابقہ کی مثل فیض کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، پس ان ہر سہ کمالات میں تجلیٔ ذاتی دائمی کا فیض بے پردہ اسماء وصفات حاصل ہوتا ہے۔نفس کے اندر کمال درجہ کا اضمحلال، وسعتِ باطن، وصلِ عریاں، حضور بے جہت، اتباعِ شریعت ومعارف وحقائق کا فیضان ہوتا ہے اور ہر مقام میں پہلے سے زیادہ وسعت و بے رنگی پیدا ہوجاتی ہے، اور اسرارِ مقطعاتِ قرآنی ومتشابہات فرقانی کا انکشاف ہوتا ہے، جو کسی طرح بیان وتحریر میں نہیں آسکتے۔عاشق ومعشوق کے رموز کہ جن کے کہنے اور سننے کی مجال نہیں اس مقام میں حاصل ہوتے ہیں۔تلاوتِ قرآن مجید، خاص کر نمازِ نوافل میں تلاوت کرنا اس مقام میں ترقی بخشتا ہے۔

تنبیہ: اس دائرہ سے دائرۂ منصبِ قیّومیت نکلتا ہے اس منصبِ قیّومیت سے خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور امت میں خاص خاص اولیاء مشرف ہوئے ہیں۔اس بندۂ خاص پر اسم ''**یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ**'' کا فیضان نازل ہوتا ہے۔ یہ دائرہ داخل سلوک نہیں ہے۔مراقبۂ کمالاتِ اولو العزم کے بعد دو راستے ہوجاتے ہیں۔ایک راستہ حقائقِ الٰہیہ کا ہے اور یہ تین دائرے ہیں:

(۱)حقیقت کعبۂ ربانی (۲)حقیقت قرآن مجید (۳)حقیقت صلوٰۃ

اور دوسرا راستہ حقائق انبیاء کا ہے۔اور یہ چار دائرے ہیں:

(۱)حقیقت ابراہیمی (۲)حقیقت موسوی

(۳)حقیقت محمدی (۴)حقیقت احمدی۔

اوران دونوں کوملا کر حقائق سبعہ کہتے ان کی تفصیل یہ ہیں:

سبقِ بست وششم: مراقبہ حقیقتِ کعبۂ ربانی

نیت: اس ذاتِ واجب الوجود سے جس کوتمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں، اور جو حقیقتِ کعبۂ ربانی کا منشأ ہے، میری ہیئتِ وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں اللہ تعالی کی عظمت وکبریائی مشہود ہوتی ہے، سالک اپنے آپ کواس شان سے متصف پاتا ہے، اور ممکنات کی توجہ اپنی جانب جانتا ہے۔

سبقِ بست وہفتم: مراقبۂ حقیقتِ قرآن مجید

نیت: اس بےمثل وکمال وسعت والی بےچوں ذات سے جومنشأ حقیقتِ قرآن مجید ہے میری ہیئتِ وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں شرح صدر ہوجاتا ہے، وسعت وبےچونی میں احوال ظاہر ہونے لگتے ہیں، کلامِ الٰہی کے بطون واسرار کا انکشاف ہوتا ہے، اور کلام اللہ کے ہرحرف میں معانی کا بےپایاں دریا نظر آتا ہے پندونصائح، قصص وحکایات، امرونواہی وغیرہ کی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔قرآن پاک کی تلاوت کے وقت قاری کی زبان شجرۂ موسوی کا حکم رکھتی ہے اور عارف کے باطن پر قرآن مجید کے انوار ظاہر ہونے سے ایک ثقل (بوجھ) وارد ہوتا ہے۔

تنبیہ: اس دائرہ کے محاذات میں دائرہ ''حقیقتِ صوم'' واقع ہے اس کے انوار واسرار بھی اسی کے متعلق ہیں اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں ہے۔

سبقِ بست وہشتم: مراقبۂ حقیقتِ صلوٰۃ

نیت: اس بے مثل وکمال وسعت والی بے چوں ذات سے، جو حقیقتِ صلوٰۃ کا منشأ ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مراقبہ میں حضرتِ ذات بے چوں کی کمال درجہ کی وسعت ظاہر ہوتی ہے، اور نماز کی حقیقت آشکارا ہوکر ''**اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ**'' اور ''**اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلٰوۃِ**'' (نماز مؤمنوں کی معراج ہے، اور بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ نزدیک ہوجاتا ہے) کا راز ظاہر ہوجاتا ہے۔ یہ مقام نہایت اعلیٰ وارفع ہے اوراس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ (ان ہرسہ حقائق الٰہیہ میں اضمحلال تمام وجود میں سرایت کرجاتا ہے، اوروسعتِ باطن بتدریج اپنے کمال کوپہنچ جاتی ہے)

سبقِ بست ونہم: مراقبۂ معبودیتِ صرفہ

نیت: اس ذات محض سے جومعبودیتِ صرفہ کا منشأ ہے، میری ہیئتِ وجدانی پر فیض آرہاہے۔

اثرات: یہ مقام معبودیتِ صرفہ ہے، اس کو لاتعین بھی کہتے ہیں، اس جگہ عابدیت اور معبودیت میں فرق ظاہر ہوتا ہے، اوراس بات کا یقینِ کامل حاصل ہوجاتا ہے کہ معبودِ حقیقی کے سوااور کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ گویا کلمۂ طیبہ ''**لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ**'' کی اصل حقیقت اس جگہ منکشف ہوتی ہے، اس مقامِ مقدسہ میں عبادتِ نماز پر ترقی منحصر ہے۔ اوراس مقام کی سیر نظری ہے، سیر قدمی کواس میں گنجائش نہیں۔

حقائق انبیاء

فائدہ: حقائقِ الٰہیہ کی سیر یہیں تک ہے، اب حقائق انبیاء بیان ہوتے ہیں۔ یہ حقائقِ انبیاء جو کہ تعیّن حبّی میں واقع ہیں، اصل میں ولایتِ کبریٰ میں داخل ہیں، چونکہ آخر میں منکشف ہوئے اس لئے سیر وسلوک میں آخر میں ہیں۔ ان حقائق میں ترقی سیّد الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے، ان حقائق کی تفصیل یہ ہے۔

سبقِ سی ام: مراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی

نیت: اس ذات سے جو حقیقتِ ابراہیمی کا منشأ ہے، میری ہیئتِ وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس بلند مقام میں سالک کو حق سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص انسیت وخلوت اور بے خودی ومحبوبیت ظاہر ہو کر کمالاتِ صفاتی اور محبوبیتِ اسمائی کا ظہور ہوتا ہے۔ مقامِ خلّت اسی سے کنایہ ہے، تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس مقام میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے تابع ہیں اور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ملت ابراہیم حنیف کے اتباع پر مأمور فرمایا۔ اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ فرمائی، جیسا کہ نماز میں پڑھتے ہیں۔

اس مقام میں سالک سوائے ذاتِ حق کے کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا، اگرچہ وہ اسماء وظلال ہوں، نیز اس مقام میں سالک کو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت معلوم ہوتی ہے، لیکن سوائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، کسی اور خصوصیت کی طرف نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ یہ سب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی طفیل ہے۔ اس مقام میں درودِ ابراہیمی (جو نماز میں پڑھتے ہیں) کا بکثرت پڑھنا خیر وبرکت اور ترقی کا باعث ہے۔

سبقِ سی ویکم: مراقبۂ حقیقتِ موسوی

نیت: اس ذات سے جو حقیقتِ موسوی کا منشأ ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں محبتِ ذاتی کا ظہور استغناء اور بے نیازی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض طبیعتوں میں بعض وقت بے ساختہ "رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ" (اے میرے رب مجھے اپنی ذات کا جلوہ دکھا، تا کہ میں تیری طرف دیکھوں) نکلنے لگتا ہے۔ اس مقام میں درود شریف ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى كَلِيْمِكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ'' کا بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

سبقِ سی ودوم: مراقبۂ حقیقت محمدی

نیت: اس ذات سے جو کہ خود اپنا ہی محب اور اپنا ہی محبوب ہے، اور حقیقتِ محمدی کا منشأ ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: اس مقام کو حقیقت الحقائق اور تعین اول بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ دوسرے حقائق الانبیاء وملائکہ کی اصل اور دوسروں کے حقائق اس کے ظل کے مانند ہیں۔ اس مقام مقدس میں فنا و بقا خاص طرز پر حاصل ہوتی ہے، اور آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتحاد میسر ہوجاتا ہے۔ رفع توسط ہوکر تابع متبوع کے رنگ میں ایسی مشابہت پیدا کرلیتا ہے کہ گویا تبعیت کا نام ہی درمیان سے اٹھ جاتا ہے۔ گویا کہ ہر دو ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں، اور دونوں ہم آغوش و ہمکنار اور دونوں ایک بستر سے ہیں، اور دونوں شیر وشکر کی مانند ہیں۔

یہ مقام حقائق انبیاء اور کتب سماوی کے اسرار کا جامع ہے، سالک اس مقام میں تمام جزوی وکلی دینی ودنیوی امور وحرکات میں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مناسبت ومشابہت ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس مقام کے اسرار بے حد ہیں، جو بیان نہیں ہو سکتے اور ظاہری علم والوں کے لئے ان میں سے کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس مقام میں علمِ حدیث کی تعلیم کا شوق اور رغبت کلی حاصل ہوجاتی ہے۔ اور یہ درود شریف بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔ **''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ''**۔

سبقِ سی وسوم: مراقبۂ حقیقتِ احمدیؐ

نیت: اس ذات سے جو حقیقتِ احمدیؐ کا منشأ ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آرہا ہے۔

اثرات: یہ مقام محبوبیت ذاتی سے پیدا ہوتا ہے، اسی لئے اس مقام میں استغناء اور بے نیازی کی شان زیادہ کامل ہوتی ہے، اور اس مراقبہ میں نسبتِ سابقہ غلبۂ انوار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے، اور عجیب وغریب کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ بیان وتحریر میں نہیں آسکتی۔

بعض سالک اس مقام میں اپنے آپ کو اللہ تعالی کے سامنے دیکھتے ہیں، اس مقام میں سالک ذات حق سبحانہ کو بلا لحاظ صفات دوست رکھتا ہے، غرضیکہ حقائق انبیاء میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اور خصوصاً سردارِ دو جہاں فخر انس وجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل طور پر الفت وانسیت ہوجاتی ہے، اور اس مقام میں درود شریف مذکورۂ حقیقتِ محمدی بکثرت پڑھنا مفید ہے۔

سبقِ سی و چہارم: مراقبۂ حب صرف

نیت: اس ذات سے جو حبّ صرفہ کا منشا ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آ رہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں نسبت باطن میں کمال بلندی و بے رنگی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ مرتبہ حضرت ذات مطلق ولاتعین کے بہت قریب ہے، اس لئے کہ جو چیز سب سے پہلے ظہور میں آئی وہ حب ہے جو منشأ ظہور اور مبدأ خلق ہے اور اصل میں حقیقت محمدی یہی ہے، اور جو پہلے بیان ہوئی وہ اس کا ظل ہے۔

اور یہ مقام حضرت سید المرسلینؐ کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق اس مقام میں نہیں پائے جاتے، اور اس میں سیر قدمی نہیں بلکہ سیر نظری ہے، اور نظر بھی عاجز و در ماندہ اور سرگرداں ہے۔ اس مقام می بھی درود شریف مذکورۂ حقیقت محمدی کا ورد مفید ہے۔

سبقِ سی و پنجم: مراقبۂ لاتعیّن

نیت: اس ذات محض سے جو دائرۂ لاتعیّن کا فیض منشا ہے، میری ہیئت وجدانی پر فیض آ رہا ہے۔

اثرات: اس مقام میں حضرت ذاتِ مطلق کا مرتبہ ہے اور تعیّن اول یعنی تعین جبی سے پہلے ہے، اسی لئے اس کو لاتعیّن کہتے ہیں، یہاں اس ذات سے فیض حاصل کرنے کا مراقبہ کیا جاتا ہے، جو تعینات سے پاک و مبرّا ہے۔ یہ مقام بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہاں بھی سیر نظری ہے، وہ عجز و درماندگی کی حالت میں ہے۔

خلاصۂ اسباقِ نقشبندیہ مجددیہ

اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ اول استغراق وجذبات، قلب میں حاصل ہوتے ہیں، اس کو ''ولایت صغریٰ'' کہتے ہیں۔

اس کے بعد استہلاک واضمحلال نفس میں پیدا ہوتا ہے، اور توحید وجودی حاصل ہوتی ہے، اس کو ''ولایت کبریٰ'' کہتے ہیں۔

پھر کمال استہلاک واضمحلال اور فنائے انانیت حاصل ہوتی ہے، اس کو ''کمالات انبیاء'' کہتے ہیں۔

اس کے بعد تمام وجود میں اضمحلال حاصل ہوتا ہے اور بتدریج وسعت باطن وکمال وسعت حاصل ہوتا ہے اس کو ''حقائق الٰہیہ'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد انبیاء علیہم السلام کے ساتھ انس ومحبت والفت خصوصاً سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور ایمانیات وعقائد حقہ میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس کو حقائق انبیاء کہتے ہیں۔ جو شخص ان مقاماتِ عالیہ کے مراقبات میں کثرت کرتا ہے وہ ان مقامات کی ترقی و بے رنگی میں فرق کرسکتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ اس طریق کا ہر شخص ان مقامات کو نہیں پہنچتا بلکہ جہاں تک اللہ تعالی کو منظور ہوتا ہے قرب کے اس درجہ تک امتیاز حاصل کرتا ہے، نیز ان مقاماتِ قرب کا ہر دائرہ بے نہایت ہے، اور دائرہ کا پورا ہونا اس اعتبار سے ہے کہ سالک کا جو کچھ حصہ اس وقت اس میں مقدر تھا، وہ دائرہ پورا ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، ورنہ قرب کے مقامات کے دائرہ کا پورا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ ہر دائرہ قرب بے نہایت ہے۔

تصفیۂ باطن کا تیسرا طریقہ ''رابطۂ شیخ'': پس طالبِ صادق کو چاہئے کہ جب شیخ کی صحبت میں رہے تو اپنی ذات کو شیخ کی محبت کے سوا ہر چیز کے تصور اور خیال

سے خالی کردے، اس کی طرف سے فیض کا منتظر رہے، دل کی جمعیت سے اس فیض کی حفاظت کرے۔

صحبت کے فائدے

آدابِ صحبتِ شیخ کی پوری پوری رعایت کرے۔ شیخ کی رضا جوئی کا طالب رہے، شیخ کامل کی صحبت میں ان کی توجہ اور اخلاص کی برکت سے دل کی غفلت دور ہوجاتی ہے، اور اس کی محبت کے اثرات سے مشاہدۂ الٰہی کے انوار سے دل روشن ہوجاتا ہے، اور جب شیخ کی صحبت سے دور ہو تو اس کی صورت کو اپنے خیال میں محبت و تعظیم کے ساتھ تصور کر کے استفادہ کیا کرے، اس کو رابطۂ شیخ یا تصورِ شیخ کہتے ہیں، اس سے دل کے وساوس وخطرات وخیالات دور ہوجاتے ہیں؛ لیکن اس میں افراط سے بچنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ صورت پرستی تک نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجائے، صرف اس قدر کافی ہے کہ یہ خیال کرے جس طرح ذکر سیکھتے وقت شیخ کی صحبت میں بیٹھا تھا اب بھی تصور میں گویا شیخ کی خدمت میں حاضر ہے، اور اللہ تعالی کی جناب سے جو فیضانِ الٰہی شیخ کے قلب میں آرہا ہے، اس کے قلب سے میرے قلب میں آرہا ہے۔ نیز اس عدم صحبت کے زمانہ میں بھی اس کے آداب کی رعایت رکھے۔ اس کی رضا جوئی کا طالب رہے، اس کی محبت سے دل کو سرشار رکھے، اور گاہے ماہے خط وکتابت کے ذریعہ تعلق کو تازہ کرتا رہے۔

بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق
گو ملک باشد سیہ ھتش ورق

لطائف عشرہ کا بیان

بذریعہ کشف یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے ان

میں پانچ یعنی (۱) قلب (۲) روح (۳) سر (۴) خفی (۵) اخفیٰ عالم امر سے ہیں۔اور پانچ یعنی نفس ناطقہ، آگ، پانی، ہوا، مٹی عالم خلق سے ہیں۔

بزرگوں نے ان لطائف کو ایک دائرہ کی صورت میں ظاہر کیا ہے، نصف دائرہ عرش کے اوپر عالمِ امر میں ہے، اور نصف دائرہ عرش کے نیچے عالمِ خلق میں ہے، اس کو عالمِ امکان بھی کہتے ہیں، اور یہ عالمِ امر کو بھی شامل ہے، یعنی عالمِ امر کے اصول بالائے عرش ہیں، اور فروع عرش کے نیچے عالمِ خلق کے ساتھ ہیں، لیکن نصف دائرہ بالائے عرش میں عالمِ خلق نہیں ہے اس دائرہ کی صورت یہ ہے:
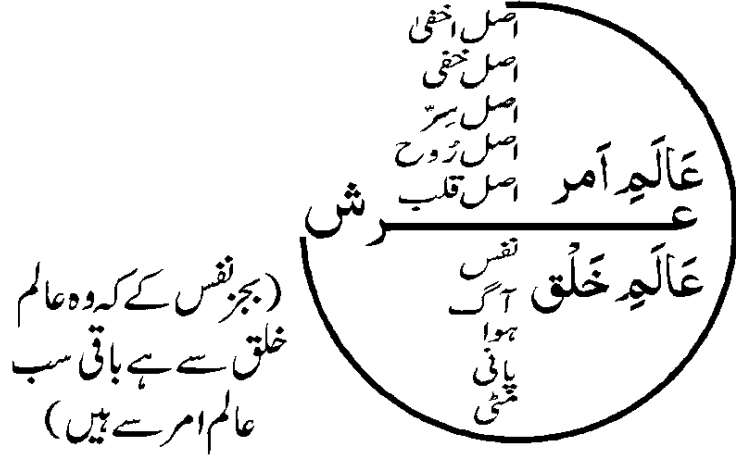
لطائف ستہ حسبِ ذیل ہیں:

لطائف کا نام	نفس	قلب	روح	سر	خفی	اخفی
غذا یا فعل	غفلت	ذکر	حضور	مکاشفہ ملکوت	مشاہدۂ فنا	معائنۂ فناء فی الفناء
مقام	زیر ناف	زیر پستان چپ	زیر پستان راست	مابین قلب وروح	مابین دوابرو	ام الدماغ
رنگ	زرد	سرخ	سفید	سبز	نیلا	سیاہ

لطائف ستہ کشف سے دریافت ہوئے ہیں، اور ان کے توحد اور تعدد میں اختلاف ہوا ہے، لیکن ان کے افعال خاصہ سے ظاہراً ان کے تعدد پر استدلال ممکن ہے، نفس بقیّہ لطائف کے مضاد ہے، اور باقی لطائف آپس میں متناسب ہیں، اور ہر تحتانی رتبہ فوقانی کے لئے ممد ہے، اور فوقانی تحتانی پر مشتمل، اسی لئے فوقانی ذاکر و جاری ہونے سے تحتانی بھی

ذاکرو جاری ہوجاتا ہے۔

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ (قدس اللہ اسرارھم)

یہ ختم شریف قضائے حاجات کے لئے دوسرے سلاسل میں بھی معمول ہے، طریقہ اس کا یہ ہے کہ اوّل ہاتھ اٹھا کر سورۂ فاتحہ شریف ایک مرتبہ پڑھ کر دعائے مانگے کہ یا اللہ اس ختم خواجگان کو قبول فرمالے، اور جن بزرگوں کی طرف ختم منسوب ہے، ان کو اس کا ثواب پہنچادے، اس کے بعد

سورۂ فاتحہ مبارکہ مع بسم اللہ ہفت بار

درود شریف یک صد بار

سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد ونہ بار

سورۂ اخلاص مع بسم اللہ یک ہزار بار

سورۂ فاتحہ مبارکہ مع بسم اللہ ہفت بار

درود شریف یک صد بار

''**يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ**'' یک صد بار، ''**يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ**'' یک صد بار، ''**يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ**'' یک صد بار، ''**يَا شَافِيَ الْاَمْرَاضِ**'' یک صد بار، ''**يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ**'' یک صد بار، ''**يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ**'' یک صد بار، ''**يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ**'' یک صد بار، ہر اسم شریف کے اوّل میں صرف ایک دفعہ ''**اَللّٰهُمَّ**'' ملائے اور ''**يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ**'' سے پہلے ایک مرتبہ ''**بِرَحْمَتِكَ**'' ملادے، اور کہے یا اللہ اس ختم شریف کا ثواب اپنے فضل وکرم سے ان بزرگوں کو جن کی طرف یہ منسوب ہے، اور ان کے پیران طریقت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور ان کے خلفاء وخدام کو، خصوصاً جمیع حضراتِ نقشبندیہ کی ارواح مبارکہ کو پہنچادے۔

بعض بزرگانِ سلسلۂ نقشبندیہ کے ختم شریف

(۱) ختم حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ" پنج صد بار، اوّل وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۲) ختم حضرت خواجہ سراج الدین صاحبؒ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۳) ختم حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِحَمْدِهٖ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۴) ختم حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ: "رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۵) ختم حضرت خواجہ شاہ احمد سعیدؒ: "يَا رَحِيْمُ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۶) ختم حضرت شاہ عبد اللہ غلام علی مجدد دہلویؒ: "يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔ اور ہر سینکڑے کے بعد ایک مرتبہ "اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّبَلِّغُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ" پڑھے۔

(۷) ختم حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ: "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔ اور ہر سینکڑے کے بعد ایک مرتبہ "اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ" پڑھے۔

(۸) ختم حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقیؒ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔ اور ہر سینکڑے کے بعد ایک مرتبہ "فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ" پڑھے۔

(۹) ختم امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۱۰) ختم حضرت خواجہ باقی باللہؒ: "يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔ اور ہر سینکڑے کے بعد ایک مرتبہ "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" پڑھے۔

(۱۱) ختم حضرت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبندی بخاریؒ: "يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔

(۱۲) ختم حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" پنج صد بار، اول وآخر درود شریف یک صد بار۔ اور ہر سینکڑے کے بعد ایک مرتبہ "نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ" پڑھے۔

(۱۳) ختم حضرت خیر الخلق سید الاوّلین والآخرین سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سہ صد وسیزدہ بار ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''۔

نوٹ: ان میں سے ہر ختم شریف کے پڑھتے وقت اول ہاتھ اٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر کہے یہ ختم شریف فلاں بزرگ کا ہے یا اللہ اس کو قبول فرمالے، اور اس کا

ثواب ان بزرگ کو پہنچادے، پھر ختم شریف پڑھے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے کہ اس ختم کا ثواب اپنے فضل وکرم سے فلاں بزرگ کو اور ان کے پیرانِ طریقت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور ان کے خلفاء وخدام کو پہنچادے۔ اس کے بعد ان بزرگ کے وسیلے سے جو دعا چاہے مانگے۔

فائدہ: ان سب ختموں کے پڑھتے وقت تھوڑا سا پانی کسی ظرف میں رکھ لیا جائے اور بعد ختم کے تمام شرکاءِ ختم اس پر دم کریں، یہ پانی شفائے امراض کے لئے عجیب چیز ہے۔

یہ نعت حضرت خواجہ غریب نواز محمد فضل علی عباسی نقشبندی مجددی مسکین پوری طاب اللہ ثراہ کی ہے، جو تبرکاً یہاں درج کی جاتی ہے۔ ناظرین شاعرانہ حیثیت اور زبان کے لحاظ کو نظر انداز کرتے ہوئے جذبات، محبت اور خیال سے پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔

نعت شریف

یا محمدؐ مصطفی قربان تیرے نام پر — پاک سچا دین تیرا، ہوں فدا اسلام پر
بہت شریں ولذیذ وپاک تیرا نام ہے — جو ادب سے نام لیوے لائق انعام ہے
کوئی پیدا نہ ہوا تجھ سا نہ ہووے گا کبھی — جو نبی پیدا ہوئے خادم ہوئے تیرے سبھی
تو ہے محبوب خدا چاہتا ہے تیری رضا! — نفس وشیطان سے بچالو ہے یہ میرا مدعا
بہت ہی مظلوم عاجز غرق ہے تقصیر میں — جاوے گا ملک عرب میں ہے اگر تقدیر میں
کشش اپنی دوزیادہ ومبدم پاوے کمال — پاس بلواؤ ، دکھاؤ یا رسول اللہؐ جمال
کب ہووے مقبول دل کی اس جناب پاک میں — آرزو دیدار کی آگے نہ جاؤں خاک میں
عربی ومکی ومدنی نازنین کبریا — کشش ہووے تیز چہ حاجت مقناطیس وکہربا
وطن تیرا پاک دیکھوں خوب عیداں جا کروں — جب تلک روضہ نہ دیکھوں آگے ہرگز نہ مروں
یہ قریشیؒ خاک تیرے قدموں کی ہے شوق مند — جا کے تیرے قدموں میں پاوے وہاں قدر بلند

ایک اور نظم ہمارے حضرت خواجہ غریب نواز فیاض عالم قطب الارشاد مولانا مولوی محمد فضل علی شاہ قریشی عباسی قدس سرہ العزیز کی درج ذیل ہے۔ ناظرین پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔

نصیحت

عزیزو! دوستو! یارو! یہ دنیا دارِفانی ہے دل اپنا مت لگاؤ تم نے لحد میں جا بنانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیا میں ہوئی اندھی عقل تیری تری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ کہاں ہے باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر کہ اس دنیا کی ہر اک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم کہ آخر میں تری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو نبیؐ کے در کا خادم بن مراد اچھی جو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا! بری حالت ہو ظالم چور کی جو مرد زانی ہے
تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نورِ تقوی بن کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑ لے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھ کو پانی ہے
خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس نے مٹانی ہے
شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہوں اس میں دل اس کا مثل آئینہ ہو یہ اس کی نشانی ہے
اگر تو طالب مولی ہے اور اصلاح کا جویا تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

قریشی دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

قطعۂ تاریخ وصال

چون قریشی نژاد فضل علیؒ — بست رخت سفر بخلد برین
گفت ہاتف بسالِ تاریخش — آہ فضل علیؒ سراجِ دین

شجرۂ مبارکہ اردو منظوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَكَ

حمد کل ہے رب کی ذات کبریا کے واسطے — اور درود و نعت مولی مجتبی کے واسطے
اے خدا تو اپنی ذات کبریا کے واسطے — فضل کر مجھ پر محمد مصطفی کے واسطے
حضرت صدیق اکبرؓ یارِ غارِ مصطفی — صدق دے کامل تو ایسے پر صفا کے واسطے
حضرت سلمانؓ فارس شمس برج معرفت — درد اپنا دے مجھے اس جاں فدا کے واسطے
حضرت قاسمؒ تھے پوتے حضرت صدیقؓ کے — عالی ہمت کر مجھے اس ذوالعلا کے واسطے
حضرت جعفرؒ امام اتقیا واصفیا — مطمئن مجھ کو بنا اس ذی عطا کے واسطے
قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر بایزیدؒ — نورِ عرفاں دے مجھے نورالہدی واسطے
خواجہ حضرت بوالحسنؒ جو ساکنِ خرقان تھے — ذکر قلبی دے مجھے اس باصفا کے واسطے
حضرت خواجہ ابوالقاسمؒ جو تھے گرگان میں — دور کر عصیاں مرے اس پر حیا کے واسطے
فارمدیؒ شیخ عالم حضرت خواجہ بوعلیؒ — دے مجھے اعمال صالح اولیاء کے واسطے
قطب عالم خواجہ یوسفؒ جو تھے ہمدان کے — نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے
غجدوانی خواجہ عبدالخالقؒ شیخ باکمال — دل منور کر مرا شمس الضحیٰ کے واسطے
حضرت خواجہ محمد عارفؒ ریوگری — اپنا عارف کر مجھے اس پیشوا کے واسطے

ساکن انجیر فغنہ یعنی محمودؒ ولی — دے مجھے توفیق حق اس بے بہا کے واسطے
حضرتِ خواجہ عزیزان علیؒ رامیتنی — نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے
خواجہؒ بابا سماسیؒ عاشقِ ذاتِ خدا — عشق صادق دے ہمیں اس باصفا کے واسطے
میر میراں حضرت شاہ کلالؒ متقی — کر روا سب حاجتیں اس پرسخا کے واسطے
حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ جو تھے نقشبند — کر منقش دل مرا اس نورالہدی کے واسطے
حضرت خواجہ علاؤالدینؒ جو عطار تھے — دل معطر کر مرا اس خوش لقا کے واسطے
حضرت یعقوب چرخیؒ بےکسوں کے دستگیر — میری غفلت دور کر اس باعطا کے واسطے
حضرت خواجہ عبیداللہؒ جو احرار تھے — دم بہ دم ہو عشق زائد دلربا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ زہد کمال — مجھ کو زاہد کر دے اس شاہِ ولا کے واسطے
خواجہ درویش محمدؒ میر درویشاں ہوئے — خاص درویشوں سے کر اس حق نما کے واسطے
خواجگی خواجہ محمدؒ واقف اسرار حق — مجھ کو بھی خواجہ بنا مردِ خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ راز دان — رازداں مجھ کو بنا اس دلکشا کے واسطے
حضرت خواجہ مجدد الفِ ثانیؒ بحر علم — مجھ کو صبر و شکر دے بدرالدجی کے واسطے
عروۃ الوثقی محمد خواجہ معصومؒ اہل دل — دل منور کر مرا اس باصفا کے واسطے
خواجہ سیف الدینؒ صاحب سیف تھے جو دین کے — سر کٹے حرص و ہوا کا ذی لقا کے واسطے
حافظِ محسن ولی دہلوی تھے باخدا — معرفت دے مجھ کو اس شمس الہدی کے واسطے
سیدِ نورِ محمدؒ تھے بدایونی ولی — عشق و عرفاں کر عطا اس پیشوا کے واسطے
مرزا مظہر جانِ جاناںؒ تھے حبیب اللہ شہید — رکھ شریعت پر مجھے پیر ہدی کے واسطے
خواجہ عبداللہ شاہؒ جو تھے مجدد دہلوی — خاص بندوں سے بنا اس رہنما کے واسطے
بوسعید احمدؒ کہ جو غوثِ زماں تھے بے گماں — مجھ کو بھی اسعد بنا اس باوفا کے واسطے
خواجہؒ احمد سعیدؒ دہلوی مدنی ہوئے — عشق دے اپنا مجھے اس بے ریا کے واسطے

حاجی دوست محمدؒ ساکن قندہار تھے — قلب ذاکر رکھ مرا اس خوش ادا کے واسطے
خواجۂ عثمان دامانی جو قطبِ وقت تھے — مجھ کو بھی ویسا بنا شیر خدا کے واسطے
شہ سراج الدینؒ شانِ حق سراج معرفت — قلب روشن کر مرا اس باصفا کے واسطے
شاہِ تاج الاولیاء فضل علیؒ بے عدیل — دے سیہ دل کی دوا اس پرضیاء کے واسطے
کر قبول ان ناموں کی برکت سے ہر جائز دعا — یا رب اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکر اسم ذات — اے خدا جملہ مقدس اصفیا کے واسطے
بحر عصیاں میں الٰہی میں سراپا غرق ہوں — فضل تیرا چاہئے مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا — اپنے فضل و رحم اور جود و سخا کے واسطے
میرے دشمن کو اپنے فضل سے مغلوب کر — اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یا الٰہی شر شیطانی سے تو محفوظ رکھ — ہر عمل ہو بے ریا تیری رضا کے واسطے

ہو منور قبر میری اور دے مجھ کو نجات
اے خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے

قطعۂ تاریخ وصال

حضرت عبدالمالک صدیقی جو ہیں مدفون خانیوال میں — تقویٰ کامل ہو نصیب اس قطب الاقطاب کے واسطے
حافظ غلام حبیب مظہر اہل طریقت وشریعت — نفس ہو میرا مغلوب اس صاحب صفا کے واسطے
میں رہوں یا رب ہمیشہ تیرا اک عبد سعید — ہو سکیں مجھ پر نہ غالب نفس و شیطانِ پلید

حضرت حافظ غلام حبیب نقشبندی باصفا کے واسطے

ہو نہ اے اللہ مجھ کو حب دنیائے دنی — ماسوا سے یک قلم کر دے میرے دل کو غنی

مولوی عبدالمالک نقشبندی نور ہدی کے واسطے

بیعت کا بیان

حاشیہ از شریعت وطریقت ص: ۵۸ تا ۵۹

عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا عند النبی ﷺ تسعة او ثمانیة او سبعة فقال الا تبایعون رسول اللہ ﷺ فبسطنا ایدینا وقلنا علی ما نبایعک یا رسول اللہ قال علی ان عبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئًا وتصلوا الصلوات الخمس وتسمعوا وتطیعوا• (صحیح مسلم، ابوداوٗد، نسائی)

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا آٹھ یا سات، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، اور عرض کیا کہ کس امر پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ؟ ﷺ آپ نے فرمایا ان امور پر کہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو۔ (اس کو ابوداوٗد، مسلم، نسائی نے روایت کیا)

اثبات بیعت اور اس کی حقیقت

حضرات صوفیائے کرامؒ میں جو بیعت معمول ہے، جس کا حاصل التزام احکام (یعنی اعمال ظاہری و باطنی پر استقامت) اور اہتمام پر معاہدہ ہے، جس کو ان کے عرف میں بیعت وطریقت کہتے ہیں۔ بعض اہل ظاہر اس کو اس بناء پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے منقول نہیں۔ صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا، مگر اس حدیث میں اس کا صریح اثبات موجود ہے کہ یہ مخاطبین چونکہ صحابہؓ ہیں،

اس لئے بیعت اسلام یقیناً نہیں کہ تحصیل حاصل لازم آتا ہے، اور مضمون بیعت سے ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہیں بلکہ بدلالت الفاظ معلوم ہے کہ التزام واہتمام اعمال کے لئے ہے، پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (تعلیم الدین: ص: ۳۷) مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ملاحظہ ہو:

بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا فرمایا، پھر خرقہ کی رسم بجائے بیعت کے جاری ہوئی، جب وہ رسم (بیعت) خلفاء میں نہ رہی، تو صوفیہ نے اس مردہ سنت کو پھر زندہ کیا۔

بیعت کی ضرورت

یہ یقینی ہے کہ بیعت طریقت کی ضرورت عام نہیں، لیکن باوجود اس کے پھر بھی نفس میں بعض امراضِ خفیہ ہوتے ہیں کہ وہ بدون تنبیہ شیخ محقق عارف کے سمجھ میں نہیں آتے، اور اگر سمجھ میں آ بھی جاتے ہیں تو ان کا علاج سمجھ میں نہیں آتا۔ اور جو معلوم ہوتا ہے نفس کی کشاکشی سے اس پر عمل مشکل ہوتا ہے۔ ان ضرورتوں سے پیر کامل کو تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کو سمجھ کر آگاہ کرتا ہے، اور ان کا علاج وتدبیر بتلاتا ہے۔ کیونکہ خود اپنی حالت کو سمجھنا آسان نہیں ہے اور شیخ کو بصیرت ہوتی ہے، کیونکہ وہ بہت سے مغالطے دیکھ چکا ہوتا ہے، اور بہت سے گرم وسرد چکھ چکا ہوتا ہے، جو پریشانی تم کو پیش آتی ہے وہ اس کو بارہا پیش آ چکی ہوتی ہے، اس کو بھی کسی صاحب بصیرت نے سنبھالا تھا بار بار تجربہ ہونے سے اس کو پوری بصیرت حاصل ہوگئی ہے، تو وہ ہر حالت کو پہچانتا ہے کہ اس میں کتنا حق اور کتنا باطل شامل ہے، اور کتنی واقعیت اور کتنا دھوکہ ہے، اور اپنے آپ اپنی حالت کو اگر کوئی شخص کسی وقت پہچان بھی لے، لیکن اپنی تشخیص پر اطمینان نہیں ہوسکتا۔ پوری پہچان اسی کو ہے جو بارہا تجربہ کر چکا ہے، پھر

اس کے ساتھ حق تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہوتی ہے، اس کا بتایا ہوا علاج سہل اور کامل ہوتا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی عالم فاضل ہو، اور طب کی کتابیں بھی پڑھ لیتا ہو، مگر باقاعدہ کسی طبیب کے پاس رہ کر مشق نہ کی ہو، اگر وہ خود اپنا علاج محض کتابی نسخوں سے کرنے لگے تو خطرے کا باعث نہیں تو اور کیا ہے؟ لہذا کتب طب سے کوئی مریض اپنا علاج نہیں کرسکتا، حالانکہ کتابوں میں سب کچھ موجود ہے، اور طبیب ان ہی سے علاج کرتا ہے، مگر تم نہیں کر سکتے، اگر معمولی مرض کا علاج کر بھی لیا تو شدید امراض کا علاج تو کبھی نہیں کر سکتے۔ مجھے (یعنی تھانوی) ہر سال برسات کے اخیر میں بخار آیا کرتا تھا، اور حکیم صاحب ہر سال قریب قریب ایک ہی نسخہ لکھتے تھے، میں نے کہا لاؤ اس کو لکھ لیں، جب بخار آیا کرے گا تو اس کو استعمال کرلیا کریں گے، چنانچہ ایک سال ایسا ہی کیا مگر خاک نفع نہ ہوا، آخر کار حکیم صاحب کو بلایا انہوں نے نسخہ لکھا اس کے پینے سے آرام ہوا پھر تحقیق ہوئی کہ اس سال صفراء کے ساتھ بلغم صاحب تشریف لائے ہیں۔ اب اگر میں نے یہ نسخہ بھی نقل کرلیا کہ چلو اس میں صفراء وبلغم دونوں کی رعایت ہے، تو اس کا اندازہ کیسے ہوتا کہ اس سال بلغم صفراء سے زیادہ ہے یا مساوی ہے یا کم ہے، اس کا اندازہ تو طبیب ہی کرسکتا ہے، جو نبض کی حالت کو پہچانتا ہے، اس لئے کتب طب سے معالجہ کرنا طبیب ہی کا کام ہے، غرض نہ بغیر چلے کام چلتا ہے، نہ بغیر رفیق سیدھا راستہ ملتا ہے، بعینہ اسی طرح شریعت پر چلنا اور احکام الٰہی پر عمل کرنا بغیر شیخ کامل کے مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ

تصورِ شیخ کی تشریح

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنه قال کانی انظر الی رسول اللہ ﷺ یحکی نبیا من الانبیاء ضربه قومه فادموه وھو یمسح الدم عن وجھه ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیه•

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ انبیاء میں سے ایک نبی کی حکایت فرماتے ہیں، جن کو ان کی قوم نے مارا تھا اور خون آلود کر دیا تھا، اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے، اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

گو تصورِ شیخ کی خصوصیات زائدہ ہیں کہ وہ اس کی نفس حقیقت سے خارج ہیں اور اسی طرح جو اس سے غرض ہے، اس سے بھی اس حدیث میں تعرض نہیں۔ مگر اس کی جو نفس حقیقت ہے کہ غائب کی طرف مثل حاضر کے نظر کی جاوے، وہ اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہے، البتہ اس کی بعض خصوصیات پر بوجہ غلبہ جہل اہل زمانہ کے کچھ مفاسد مرتب ہوتے دیکھ کر محققین اکثر اس سے منع کرنے لگے ہیں۔

حقیقت تصورِ شیخ

اس کو برزخ رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے تعلیم الدین، ص: ۱۱۲ مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ میں تصریح ہے۔ اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدا تعالی کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو محض باطل ہے، اگر ''ان اللہ خلق آدم علی صورتہٖ'' سے دھوکا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ صورت ناک اور منہ ہی کو نہیں کہتے، مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلہ کی یہ صورت ہے، حالانکہ اس مسئلہ کی ناک اور منہ نہیں ہے، بلکہ

صورت کا معنی صفت کے بھی آتے ہیں، تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے، اس لئے اس کو صورت حق کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اس قدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے، اس سے محبت پیدا ہوجاتی ہے، اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوی نسبت سے طرح طرح کے برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے، اس سے یکسوئی میسر ہوجاتی ہے، خطرات دفع ہوجاتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحبؒ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے، اصل مقصود تصور حق تعالی کا ہے، مگر اللہ تعالی چونکہ مرئی نہیں ہیں، اس لئے جن لوگوں کی قوتِ فکریہ ضعیف ہوتی ہے، ان کو یہ تصور جمتا نہیں، اس لئے ان کے ذہن میں خیالات بہت آتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یکسوئی حاصل کرنے کے واسطے تصور شیخ تجویز کیا گیا۔ کیونکہ علاج بالضد ہوتا ہے، یعنی خیال کے دفع کرنے کے لئے دوسرے خیال کو ذہن میں جمایا جائے گا، خواہ وہ کوئی خیال ہو پس ان خیالات مختلفہ کے دفع کرنے کے واسطے ہر دیکھی ہوئی چیز کا تصور کافی ہے، جس پر بھی خیال جم سکے لیکن ان سب خیالات میں سے شیخ کا تصور افضل ہے کہ وہ محبوب ہونے کی وجہ سے ذہن میں زیادہ جمے گا، اس لئے دفع خیالات میں زیادہ مؤثر ہوگا۔

تصور شیخ کوئی بالذات مطلوب نہیں، صرف توجہ الی اللہ کے وقت جو وساوس مجردکا ہجوم ہوتا ہے، وہ قطع وساوس کے لئے ہے، اس سے یکسوئی حاصل ہوجاتی ہے، پھر اس یکسوئی سے توجہ الی اللہ کی استعداد ہوجاتی ہے، پھر اس استعداد کو مقصود میں صرف کرنا اور جب مقصود حاصل ہوجائے، تو پھر ان ہیئات و قیود کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کی مثال مکان میں جاڑو دینے کی سی ہے، مکان صاف کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ایک ایک تنکا اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا جائے، اس میں جو کلفت ہے وہ ظاہر ہے، دوسرا یہ کہ سب تنکوں کو ایک جگہ

جمع کیا جائے، جب سب مجتمع ہوجائیں تو سب کو اٹھا کر باہر پھینک دیں، بس یہی دوسری صورت تصور شیخ کی ہے کہ سب تصورات کو ایک تصور میں جمع کر کے جب یکسوئی حاصل ہوجائے، تو اس کو بھی ترک کردیا جائے۔ تو وہ مقصود بالذات نہ ہوا بلکہ مقصود بالغیر ہوا، اس لئے جب یہ غرض حاصل ہوجائے، تو شیخ کا تصور بھی دل سے نکال دے، اور صرف ذات حق کی طرف متوجہ ہوجائے، پھر احیاناً اگر خیالات آجائیں تو پھر شیخ کا تصور کرلے جب خیالات دفع ہوجائیں، پھر ذات حق کی طرف متوجہ ہوجائے، کیونکہ مقصود حقیقۃً یہی ہے، اور خود حق تعالی کا براہِ راست تصور کرلے تو وہ بہتر ہے۔

بہر حال اس میں جو کچھ بھی حکمت اور فائدہ ہو راقم (حضرت مجدد تھانویؒ) کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے، اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آجاتی ہے۔ اسی واسطے حضرت امام غزالیؒ وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیاء یعنی کند ذہن کے لئے ایسے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیر ہوتا ہو، اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہئے، اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں۔ اس کو حاضر و ناظر اور ہر وقت اپنا معین و دستگیر نہ سمجھ لیں؛ کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت مثالیہ روبرو حاضر ہوجاتی ہے، کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفۂ غیبی اس شکل میں متمثل ہوجاتا ہے اور شیخ کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی۔ اس مقام پر اکثر ناواقف کو لغزش ہوجاتی ہے۔

لہٰذا مجھ کو اس (تصور شیخ) سے سخت انقباض ہے، اس طرح انہماک کے ساتھ کسی مخلوق کی طرف توجہ کرنا توحید کے خلاف ہے اس سے غیرت آتی ہے کہ غیر کی صورت ایسے طریق پر ذہن میں جمالیں جو حق تعالی کے لئے زیبا تھا۔

نوٹ: تفصیل کے لئے الکلام الحسن: ص:۷۶ ملاحظہ فرماویں۔

رابطۂ شیخ کی تشریح

رابطہ خاص ایک شغل کا نام ہے، جس میں شیخ کی صورت ذہن میں حاضر کر کے نظر قلب سے اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر اور خیال کو سادھ کر دیکھا جاتا ہے۔

فیفرض کانه حاضر وناظر فقط لا اعتقادا فانه شرک ولذا یمنع منه العوام وهذا هو المراد فی کلام بعض الاکابر حیث ادخل هذا فی عموم قوله تعالی ماهذه التمثیل التی انتم لها عاکفون۔

یہ فرض کیا جائے کہ شیخ حاضر و ناظر ہے لیکن یہ صرف تصور کے درجہ میں ہو نہ کہ اعتقاد کے، کیونکہ یہ شرک ہے، اسی لئے عوام کو اس سے روکا جاتا ہے، اور یہی مقصد ہے اکابرین کی ان عبارات کا جن میں تصور شیخ کو ماہذہ التماثیل کے عموم میں داخل کیا ہے (جس کی رو سے حرمت ثابت ہوتی ہے)

یہ تو حقیقت ہے اس کی، اور فائدہ اس کا شیخ کے ساتھ شغف ہے، جس سے بے تکلف اس کا اتباع اخلاق واعمال میں ہونے لگتا ہے چونکہ احوال ثمرات ہیں اعمال کے، اس لئے وہ احوال بھی اس پر وارد ہونے لگتے ہیں۔لیکن ''**لما کان ضرره العوام اکثر من هذا النفع المذکور لم یعتبر هذا النفع فی منعهم منه**'' **(التکشف:ص:۳۰)**

ترجمہ: جب عوام کے حق میں اس کا ضرر زیادہ ہے اس نفع سے جو ذکر کیا گیا، تو اس سے ممانعت میں نفع کا اعتبار نہ کیا جاوے گا۔

اقسام اولیاء اللہ

اس باب میں بزرگوں کی مختلف عبارتیں ہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ وہ سب بارہ گروہ ہیں۔

(۱)ابدال (۲)ابرار (۳)اخیار (۴)اقطاب

(۵)امامین (۶)اوتاد (۷)عمد (۸)غوث

(۹)مفردان (۱۰)مکتومان (۱۱)نجباء (۱۲)نقباء

(۱)ابدال

چالیس ہوتے ہیں، بائیس یابارہ شام میں اوراٹھارہ یااٹھائیس عراق میں رہتے ہیں۔

(۲)ابرار

اکثر نے ان ہی کوابدال کہا ہے۔

(۳)اخیار

پانچ سو یا سات سو ہوتے ہیں اوران کوایک جگہ قرارنہیں، سیاح ہوتے ہیں ان کا نام حسین ہوتا ہے۔

(۴)اقطاب

قطب العالم ایک ہوتا ہے اس کوقطب العالم وقطب اکبروقطب الارشادوقطب الاقطاب وقطب المدار بھی کہتے ہیں اور عالم غیب میں اس کا نام عبداللہ ہوتا ہے اس کے دووزیر ہوتے ہیں۔

(۵)امامین

جوامامین کہلاتے ہیں وزیریمین کا نام عبدالملک، وزیر یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے اور بارہ قطب اور ہوتے ہیں، سات تو سات اقلیم میں رہتے ہیں ان کوقطب اقلیم کہتے ہیں اور پانچ یمن میں ان کوقطب ولایت کہتے ہیں۔ یہ عدد تواقطاب معینہ کا ہے اورغیرمعین ہرشہراور ہرقریہ میں ایک قطب ہوتا ہے۔

(۶)اوتاد

چارہوتے ہیں۔عالم کے چاررکن ہیں۔

(۷) عمد

چار ہوتے ہیں، زمین کے چاروں غوشوں میں رہتے ہیں، سب کا نام محمد ہوتا ہے۔

(۸) غوث

ایک ہوتا ہے، بعض نے کہا ہے کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں، بعض نے کہا ہے کہ وہ اور ہوتا ہے اور وہ مکہ میں رہتا ہے، بعض نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔

(۹) مفردان

غوث ترقی کر کے فرد ہوجاتا ہے اور فرد ترقی کر کے قطب وحدت ہوجاتا ہے۔

(۱۰) مکتومان

مکتوم تو مکتوم ہی ہیں، یعنی پوشیدہ اور چھپے ہوئے۔

(۱۱) نجباء

ستّر ہوتے ہیں اور مصر میں رہتے ہیں۔

(۱۲) نقباء

تین سو ہوتے ہیں، ملک مغرب میں رہتے ہیں، سب کا نام علی ہوتا ہے۔

قلندر

اصطلاح صوفیہ میں وہ جماعت قلندر کہلاتی ہے جن میں اعمال قالبیہ یعنی اعمال ظاہرہ تو کم ہوتے ہیں، مگر اعمال قلبیہ ان کے بہت زیادہ ہوتے ہیں، اور اعمال قلبیہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ درست رکھا جائے، قلب کی نگہ داشت رکھی جائے کہ غیر حق کی طرف متوجہ نہ ہونے پائے۔ بلکہ اکثر اوقات قلب کو ذکر میں مشغول رکھا جائے، نیز قلب میں کسی مسلمان کی طرف سے غل وحقد نہ ہو، سب کے ساتھ خیر خواہ ہو، نیز خوشی وغمی کے حقوق ادا کئے جاویں، نعمت پر شکر ادا ہوتا رہے، حزن وغم میں دل خدا تعالیٰ سے راضی رہے،

اس کے سوا اور محبت اعمال قلبیہ ہیں۔

ملامتی

ملامتی وہ ہے کہ اعمال میں تکیہ کرتا ہے مگر ان کے اخفاء کا اہتمام کرتا ہے جس سے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے زیادہ کچھ بھی نہیں کرتے، وہ ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے اپنے اعمال چھپاتے ہیں اور رندوں کی سی وضع بناتے رہتے ہیں، کیونکہ ہجوم عوام سے ان کے معمولات میں خلل پڑتا ہے اس لئے وہ عوام کو ڈاکو سمجھتے ہیں۔

مجذوب

مجنون وہ ہے جس کی عقل اخلاط فاسدہ کے غلبہ سے زائل ہو جائے مجذوب وہ ہے کہ جس کی عقل کسی وارد غیبی سے زائل ہو جائے، مگر کبھی احوال وواردات کے غلبہ سے اخلاط میں تغیر ہو جاتا ہے، اس لئے علت سے تو اس کی پہچان مشکل ہے، مجذوب کے پاس بیٹھ کر قلب کو آخرت کی طرف کشش ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ اس زمانہ کے اہل بصیرت (محققین جامع شریعت وطریقت) اس شخص پر نکیر نہ کرتے ہوں۔

مراقبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری

بسا اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور پورا وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے۔ (مثل ہنڈی کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از راہ کمال شفقت ومحبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

چند عنایتیں چند ملاقاتیں

واقعۂ ابدال

ایک دن بوقت اشراق ہندوستان کو میں نے خطوط روانہ کئے کہ فلاں دن فلاں گاڑی سے میں انشاء اللہ دہلی پہنچ رہا ہوں، ڈاک کی تحریر کے بعد مراقب ہوگیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور مجھ کو اپنے سینۂ مبارک کے اندر لے لیا، اور یہ سعادت پہلی ہی مرتبہ نصیب ہوئی اور حیرت تھی کہ اس سے کیا مقصد ہے، اچانک صوبہ دار حاکم خان اور حافظ غلام حبیب صاحبان تشریف لائے۔ اور صوبہ دار حاکم خان نے مجھ کو عربستان لے جانے کی پیش کش کی۔ میں نے کہا کہ میرے مرشد قبلہ مدظلہ العالی موجود ہیں ان کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتا، انہوں نے کہا ہم آپ کے ہمراہ مسکین پور شریف چلتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم تینوں مسکین پور شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت قبلہ شیخؒ نے مسجد کے لئے اینٹیں آدے میں تیار کی ہوئی تھیں اور معہ جماعت اینٹیں اٹھا رہے تھے، ہم بھی اس میں شریک ہوگئے، اور حضرت نے جب مجھے اینٹیں اٹھاتے دیکھا تو شفقت کی وجہ سے اس کو گوارہ نہ فرمایا اور فرمایا کہ آؤ یہاں بیٹھیں اور باتیں کریں۔ میں نے عربستان کی تیاری کی دعوت کا حال پیش کیا تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے بلایا ہے تو جاؤ۔ صوبہ دار حاکم خان صاحب کو کچھ رقم اپنی جیب خاص سے عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اس کا نصف حصہ مکہ مکرمہ میں دینا اور نصف حصہ مدینہ منورہ میں دینا اور ایک لنگی اپنے پاس سے مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ حرمین شریفین میں اس کے اوپر نماز پڑھنا۔ یہ سب

سے پہلا موقع حاضری حرمین شریفین کا تھا۔

جب دروازہ بیت اللہ کھلا، مجھے بھی اندر جانے کا شوق ہوا، پھر میں نے دعا کی، کیونکہ پیسے دے کر جانا ناجائز ہے، ہر شوط پر دعا کرتا تھا، آخر ساتویں شوط کے ختم پر ملتزم شریف کی حاضری پر دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں مقبول ہوں تو مجھے داخلہ بیت اللہ اپنے گھر میں مرحمت فرمائیں گے۔ اور اگر مردود ہوں تو مجھے یہ سعادت نصیب نہ ہوگی۔ اس وسوسہ کے بعد میں چلا جہاں ملتزم شریف کی حد ختم ہو رہی تھی، تو اچانک زینہ بیت اللہ شریف کو خالی کیا گیا اور راستہ سپاہی کے ذریعہ خالی کرایا گیا، جملہ حجاج کو وہاں سے ہٹا دیا گیا جب میں نے یہ منظر دیکھا تو بیت اللہ شریف کے کلید بردار ایک سفید ریش نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ آجائیں۔ میں خائف ہوا کہ بولنے والا مجھے خاص طور پر اشارہ کر کے بلا رہا ہے کیا راز ہے، میں رک گیا اور دیکھتا رہا، انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ آپ آجائیں، میں بلا رہا ہوں میں ڈرا کہ کہیں یہ بھول رہے ہوں۔ اور بعد میں مجھے زینہ سے دھکا دے کر گرادیں، خیر میں دل مضبوط کر کے زینہ پر چڑھا، دوسرا کلید بردار سفید ریش وہاں موجود تھا، اٹھ کر کھڑا ہو گیا، جب میں دروازہ مبارک پر پہنچا دونوں کلید برداروں نے بڑھ کر مصافحہ کیا اور مجھے کہا کہ اپنے ہمراہ اپنی جماعت کو بھی بلالیں میں نے آہستہ آواز میں اور ہاتھ کے اشارہ سے جماعت کے افراد کو اشارہ کیا چنانچہ تمام جماعت کے ساتھی میرے ہمراہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو گئے میرے دل پر داخلہ کے وقت یہ حالت طاری (القا) ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخلہ بیت اللہ کے وقت اول ستون تک سات قدم کئے تھے، چنانچہ میں نے چھوٹے چھوٹے سات قدم اتباع سنت میں کئے، اور ستون اول کے پاس حاضر ہو کر دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے، اور اسی طرح دو ستون اور بیت اللہ کے چاروں کونوں میں نوافل ادا کئے، اس کے بعد ہم کو کوئی نکالنے والا نہیں تھا، جیسا کہ اور لوگوں کو نکالا جا رہا تھا، ہم لوگ ایک طرف توبہ کے دروازے کی جانب پیٹھ کر کے مراقب ہو گئے، مراقبہ کے دن دو

حضرات نے تجدید بیعت کے لئے کہا جس میں ایک حافظ غلام حبیب صاحب چکوالی تھے۔ اوران کے ہمراہ ایک اور صاحب تھے تیسرے ایک اور صاحب بھی تھے جو میرے ساتھ ہی عراقی کونے کے اندر میرے والد کی شکل پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ عربی زبان تھے، انہوں نے بھی بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے اور درخواست کی کہ مجھے بھی بیعت کرو، میں نے عذر کیا کہ میں دور کا ہوں آپ رہنے دیں، چنانچہ وہ چپ ہوکر میرے ساتھ بیٹھے رہے مراقبہ میں برابر شامل رہے۔ الحمد للہ فیضان الٰہیہ مثل باران رحمت نصیب ہوا۔

مگر جب کہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ مبادا کسی کا وضو ساقط ہوا تو چونکہ ہم بیت اللہ کے اندر ہیں یہ بے ادبی ہوگی اور اس کا سبب میں بنوں گا۔ معا مراقبہ ختم کیا اور دعا کی، جب اٹھ کر دروازۂ مبارک پر آئے تو کلید بردار نے پھر مصافحہ کیا رخصت کا اور ساتھ ہی فرمایا کہ کل صبح میری چائے کی دعوت قبول فرمایئے، چنانچہ میں نے وعدہ کیا کہ بہت بہتر میں حاضر ہوں گا، صبح کو حاضری نصیب ہوئی، اور چائے چونکہ میں پیا نہیں کرتا، مگر احتراماً میں ان کے ہاتھ سے پیالی لے کر اپنے لبوں تک لے گیا اور ادباً عرض کیا کہ میں چونکہ چائے پیا نہیں کرتا، اس لئے آپ اسے اشارۃً میرا چائے پینا قبول کریں، میری چائے کو خود ہی نوش فرمایا، میرے ساتھیوں نے چائے نوش کی اور وہ حضرات بہت خوش ہوئے، اس کے بعد اسی سفر میں مزید چار مرتبہ بیت اللہ شریف کا داخلہ مرحمت فرمایا، جب پانچ مرتبہ داخلہ کی سعادت مکمل ہوگئی تو پھر میرے دل میں شوق پیدا نہ ہوا کہ میں مزید داخل ہوجاؤں، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ مرتبہ داخلہ فرمانے کے بعد فرمایا تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو امت پر یہ داخلہ گراں نہ ہوتا۔

یادداشت میں نقص واقع ہے کہ عربستان میں یہ واپسی عجم یہ خیال پیدا ہوا کہ بیت اللہ شریف میں عراقی گوشہ میں جن عربی صاحب نے بیعت کی خواہش کی اور میں نے دوری کے عذر سے بیعت نہیں کیا تھا کہ وہ میرے حقیقی بھائی ہوں گے جن کو عالم شیر خوارگی ملائکہ

نے اٹھالیا تھا اور جن کا نام عبدالقادر تھا اور جن کو عراق اور شام کے ابدالوں میں داخل کیا گیا تھا کہ وہاں ایک ابدال فوت ہو چکا ہے استخارۂ علماء وصلحاء سے میرے والدین کو یہ اطلاع ملی تھی اس مرتبہ یہ شبہ قوی ہوا کہ اولاتو وہ میرے والد کے ہم شکل اور بہت مشابہ تھے دوسرے بیت اللہ کا داخلہ اتنی آسانی شان اور آرام سے نصیب ہوا، غالباً اس میرے بھائی ابدال کے طفیل میں اللہ کریم نے یہ انعام عطا فرمایا، الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

واقعۂ ابدال[1] بمقام جدہ

ایک مرتبہ ایک ہوٹل جدہ شریف پر میں کھانے کے لئے حاضر ہوا کھانا آیا، کھانا شروع کیا فوراً ایک نوعمر انوار سے لبریز شدہ، چہرہ بارعب میری طرف آیا، میری روٹی سے لقمہ توڑا اور میری ترکاری سے لقمہ تر کر کے اپنے منہ میں ڈالا اور فوراً چلا گیا، صاحب ہوٹل نے اتفاقاً دیکھ لیا، وہ کافی تعداد میں عمدہ کھانے لے کر میرے قریب آئے۔ (ان صاحب کی میزبانی کے لئے) لیکن چونکہ وہ صاحب جا چکے تھے، مالکان ہوٹل متعجب ہوئے کہ یہ کون شخص ہے جس کے ہمراہ ان صاحب نے لقمہ کھایا، وہ میری بڑی عزت کرنے لگے، میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتلایا کہ یہ یہاں کے ایک ذمہ دار حاکم ہیں، یعنی ''ابدال'' ابدال وقت کی صفات وہ بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہاں ان کی کرامات بارہا ظاہر ہوئی ہیں اور یہ صاحب کرامات ہیں آپ کے پاس کیسے آئے اور کب سے واقف ہیں، میں نے اللہ کریم کا شکر یہ ادا کیا کہ اس نے اپنے کرم سے ایک ابدالِ وقت اور ایسے صاحب صفات کا پس خوردہ عطا فرمایا، میں کوچوں میں پھرنے لگا کہ دوبارہ ملاقات ہو جائے تو میں معانقہ کرلوں، کچھ وقت کی تلاش وجستجو کے بعد ایک دن ایک کوچہ میں وہی نوجوان سامنے آیا اور معاً مجھ سے آکر لپٹ گیا، میری دلی خواہش پوری ہوئی وہ معانقہ کر کے چلا گیا۔

ع[1] یہ واقعہ ابدال بھی میرے پاس مختصراً لکھا ہوا ہے۔ مگر میں تفصیلاً اس کو لکھنا چاہتا ہوں۔

مدینہ منورہ میں ابدال کے ساتھ دوسری ملاقات

دوسری مرتبہ ایسا ہی ایک واقعہ مدینہ طیبہ میں نصیب ہوا، وہ بھی نوعمر تھا، اچانک میرے سامنے آکر مجھ سے کہا ''آبو یا واحد قرش'' جب اس نے یہ کلام فرمایا، میری نظر اس کے چہرۂ مبارک پر گئی۔ اس کا چہرہ ولایت کا علم بردار تھا، اور انوار سے پر تھا، میں نے جیب میں سے تمام ریال اور قرش نکالے، مگر اس اللہ کے بندہ نے ریال وغیرہ نہیں لئے، بلکہ واحد قرش کہہ کر صرف ایک قرش لے لیا، اور چلا گیا، میرے دل میں یہ تمنا باقی رہی کہ کاش وہ دوبارہ ملتا اور میں اس سے معانقہ کرتا، اللہ کریم نے ان کے لئے بھی مجھے ایسی سعادت عطا فرمائی کہ اچانک ایک کوچہ میں مدینہ منورہ میں ظاہر ہوئے، ہنستے ہنستے معانقہ کیا، لپٹ گئے اور چلے گئے، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

میرا وجود ایسا بنا جیسا شیر خوار بچہ کا

ایک مرتبہ جنت البقیع میں پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضائی ماں حلیمہ سعدیہؓ کے مرقد مبارک پر کھڑا ہوا تھا کہ کھڑے کھڑے آنکھیں بند ہوگئیں، اس وقت ایک عجیب کیفیت اللہ تعالی نے ڈال دی کہ میرا وجود ایسا بنا گویا کہ میں بالکل دودھ پینے والا بچہ جیسا ہوں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اماجان! جیسے تم نے مجھے دودھ پلایا تھا ویسے ہی میرے اس بچہ کو دودھ پلا، چنانچہ اماجان نے مجھے فوری طور پر اٹھالیا، اور اپنے سینہ سے لگایا، اور میں نے خوب سیر ہوکر دودھ پیا اور کئی بار ایسی کیفیت رہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان کہ آپ مجھے ایسے پیارے ہیں جیسے میرا بیٹا ابراہیمؓ

علاوہ اس کے جب میں باب بلال میں بہ روئے انور بیٹھ کر مراقب ہوتا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متوجہ ہوکر مجھ کو یہ اشارہ فرماتے، تو مجھے ایسا پیارہ لگتا ہے جیسا کہ میرا بیٹا ابراہیمؓ پیارا تھا، اتنے میں میرا وجود مثل نور مصفا کے بنتا، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے قلب مبارک میں مجھے لے لیتے تھے، اور اس مقام میں، میں اپنے آپ کو فیضان الٰہیہ سے فیض یاب ہوتے ہوئے پاتا تھا، اور یہ کیفیت قریب قریب ہر حاضری اور ہر سال عطا ہوتی رہی، اور اسی کیفیت پر بعض اوقات وطن میں بھی مشرف ہوتا ہوں، الحمد للہ ثم الحمد للہ، اور یہ رابطہ شیخ اور اتباع سنت کی برکت سے نصیب رہا، اور نصیب ہوتا ہے، چونکہ شیخ مجھ کو فرزند ہی سمجھتے تھے، اس لئے محبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام مرضیہ پر جہاں نسبت اور رابطہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم ہے، وہاں محبوبیت عطا فرمائی۔

نبی علیہ السلام نے صلوٰۃ وسلام کا جواب دیا

ایک مرتبہ دربار مقدس میں روئے انور کی طرف حاضر تھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کی آنکھوں سے دیکھا، تو میں نے جماعت کے لئے عرض کیا کہ ان کے لئے شفقت عطا ہو، اس وقت شیخ غلام محمد میری بائیں جانب کھڑا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام جماعت کے لئے اس کو ذریعہ بنا کر اس کی طرف دیکھا، چونکہ یہ حاضر تھا اور اس پر ایک کیفیت انتہا درجہ کا وافر پیدا ہوا، مگر حقیقت سے یہ

ناواقف رہا۔اس کے بعد میرے ہمراہ صلوٰۃ وسلام میں شریک ہوتا رہا بوجہ اسی لذت وکیفیت کے۔

حضرت شیخؒ سے جب سے بیعت کی اس وقت سے حضرت شیخؒ کا روئے مبارک کبھی بے وضو دیکھنا پسند نہیں کیا۔ ہمیشہ باوضو صحبت میں رہا۔ جب اللہ کریم نے سفر حجاز نصیب فرمایا تو طبیعت میں احساس ہوا کہ بیت اللہ کا حق اس سے زیادہ ہے، اور کبھی وہاں بے وضو نہیں رہا۔ اس کے بعد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوئی۔ روضۂ اقدس کو بے وضو دیکھنا انتہا درجہ کی بے ادبی تصور کی، ہمیشہ باوضو دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دی، اور روضۂ اقدس کو ہمیشہ باوضو دیکھنا، اچانک ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہوا۔فضل ربّی سے جب میں پیش ہوکر رخ مبارک کی طرف ''**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ**'' عرض کیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روضۂ اقدس سے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ''**وعلیکم السلام مع الصدق والامان والمستعان یا والغفران**'' یہ الفاظ مقدس محض آداب کی وجہ سے نصیب ہوئے، مولانا محمد عالم صاحب[1] جو میرے رفیق سفر تھے وہ میری داہنی جانب تھے، انہوں نے بھی سنے اور ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ ان کے تمام وجود میں کپکپی ہونے لگی۔ روضۂ مقدس سے جب پیچھے ہٹے جب مجھ سے معلوم کیا کہ آپ کے اوپر کیا کیفیت تھی، میں نے کہا کہ میری فرحت کی کچھ انتہاء نہ رہی کہ میرے مرشد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات جواب میں فرمائے، جو اوپر درج ہو چکے ہیں، تب یقین ہوا کہ یہ کیفیت اور اس کا شاہد ایک عالم باعمل تھے۔

(۱) بحمد اللہ حضرت مولانا بقید حیات ہیں اور مقبوضہ کشمیر (بھارت) میں مقیم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل

ہر سال حج نصیب ہوتا رہا(۱)

ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں روضۂ مقدس پاک پر حاضر ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پلنگ مبارک پر آرام فرما ہیں پاؤں مبارک کی طرف اپنے آپ کو دست بستہ کھڑا ہوا پاتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوئے معانقہ اور مصافحہ سے مشرف فرمایا۔ انتہا درجہ کی شفقت کا کلام فرماتے ہوئے ایک کلام بطریق امر فرمایا کہ ''ہر برس تو میرے پاس آیا کر'' میں نے جواب میں عرض کیا ''حضرت میں مسکین ہوں'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں دلّالوں کو یا تاجروں کو (دونوں میں سے ایک لفظ تھا) کہہ دوں گا، تو ہر برس آیا کر، میں نے عرض کیا ''بہت بہتر'' چنانچہ یہ سلسلہ ایسا ہی چلتا رہا۔ اور حاضری نصیب ہوتی رہی۔

ایک مرتبہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ ابوبکر ابن عبدالقادر امین عرب معلم نے بمبئی سے بذریعہ خط پیش کش کی۔ مگر میں نے صاف انکار کر دیا، غالباً تین مرتبہ اس نے دعوت دی بذریعہ خط، اور اس وقت پسونڈہ ضلع میرٹھ میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ کرایہ کے لئے رقم میں دیتا ہوں، آپ آئیں، مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان یاد نہیں رہا تھا۔ اس کے بعد تین چار برس تک عتاب میں رہا۔ بوجہ زادِ راہ نہ ہونے کے سبب حاضری نصیب نہ ہوئی، فرمان یاد آنے پر معافی بارہا طلب کی، قدرت نے پھر سے رحمت فرمائی اور حاضری ہونی شروع ہوئی، جو تا حال قائم ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اور عتاب سے نجات ملی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

---

(۱) یہ واقعہ بھی میرے پاس مختصراً لکھا ہوا ہے مگر میں حضرت پیر عبدالمالکؒ کی اپنی تفصیل کو لکھنا چاہتا ہوں۔

آپ کی اولاد کے نام بھی نبی علیہ السلام نے رکھ دیئے

پسونڈہ ضلع میرٹھ کے قیام میں مولانا محمد اکبر صاحب اور مولانا محمد اصغر صاحب یہ دو بھائی تھے، جو ساکنان کابل تھے اور دہلی پڑھنے کی غرض سے آئے تھے، مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے، ڈپٹی گنج دہلی کی مسجد کے مولانا اکبر صاحب امام تھے۔ جب امینیہ کے بعض مدرسین وطلباء بیعت ہوئے، تو یہ بھی بیعت ہوئے، ان پر اورادوالہام بکثرت شروع ہوئے، میں نے یہ حالات گھر میں بیان کئے اس وقت احمد پوری میری اہلیہ میرے ساتھ تھی۔ جو کہ بے اولاد تھی اور ہے۔ اس نے کہا کہ مولانا سے کہو کہ مراقبہ کریں کہ معلوم ہوجائے کہ آپ کے اولاد ہے کہ نہیں، تو مولانا اکبر صاحب حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مزار مقدس پر اس غرض سے جا کر مراقب ہوئے، معاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ ہوا، اور دیدار مقدس کے ساتھ کلام کا شرف عطا فرمایا، فرمایا کہ تیرے پیر کی اولاد ہیں، فاطمہ، کلثوم، محمد عبدالماجد، محمد عبدالواجد، محمد عبدالواحد۔ جب یہ حال میری اہلیہ احمد پوری نے سنا، تو اس نے کہا کہ مولانا سے کہو کہ معلوم کریں کہ وہ اولاد مجھ سے ہوگی یا کسی اور سے ہوگی۔ پھر مراقبہ میں مولانا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف کلام نصیب فرمایا، مولانا کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ یہ راز کی بات ہے ہم نہیں بتلاتے۔ چنانچہ سفر ہندوستان ختم ہوا پاکستان بن گیا، پس کچھ ماہ گزرے ہوں گے کہ مجھے ریاست سوات کی دعوت آئی، اور ادھر میرے مرشد قبلہؒ کے گھر سے حکم آیا کہ تم سفر کرو، کیونکہ میری والدہ محترمہ کا یہ فرمان تھا۔ فوری سفر کو چلا اور پہنچ کر سلسلۂ تبلیغ شروع ہوا کہ مولانا خلیل الرحمن صاحب حق مولانا قنبر بابا صاحب کے فرزند مذکور نے پیش کش کی کہ آپ ہماری بہن سے شادی قبول کریں، چنانچہ اس سے یہ اولاد پیدا ہوئیں۔ فاطمہ، کلثوم، محمد عبدالماجد، اور محمد عبدالواجد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا، نام رکھے اور مزید اولاد کے نام میں نے رکھے۔

بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی

برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب

اور ایسا ہی ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب کے سلسلہ میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہؒ پر مولانا اکبر شاہ صاحب پر ورود میں آیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ صاحب کو فرمایا کہ مولانا حافظ غلام حبیب کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے کہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے۔ اور اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی، اور اس کے بعد دو جگہ سے اس کو رشتہ کی پیش کش ہوگی، ایک طرف کی پیش کش قبول نہ کرنا کہ وہ متکبر ہیں اور دوسری طرف کی پیش کش قبول کرنا۔ یہ عورت وفادار ہوگی۔ اور اس کے اولاد ہوگی، ایک کا نام حافظ عبدالرحمن اور دوسرے کا نام عبدالرحیم ہوگا۔ چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب دہلی میں مجھ سے رخصت ہو کر وطن گئے، اور یہ سارا واقعہ طلاق و وفات کا پیش آیا، اور تیسری شادی کی، جہاں کے لئے فرمان تھا، اولاد پیدا ہوئی جس میں اللہ پاک نے اپنی رحمت سے حافظ عبدالرحمن اور عبدالرحیم بھی دئے اس کے علاوہ حافظ صاحب کی اور بھی اولاد ہے۔

یہ دونوں حالات مولانا محمد اکبر صاحب کے تھے، جو صحیح واقع ہو گئے مولانا محمد اکبر صاحب کے اوپر صحیح حالات بکثرت ہوتے تھے۔ اب علم نہیں کہ وہ زندہ ہیں کہ نہیں کیونکہ وہ کابل میں تھے اور پٹھان قوم میں ایک عجیب مہلک مرض ہے کہ وہ خط نہیں لکھا کرتے، اس لئے کوئی معلومات نہ ہو سکیں کہ وہ زندہ ہیں کہ نہیں؟ کافی عرصہ ہوا کہ ان کے بھائی مولانا محمد اصغر صاحب کوئٹہ کے پہلے سفر کے دوران ملے اور کہتے تھے کہ میرے بھائی مولانا اکبر شاہ صاحب درس حدیث شریف پڑھاتے ہیں۔ درس کے دوران جب آپ یاد آتے ہیں، تو

روتے روتے درس بند کر کے اندر چلے جاتے ہیں۔ محبت کا یہ عالم ہے، اور اطلاع عرض کے لئے وہ پٹھانوں والا مرض غالب ہے محبت مولانا کو دہلی کے زمانے سے انتہائی تھی، کئی آدمیوں کے ذریعہ مجھ کو کہلوایا کہ حضرت کابل کی دعوت قبول کریں۔ میری بہن جو اس وقت موجود ہے، وہ حضرت صاحب کو نکاح میں دوں گا۔ میں نے انکار کیا کہ شادیوں کا میں نہ طالب ہوں نہ کروں گا۔

حج مبارک سنہ ۱۳۸۹ھ

الحمدللہ ثم الحمدللہ اس مرتبہ حاضری دربار محبوب کبریا کی نصیب ہوئی۔ پھر وہی سابقہ شفقت کی کیفیت عطا ہوئی، جس کی وجہ سے تمام سفر کا تھکان ختم ہوا۔ اور قبولیت پر عجب قسم کی بشارتیں نصیب ہوئیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت ہوا۔ میدان عرفات میں الوہیت سے بے انتہا شفقت کا القاء کے ذریعہ اور طواف میں مغفرت کی بشارتیں نصیب ہوئیں جس سے یہ اندازہ ہوا کہ اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس سفر کو مقبول فرمایا، چونکہ یہ سفر حج امام انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھا، جس کا صلہ اللہ کریم نے یہ عطا فرمایا، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

حج اکبر سنہ ۱۳۹۰ھ

اس مرتبہ چونکہ میں حج مبارک میں خانہ کعبہ کی حاضری سے قبل ہی دربار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کو مقدم کیا، تو جدہ مبارک سے روانگی کے وقت میں ایک عجیب طرح کی شفقت نمودار رہی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اپنے کسی عزیز کو بغل گیر کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح کی حالت بار بار ہوتی رہی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

بعد واپسی حج مبارک سنہ ۱۳۹۱ھ

آج سے اندازاً چھ ماہ قبل ایک ایسی کیفیت درپیش آئی کہ جسد زمین پر رہا اور روح پرواز کر کے آسمان کی طرف جا کر نصف چرخی انوار سے منور ہو کر گھومتا نظر آتا تھا۔ فیضان الٰہیہ کی شعائیں محیط کرنے پر گویا معمور نظر آتی تھیں، اس سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید یہ وہ مقام ہوگا جو کہ حضرت شیخؒ سے ایک دن ایک شخص نے استخارہ کا اظہار فرمایا تھا۔ استخارہ یہ تھا کہ شخص مذکور نے اپنی قسمت کی تقسیم کی معلومات چاہی تھی کہ حضرت خواجہ عثمان صاحب دامانیؒ استخارہ کے اندر معلوم ہوئے، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیری قسمت قریشی صاحب کے سینہ میں ہے، جن کو منشی صاحب بھی کہا جاتا ہے، جن کو اللہ کریم نے دو قطب عطا فرمائے ہیں، ایک یسار اور ایک یمین، اس شخص نے استخارہ کا حال حضرت شیخؒ سے ظاہر فرمایا تھا، یمین اور یسار کے نام لئے، یسار میں میرا نام حضرت شیخؒ نے فرمایا، اور یمین میں ایک عالم باعمل، جو میرے پیر بھائی تھے، ان کا اسم مبارک ظاہر فرمایا۔ اللہ کریم جانتے ہیں کہ واقعہ اس مرتبہ پر فائز معلوم ہوتا تھا، واللہ اعلم، اور یہ عالم فقط بلندی کے اعتبار سے ایک آسمان تک رسائی محدود نہیں معلوم ہوتی تھی، بلکہ بعض وقت عرش مقدس تک بعض وقت کم وبیش بلندی معلوم ہوتی تھی، اسی حال میں فیضان الٰہیہ دور تک محیط ہوتے نظر آتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم ان واقعات کی برکات سے آخرت بہتر نصیب فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔ صدیقی عفی عنہ

میرے حالات روداد جو مقام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقام کے تھے، شیخ کے وصال کے بعد تمام کتب خانہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مولوی محمد حنیف صاحب کے ہاتھ میں آئے، اور مولوی محمد حنیف صاحب مودودیت کی طرف مائل تھے، ان کی تعبیرات ان کو نہ آئی انہوں نے اس کو تلف کر دیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اگر یہ تلف نہ ہوتے تو تعبیرات کے ساتھ جمع کئے جاتے، اور آئندہ سالکین کے

لئے مفید ثابت ہوتے، وہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مصدقہ تھے۔

محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ

آداب السالک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ وَجَعَلَهٗ مِنْ اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اب احقر مرتب آدابِ سالک میں سے چند اہم اور ضروری آداب نقل کر کے کتاب کا جزء بنا رہا ہے تا کہ سالکین حضرات اپنے مرشد و پیر کے آداب کو بخوبی پہچان لیں۔ آدابِ سالک کو دو فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔

فصل اوّل: وہ طریقہ جو سالک کو ابتداء میں کارآمد ہے۔

فصل دوم: میں جو کہ مرید کو نسبت پیر سے برتنے چاہئیں

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِیْنُ۔

فصل اوّل

طریقہ ۱: سالک جب یادِ خدا میں مشغول ہونا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے، اور تعلقات دنیوی سے دور رہے، بعدہ صدقِ دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو، جیسا کہ ''**اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ**'' حدیث نبوی سے ظاہر ہے۔

طریقہ ۲: سالک کو لازم ہے کہ وقت سلوک طالب عرفان اور قرب باری تعالیٰ

کار ہے۔ یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالی مرتبۂ غوثیت یا قطبیت عطا کرے، یا تمام مخلوق میری معتقد ہو جائے۔

طریقہ ۳: نامرادی کو نسبت مرادی کے دوست رکھے، اور عاجزی وخواری کو اپنا لباس جانے، اور غرور وتکبر اور خودی سے دور رہے، اور خود کو ذلیل جانے، اور مخلوقات کے آزار سے غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو، حضور علیہ السلام کا درج ذیل فرمان مدنظر رہے: ''**اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ**''۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے مسکین ہی زندہ رکھ، اور موت دے مسکینی کی حالت میں، اور (قیامت میں) مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔

طریقہ ۴: کوئی امر مثلاً اچھے کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے۔ سکوت کو اختیار کرے اور ظاہر میں شرع کی حد پر قائم رہے، اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے۔

طریقہ ۵: کسی وقت اپنی خوش گذرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہ ہو، اور اپنے تئیں ہمیشہ اور ہر لحظہ اللہ تعالی کی قضا وقدر کا شا کر رہے۔

طریقہ ۶: راگ، باجے، ڈھولک، سرور، طنبورے اور گانے کے سننے سے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الٰہی سے یا اشعار توحید کے سننے کی طرف لگاوے کہ اس سے روح خوش ہوتی ہے۔ اور اس سے وجد پیدا ہوتا ہے۔ وجد کی تحقیق مفصلا رسالہ وجدیہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

طریقہ ۷: دل کو اپنے تمام دنیوی کاموں سے پھیر کر خدائے تعالی کی طرف متوجہ کرے، اور جو شئی عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں صرف کرے۔ جس طرح باری تعالی کا ارشاد گرامی ہے "**لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ**"، اور ماسوی اللہ کو اپنے دل میں راہ نہ دیوے، تا کہ جلاوت ایمان پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصاً للہ دوست رکھے، کوئی غرض

دنیوی درمیان میں نہ لاوے۔

طریقہ ۸: اگر اثنائے سلوک میں خویش واقارب، دوست اور احباب سالک سے پھر جاویں، تو کچھ ان کی طرف التفات نہ کرے، اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے، بلکہ تواضع زیادہ کرے۔

طریقہ ۹: عاجزی اور بیچارگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے، اور ظاہر کی خرابی میں باطن کی آبادی ڈھونڈھے۔

طریقہ ۱۰: ظالم کے ظلم پر صبر کرے، اور اس سے بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے، اور دشمنوں کو دوست جانے۔

طریقہ ۱۱: جب تک بھوک خوب نہ لگے، کھانا نہ کھاوے، اور جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو، نہ سووے، اور سوائے ذکر حق یا کلام انبیاء اور اولیاء کے زبان کو نہ ہلاوے۔ جیسے شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں:

لب مجنبان جز بذکر کردگار
زانکہ پاکان راہمین بودست کار

طریقہ ۱۲: اپنی عبادت اور راہِ نیک پر اپنی تعریف نہ کرے، اور ہمیشہ فقراء اور بزرگان دین کی خدمت میں مشغول رہے۔

طریقہ ۱۳: آرزومند کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو۔ اگر کوئی کرامت اس سے صادر ہو، تو اس کو ظاہر نہ کرے، اور اگر لوگ اس کو کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھ سے ہوئی ہے تو انکار کرے اور ہمیشہ شیطان کے مکر اور حیلہ سے بچتا رہے کہ وہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔

طریقہ ۱۴: سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقراء کی محبت میں سمجھے، اور دولت مندوں سے دور رہے، اور ہمیشہ دو یادیں دل میں زندہ رکھے، ایک تو یاد الٰہی، اور دوسرے

یادِ موت کہ پہنچانے والی حق کی طرف ہے۔

طریقہ ۱۵: سالک کولازم ہے کہ جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے، اور جاہل نادان کی صحبت سے بچے۔

طریقہ ۱۶: اگر نماز نافلہ استغراق الٰہی میں مخل ہو تو نہ پڑھے۔

طریقہ ۱۷: شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے۔

طریقہ ۱۸: جس گروہ میں ہو اس میں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے۔

طریقہ ۱۹: تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتر جانے، اور حلم اور تواضع بہت کرتا رہے۔

طریقہ ۲۰: اپنے کو ناچیز اور نابود جانے، اور خدا تعالیٰ کو ہر جا موجود جانے۔

طریقہ ۲۱: تمام نیک بختیاں ریاضت مجاہدہ، محاسبہ اور مراقبہ میں جانے۔

طریقہ ۲۲: ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک، درود شریف اور یاد الٰہی اور حفظ اوقات میں مشغول رہے، اور کسی وقت بیکار نہ بیٹھے۔

طریقہ ۲۳: سالک کو لازم ہے کہ اول لقمۂ حرام سے بچے اور پکار کر کلام نہ کرے۔

طریقہ ۲۴: سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت جانے، اور دنیا کو مری ہوئی بکری کے بچے سے زیادہ حقیر اور ذلیل جانے، اور قیام دنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیر درخت کے سمجھے۔

طریقہ ۲۵: سالک کو چاہئے کہ کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذا نہ دے۔

طریقہ ۲۶: سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہو چکا ہے، اس پر صابر و شاکر رہے، اور حریص نہ ہو۔

طریقہ ۲۷: سالک کو چاہئے کہ جھوٹ نہ بولے، سوائے صدق کے کلام نہ

کرے، اور دل کو خطرات ماسوا سے بچا دے۔

طریقہ ۲۸: سالک کو چاہئے کہ سیر ہو کر نہ کھائے تہائی شکم کھاوے۔

طریقہ ۲۹: سالک کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بچے، کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے، فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا، اور تنگی مثل فاقہ وغیرہ کے ہو، کسی پر ظاہر نہ کرے، اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔

طریقہ ۳۰: تمام امیدوں کو منقطع کر کے ایک ہی امید رکھے یعنی لقائے باری تعالیٰ۔

طریقہ ۳۱: کینہ، بغض اور رشک سے اپنے دل کو صاف رکھے، کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے اپنے مؤمن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آئے، خصوصاً یاران طریقت سے۔

طریقہ ۳۲: امانت میں خیانت نہ کرے، اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے، اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے دل میں دخل نہ دیوے۔

فصل دوم

ان آداب کے بیان میں جو مرید کو مرشد کے ساتھ بجالانے چاہئیں۔

ادب (۱): مرید کو لازم ہے کہ ظاہری قومیت و رسمیت و پیشہ وغیرہ مرشد پر نظر نہ کرے، اور وہ نعمت اور فیضان کہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عنایت کیا ہے، اس پر نظر کر کے ہادی وسیلہ معرفت حق سبحانہ وتعالیٰ کا قرار دے، اور ہر وقت ہر حال میں اخلاص مند، صاحب اعتقاد و طالب رضائے مرشد کا رہے، تاکہ مقصد اصلی کو پہنچے، نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب (۲): پیر کو حقیر نہ جانے، اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت و شوکتِ دنیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو، بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے، اور کسی شخص کو اس زمانہ میں

بزرگ، زیادہ فاضل اپنے پیر سے نہ جانے، اور کمالِ صدق ویقین سے تابعدار اس کا ہو، تاکہ مشعلۂ معرفت نور اس کے دل پر چمکے، اور حقائق واسرار الٰہی سے مطلع ہو، نہیں تو محروم رہے گا۔

غرضیکہ اپنے شیخ کو وقت کا علامہ شبلی اور جنید بغدادی سمجھے، جیسے حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ میرا عقیدہ اپنے شیخ ومرشد پر اس طرح ہے کہ فرض کرلیا جائے کہ ایک طرف میرا مرشد بیٹھا ہوا ہے، دوسری طرف علامہ شبلی اور جنید بغدادی بیٹھے ہوئے ہوں، تو میں علامہ شبلی اور جنید بغدادی کی طرف التفات کر کے بھی نہیں دیکھوں گا۔

ادب (۳): کوئی کلمہ خفت اور سبکی اور ناپسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے، اور نسبت خامی ونقص کے اس کی طرف نہ کرے، اگرچہ عرفان اس سے کچھ سمجھ میں نہ آوے، کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہوتی ہے، یعنی مناسبت حال پیر اپنے مرید کو رکھتے ہیں، اور بعضے کچھ مناسبت نہیں رکھتے، لازم ہے کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے، اور اپنے کو کم فہمی اور بے نصیبی کی طرف نسبت دے۔

ادب (۴): مرشد سے ضروری کلام آہستگی نرمی اور ادب سے کہے، بلند آواز دراز نہ کرے، اور جو کچھ مرشد کہے خوب غور سے سنے، اور تأمل کرے تاکہ نکات حقیقت دل پر کھلے۔

ادب (۵): وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے، تاکہ قابل فیوض ورحمت الٰہی کے ہو۔ اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

ادب (۶): مقام نشست گاہِ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالاتا ہے، وہی پیچھے بھی بجالائے، تاکہ خودی پیدا نہ ہو، اور اسرار، عجائب وغرائب کشادہ ہوں۔

ادب (۷): اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے، تاکہ دل کشادہ ہو، حضوری میں دوزانو ہو کر، باادب مثل عاجزوں وبے کسوں کے بیٹھے، اور ادھر ادھر نہ دیکھے، تاکہ فیضان

الٰہی کا سماد یکھے۔

ادب(۸): اس کی طرف پاؤں نہ کرے خواہ زندہ ہو یا انتقال کر گیا ہو، اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالائے، جو کہ بحضور کرتا تھا، تا کہ دولت سرمدی حاصل ہو، اور صفت جمال جلوہ کرے۔

ادب(۹): یقین کامل رکھے، اور کسی طرح کا شک وشبہ اس پر نہ لاوے، اور تمام اقوال وافعال کو راست جانے، اور صواب جانے، اور اگر اتفاقاً بہ سبب نفس اور شیطان کے کچھ وسوسہ بھی آئے، تو اسی وقت دور کرے، اور توبہ کرے، اور قصہ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا یاد کرے، تا کہ یقین کامل ہو، اور راہ معرفت حاصل ہو۔

ادب(۱۰): مرشد کے ساتھ صحبت اختیار کرے، اور جونکتہ معرفت کا اس سے سنے اس میں فکروغور کرے، اس کو اپنی حالت کے مطابق کرے، تا کہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو، تحصیل علوم دنیاوی سے بھاگے، تا کہ حضوری حق جل وعلا حاصل ہو۔

ادب(۱۱): اس کی صحبت میں بغیر اذن ورضا کے کلام نہ کرے، اور بہ ہمہ وجوہ متوجہ اس کی طرف ہو کر بیٹھا رہے، اور جو کچھ وہ کہے، اس کو خوب غور سے سنے، تا کہ صاحب شعور ہو، اور معاملات عجیبہ وغریبہ ظاہر ہوں۔

ادب(۱۲): ہر وقت حضوری کے دائیں بائیں نہ دیکھے، بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے، تا کہ اس کی شفقت پیدا ہو، اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

ادب(۱۳): آگے اس کے سر نیچا کئے ہوئے باادب بیٹھے، اور عاجزی اور غریبی کو کام میں لاوے، تا کہ محل رحمت کا ہو، اور نظر اس کی اس پر اثر کرے، ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ادب(۱۴): آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے، بلکہ اس کو نیک بختی ہمیشگی اور دولت سرمدی کے جانے، تا کہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

ادب(۱۵): وقت کھڑا ہونے اس کے آپ بھی کھڑے ہوں، وقت بیٹھنے کے بیٹھے، نام اس کا نہ لے، تا کہ صاحب مروت وصلاحیت ہو۔

ادب(۱۶): اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے، اور اپنا تعلق ظاہر و باطن اس سے رکھے، تا کہ مناسبت اس کے ساتھ پیدا ہو، کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

ادب(۱۷): جو کچھ اتفاقاً خلاف شرع اس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے، نہ اس پر اعتراض لاوے، شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے، یا کسی حالت میں حالات صوفیہ میں سے کوئی حال صادر ہوا ہو، کہ اس صورت میں وہ معذور ہے، یا طالب کی سمجھ میں شرع کے خلاف معلوم ہوا ہے، اور دراصل وہ خلاف شرع نہیں ہے، یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوا، یا اور کوئی باعث ہوا ہے۔

ادب(۱۸): جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں، اور یہ اس مقام کو نہیں پہنچتا ہے، اس کی تقلید و پیروی کرنا درست نہیں ہے، جب تک اس مقام کو نہ پہنچے۔ متابعت قولی کو تو ہرگز نہ چھوڑے، کہ باعث ورود فیضان وخوشی کا ہے۔

ادب(۱۹): اس کی خدمت گذاری میں قصور نہ کرے، اور نہ احسان اس پر رکھے، اور کسی طرح کی فضیلت اور اس سے زیادہ خیال حسب دانست اپنے پر بھی خیال نہ کرے، اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اس کا کرے، تا کہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو، اور سعادت اس کی اس کے حصہ میں جاوے۔

ادب(۲۰): کام کرنے میں مزدوری نہ لے، اور نہ ثواب اخروی کا خیال کرے، تا کہ راہِ اخلاص پیدا ہو۔

ادب(۲۱): کوئی کام اس کی اذن کے بغیر نہ کرے، اور طالب رضا اور خوشنودی کا ہو۔

ادب (۲۲): ملک و مال اس کے پر طمع نہ کرے، تاکہ دل غنی ہو، اور توفیق توکل کی پیدا ہو، نہیں تو حرص و ہوا میں ڈوب جائے گا۔

ادب (۲۳): ان کے خویش واقرباء کو، دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے، اور ہمیشہ مخلص اور اعتقاد مندان کا رہے، تاکہ اہل فضل وعزت سے ہو۔

ادب (۲۴): اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے، اس کی بدگوئی اور اس کے دشمنوں سے بچے، تاکہ صاحب استقامت ہو، اور اپنے عقیدہ طریقہ پر ثابت قدم رہے، تاکہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

ادب (۲۵): اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے، اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے، اور ہمیشہ اس کی صحبت میں اور حضوری میں ثابت قدم رہے، تاکہ راہ وصال کی میسر ہو، اور علم الوہیت سے خبر دار ہو۔

ادب: (۲۶) اس کی شفقت اور مرحمت پر مغرور نہ ہو، اور ہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے، تاکہ فریب میں نہ پڑے، اور راہِ راست سے نہ بچھڑے۔

ادب: (۲۷) فہم برائی ظاہری اس کی سے ملال خاطر نہ ہو (یعنی عقل ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہو، تو اس سے ملال خاطر نہ ہو) اور بدل وجان اخلاص منداس کا رہے، تاکہ فریب شیطان سے بے خوف ہو، اور کوئی ضلالت و ہلاکت سے باہر آوے، ورنہ کبھی اس سے خلاصی یعنی کو چہ نہ ہوگا۔

ادب: (۲۸) خدمت کرنے اور ان کی بزرگی سے انکار نہ کرے، اور زبان گلہ اور طعن اس کے حق میں نہ کھولے، اور خالص مخلص طالب اس کے کمال کا رہے، تاکہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

ادب: (۲۹) آگے اور پیچھے اس کے یکساں رہے، اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تاکہ دولت سرمدی پاوے۔

ادب: (۳۰) ظاہر و باطن ایک طرح پر رکھے، اور کسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے، ہر حالت میں یکسان رہے، تاکہ دل منور ہو، اور اسرار وحقائق میسر ہوں۔

ادب: (۳۱) اس کی حضوری میں خیال فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے، بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اس کی طرف متوجہ کرے، تاکہ دل محل نزول فیض الٰہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو۔

ادب: (۳۲) اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے، تاکہ طبیعت پر ملال نہ آوے، اور جو کچھ میسر ہو مال و جان سے، اس کی روبرو پیش کرے، تاکہ رضا اس کی اور راہ مقصد اصلی حاصل ہو۔

ادب: (۳۳) اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو، واسطے اللہ کے قبول کرے، کوئی خیال دنیاوی دل میں نہ لاوے۔

ادب: (۳۴) اپنا فخر علمی وکسبی اس کے آگے بیان نہ کرے، تاکہ فرق سلوک میں نہ آوے، اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے نہ ہووے، تاکہ اس کی نعمت سے محروم نہ رہے۔

ادب: (۳۵) جبکہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جائے، اس کی محبت کو مغتنمات (یعنی غنیمت) سے سمجھ کر دوسرے شخص کی طرف اذن اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے جب تک کہ اس کے فیض باطن سے فائدہ حاصل نہ کر لیوے، اور کسی سے بیعت نہ کرے، جب کسی سے بیعت کرنی چاہے، تو چار امور کا لحاظ رکھے:

(۱) اس کو صاحب نسبت کسی شیخ کامل سے پالے۔

(۲) صاحب اجازت بھی ہو۔

(۳) اتباع شریعت بھی اس کو حاصل ہو۔

(۴) اس کا سلسلۂ طریقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہوگیا ہو۔

اگر ان میں سے ایک بھی امر نہ ہوگا تو طے راہِ معرفت کی محال اور اس سے بیعت کرنی لا حاصل۔

ادب: (۳۶) جب کہ مرشد حقیقی اس دارِ فانی سے دارِ بقا کو رحلت فرمائے، تو بعد اس کے ہدیہ اور صدقہ اور ثواب تلاوت کا، اس کی روح پر فتوح کو پہنچا تا رہے، تا کہ درخت اخلاص اور محبت کا منقطع نہ ہو، اور تعلق روحانی باقی رہے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ مِنَ الْمُرْشِدِيْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

تمام شد آدابُ السَّالِكِ بِعَوْنِهٖ تَعَالٰى

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ •
(پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۹)

گنجینہ مجرّبات

مرتب
مولانا احمد علی پنجگوری (کراچی)
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵
خطیب دکھن مسجد آؤٹ رام روڈ، پاکستان چوک کراچی

تعویذات وعملیات

چند ایسے عملیات وتعویذات درج کئے جاتے ہیں جو بزرگوں کے معمول بہا ہیں اور شرع شریف کے خلاف بھی نہیں ہیں؛ تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال وآبرو کا نقصان بھی نہ ہو؛ لیکن سالک کو چاہئے کہ بلا اجازتِ شیخ اس کام میں مشغول نہ ہو کیونکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔ ہاں کبھی کبھار کسی خاص ضرورت کے وقت کوئی تعویذ وغیرہ لکھ کر خود استعمال کرنے یا کسی کو دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

چند ضروری باتوں کا لحاظ

- تعویذ لکھتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید کی آیت بے وضو مت لکھو، نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو۔
- جس کاغذ پر قرآن مجید کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ، اس کاغذ پر ایک سادہ کاغذ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کے ہاتھ میں لینا درست ہو۔
- چینی کی تشتری میں بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو، بلکہ تم خود پانی میں گھول دو۔
- جب تعویذ کا کام نہ رہے تو اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی، نہر یا کنویں میں چھوڑ دو۔
- بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں، سو شریعت میں بہنے والا خون مثل پیشاب کے ناپاک ہے، اس سے تعویذ لکھنا ناجائز اور بہت بری بات ہے۔

- ایسا تعویذ اگر بازو پر باندھا ہو یا جیب میں پڑا ہو تو نماز بھی درست نہ ہوگی۔اسی طرح بعضے تعویذ و عملیات میں تصویریں بنائی جاتی ہیں۔
- بعضے قرآن مجید الٹا پڑھتے ہیں، اور بعضے قرآن مجید کے اندر دوسری عبارتیں اس طور سے داخل کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی ترتیب ونظم میں خلل واقع ہوجاتا ہے۔یہ سب حرام اور معصیت ہے۔
- بعض تعویذوں کا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ جس سے ان کی بے ادبی ہوتی ہے مثلاً کوئی تعویذ کسی کے آنے جانے کی جگہ دفن کیا جاتا ہے۔تاکہ اس کے اوپر آمد و رفت ہو، یا اور جس طریقے سے بھی بے حرمتی و بے تعظیمی ہوتی ہو سب ناجائز ہے۔

تعویذ اور جھاڑ پھونک تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے

- ایک یہ کہ تعویذ کلام اللہ اور اس کے صفات سے ہو
- دوسری یہ کہ عربی زبان میں ہو، یا اس زبان میں جس کے معنی معلوم ہوں۔
- تیسری یہ اعتقاد ہو کہ افسوں بالذات (منتر وغیرہ) موثر نہیں بلکہ بتقدیر الٰہی اثر کرتا ہے۔

افسوں تین قسم کا ہے

- ایک وہ جس کا مطلب اور معنی معلوم نہیں تو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے کہیں مبادا اس میں شرک ہو۔
- دوسری قسم یہ کہ بکلام الٰہی اور بصفات ربانی ہو تو جائز ہے۔پھر اگر احادیث میں منقول ہے تو وہ مستحب ہے۔
- تیسری قسم یہ اسماء ربانی کے سوا فرشتہ یا ولی یا جلیل القدر مخلوقات مثلاً عرش کے نام ہو، تو اس سے پرہیز واجب نہیں اور اگر شرع میں اس کی اجازت نہیں؛ تو اس کا

ترک کرنا بہتر ہے؛ مگر جبکہ متضمنِ تعظیم ہو جیسا کہ غیر اللہ کا حلف؛ تو اب پرہیز کرنا لائق ہے۔(غایۃ الاوطار)

- جو تعویذ جداگانہ غلاف میں ہو یعنی تعویذ مڑا ہوا ہو تو اس کا بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ تحریمی نہیں۔ ہاں پرہیز کرنا یعنی باہر رکھ جانا بہتر ہے۔(غایۃ الاوطار)

- تعویذات و عملیات کو مؤثر حقیقی نہ سمجھے بلکہ اس کا اثر خدا ہی تعالی کی طرف سے جانے۔

- اگر کسی کافر کو تعویذ دینا ہو؛ تو بہتر ہے کہ آیاتِ قرآنی نہ لکھے؛ بلکہ یا تو وہ حروف جدا جدا لکھ دے یا ان حروف کے ہندسے لکھ دے یا اور کچھ جائز عبارت لکھ دے۔مثلاً یہ لکھ کر دیدے **اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ**۔ اس کو کافر گلے میں بھی ڈال سکتا ہے۔

(۱) برائے محافظت از جمیع آفات وبلیّاتِ ارضی وسماوی

معمول: سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چہار قل پڑھ کر دم کرنا از حد مفید ہے۔

(۲) برائے دفع سحر و جادو و برائے دفع زہر گزیدنِ مار

(سانپ کے کاٹے ہوئے کے لئے) مندرجۂ بالا معمول نمک پر پڑھ کر کھلانا اور زخم پر لگانا نہایت مفید اور مجرب ہے۔(دفعِ سحر و جادو کے لئے) روزانہ تین مرتبہ یہی معمول پڑھ کر تمام اعضاء پر دم کرے۔

(۳) اگر کسی کو دیوانہ کتّا کاٹ لے

سورۂ فاتحہ اور چہار قل پڑھ کر دم کرے از حد مفید ہے۔

(۴) برائے جمیع امراض واسقام وآلام ودفع جن وآسیب وبدنظر

معمول یہ ہے: سورۂ فاتحہ، چہار قل، اور آیت کریمہ:

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قَدَّسَنَا اللهُ تَعَالٰی بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ ۝ اَللّٰهُمَّ اشْفِ بِصَاحِبِ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

اس تمام مجموعہ کو پڑھ کر دم کریں اور پلائیں؛ از حد مفید ہے۔

(۵) برائے سخت امراض

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الْهَامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝ بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِيْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ يَاشَافِيْ يَاشَافِيْ يَاشَافِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ لکھ کر بازو یا گلے میں باندھے، اگر تمام عضو یا اعضاء میں سے کسی جگہ درد ہو تو اس تعویذ کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے، اس پانی کو پلائیں اور کسی قدر پانی بچا کر روغن تلخ میں ڈال کر اس جگہ پر اس روغن کو لگائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔

(۶) تعویذ برائے حفظِ طفل از جمیع آفات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحُصْنِ اَلْفَ اَلْفَ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالے۔ یہ عمل جن و آسیب کے لئے بھی مفید ہے۔[۱]

(۷) برائے محافظتِ زراعت

کاغذ پر لکھ کر کورے سفالہ میں بند کر کے، اس کو زراعت کے تختہ میں دفن کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ يَا خَالِقَ الْخَلَائِقِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ يَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِي الْاَرْضِ وَالثَّبَاتِ وَيَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِّ وَ الْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِيْرِ الْمُفْسِدَةِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

---

(۱) بعض نسخوں میں یہ جملہ اس طرح ہے: مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحُصْنِ الخ

(۸) تعویذ اسماءِ اصحاب کہف(۱)

برائے برکت وامان از غرق وحرق وسرق وغارت وغیر ذالک از امراض وحاجات۔
ان اسماء کولکھ کر مکان، کشتی یا متاع میں یا اپنے پاس رکھے، امان الٰہی میں رہے گا۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِلٰهِیۡ بِحُرۡمَةِ یَمۡلِیۡخَا مُکۡسَلۡمِیۡنَا، وَمَشۡلِیۡنَا، وَ مَرۡنُوۡش وَبَرۡنُوۡش، وَ شَاذۡنُوۡش، وَمَرۡطُوۡنَش اِسۡمِ کَلۡبِهِمۡ قِطۡمِیۡر۔ (حاشیہ جلالین ص: ۲۴۳ نمبر ۱۴)

(۹) تعویذ برائے شفاءِ ہر درد

اس آیت شریفہ کو تین روز متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے اس پانی کو پلائیں اور درد کی جگہ مالش کریں، انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللهِؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ یَا شَافِیۡ یَا شَافِیۡ یَا شَافِیۡ ۝

(۱۰) تعویذ برائے حاملہ ہونے عورت کے اور جننے فرزند نرینہ کے

اسم **یَامُبۡدِئُ** کو، نو ٹکڑے کاغذ پر لکھیں، جس وقت عورت حیض سے فارغ ہو، اول مہینے میں تین رات مجامعت کریں اور صبح ہر روز ایک ایک تعویذ پئیں۔ اس ترکیب سے تین ماہ میں یہ نو عدد تعویذ نوش کریں اور اس آیہ شریفہ کو لکھ کر عورت کو دیں کہ وہ گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ آیتِ شریفہ کا دو انگشت زیرِ ناف آویزاں رہے، انشاء اللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہو کر فرزند نرینہ جنے گی۔ وہ آیتِ شریفہ یہ ہے۔

اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَمَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُؕ وَکُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِمِقۡدَارٍ○عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ؁ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۣاسۡمُہٗ یَحۡیٰی ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا؁ بحق مریم و عیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آله صلی اللہ تعالی علیهم وسلم○

(۱۱) تعویذ برائے حمل خشک شدہ

جس عورت کا حمل خشک ہوگیا ہو اس کے لئے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھے، چالیس روز بلا ناغہ اس کو یہ تعویذ پلائے؛ بفضلہٖ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے (پیدا ہو کے) ظاہر ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

(۱۲) تعویذ برائے تپ ہر قسم

کٓہٰیٰعٓصٓ ۚ ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّلَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا (۱) وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ لکھ کر گردن میں باندھیں اور تین تعویذ کاغذ پر لکھ کر تین روز، ایک ایک کر کے پلائیں۔

یا محیط اللہ اللہ اللہ

(۱) سورۂ مریم پ ۱۶، ع ۱۔

(۱۳) تعویذ برائے تپ سوم

اول تپ کے شروع ہونے میں بروز نوبت اوّل وآخر درود شریف اور ایک بار سورۂ رعد پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوجائے گی، پس چاہیئے کہ سہ نوبت تک دم تمام کرے؛ اگرچہ اول یا دوسری نوبت پر آرام ہوجائے، اگر تینوں نوبت پر دم نہ کریں گے تو چند روز بعد بخار پھر عود کرآئے گا۔

(۱۴) تعویذ برائے دفع بواسیر ہر قسم

یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَغِیَاثَهٗ وَ مَعَاذَهٗ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ لکھ کر کمر میں باندھیں۔

(۱۵) ایضاً

اگر صبح وشام سورۂ فاتحہ بسم اللہ ہفت بار پڑھتا رہے، تو بہتر ہے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو صرف بسم اللہ شریف صبح وشام پڑھ کر، اپنے جسم پر ناف سے زانو تک آگے پیچھے ہاتھ پھیر کر دم کرے۔

(۱۶) برائے دفع درد باؤ[1]

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ یَّدَّعُ الْمَبْعُوْثَ اِلَّا الْبَاعِثَ یَارَبِّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ لکھ کر درد کی جگہ باندھیں۔

(۱) گیس

(۱۷) تعویذ برائے زود فروشی مال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ؕ لکھ کر مال و متاع میں رکھیں۔

(۱۸) برائے تیزی ذہن و کشائشِ مطالعہ

اَللّٰهُمَّ نَوِّرۡ قَلۡبِىۡ بِعِلۡمِكَ وَاسۡتَعۡمِلۡ بَدَنِىۡ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ عَلَيۡهِ۔ قبل از شروع سبق، ہفت بار پڑھ کر اپنے وجود پر دم کریں۔

(۱۹) تعویذ برائے گریۂ کودک

ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ قدوس قدوس وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ۔

(۲۰) تعویذ برائے دفع طحال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَلَئِنۡ زَالَتَا اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا اَحَدٌ مِنۡ بَعۡدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ؕ يَا طِحَالُ اِرۡجِعۡ اِلٰى مَكَانِكَ بِحَقِّ اِبِىۡ بَكۡرِ نِ الصِّدِّيۡقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ لکھ کر طحال کی جگہ پر باندھیں۔

(۲۱) ایضاً

بروز یکشنبہ ایک قرص گل، طحال کے برابر بنا کر طحال کی جگہ پر رکھیں۔ دستِ

راست میں چاقو لیکرایک بار سورۂ الم نشرح با تسمیہ پڑھ کر چاقو سے اس قرص کو کاٹیں اور اس طرح سات دفعہ کریں، لیکن اول وآخر درود شریف زیادہ کریں۔اس معمول کو تین یکشنبہ کریں انشاءاللہ طحال کٹ جائے گی۔

(۲۲)معمول برائے کاٹنے یرقان کے

بروز یکشنبہ چند برگ کلاں سبز گھاس کے لاکر ایک طرف مریض یرقان کے ہاتھ میں دیں کہ وہ پکڑ لے اور دوسری طرف خود بائیں ہاتھ میں لے کر اپنے داہنے ہاتھ میں چاقو لے کر ایک دفعہ سورۃ القریش با تسمیہ پڑھ کر، چاقو سے اس گھاس کو کاٹیں اس طرح سات دفعہ کریں لیکن اول وآخر میں درود شریف زیادہ کریں۔اس معمول کو بھی تین اتوار عمل میں لائیں۔انشاءاللہ یرقان رفع ہوجائے گا۔

(۲۳)معمول برائے خیر وبرکت

امورِ دین وکشائش وفراخی معاش وترقیٔ رزق کے لئے ہزار بار بلاناغہ رات دن میں پڑھیں۔بہت مفید اور نہایت مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ؕ

(۲۴)تعویذ برائے حبّ

دائیں بازو پر باندھ کر اس پر عطر وخوشبو لگائیں۔اس تعویذ کی اجازت مخالفتِ زوجین کے لئے ہے۔اس کے بغیر اجازت نہیں۔اگر کوئی شخص سوائے زوجین کے کسی دوسری جگہ پر اس کا عمل کرے گا؛ تو انشاءاللہ بجائے نفع کے نقصان اٹھائے گا۔

۱	۱۴	۷۸۶	۱۱	۸

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ يَاغَفَّارُ	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ يَاكَرِيْمُ	وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يَاكَرِيْمُ	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ يَاوَدُوْدُ
اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ يَاوَدُوْدُ ۱۲	وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يَاكَرِيْمُ ۷	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ يَارَحِيْمُ ۲	يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ يَالَطِيْفُ ۱۳
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ يَالَطِيْفُ ۶	يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ يَارَحْمٰنُ ۹	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ يَارَحْمٰنُ ۱۶	وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يَارَحْمٰنُ ۳
وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ يَارَحْمٰنُ ۱۵	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۴	يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ يَاكَرِيْمُ ۵	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ يَارَحِيْمُ ۱۰

(۲۵) تعویذ لکل شیٔ (ہر مقصد کے لئے)

ن۵۰ ن۵۰ ن۵۰

عـ ـہ ـہ ـے

حم حم حم حم حم حم الله حم الامر جاء النصر فعلینا لا ینصرون

الله

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه الله سیدنا محمد و اله و اصحابه اجمعین

(۲۶) تعویذ برائے بقائے حمل

یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض
یاقابض	یاقابض	یاقابض

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ○ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

(۲۷) تعویذ برائے دردِسر

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(۲۸) تعویذ برائے بجا شدنِ ناف

(۲۹) سر اور دانت کے درد اور ریاح کے لئے (۱)

ایک پاک تختی پر ریت بچھا کر ایک میخ سے اس پر لکھو **ابجد ھوز حطی۔ الف** پر دباؤ، اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو، اور اس سے درد کا حال پوچھو، اگر اب بھی درد ہو تو اسی طرح "ب" کو دباؤ، غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہے گا۔

(۳۰) ہر قسم کے درد کے لئے خواہ کہیں ہو

یہ آیت مع بسم اللہ تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں یا کسی تیل وغیرہ پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○** (پ ۱۵، بنی اسرائیل ع ۱۲)

(۳۱) دماغ کا کمزور ہو جانا

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ **یَا قَوِیُّ** پڑھیں۔

(۳۲) نگاہ کی کمزوری کے لئے

پانچوں نمازوں کے بعد یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

(۳۳) زبان میں ہکلا پن یا ذہن کم ہونا۔

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں۔ **رَبِّ**

(۱) اس کے آگے کے تعویذات بہشتی زیور و القول الجمیل وغیرہ سے منقول ہے۔

اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ اور روزانہ ایک بسکٹ پر الحمد للہ لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

(۳۴) برائے ہول (گھبراہٹ) دلی

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر گلے میں باندھیں۔ ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے، دل بائیں طرف ہوتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط

(۳۵) پیٹ کے درد کے لئے

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۝

(۳۶) ہیضہ اور ہر قسم کی وباء طاعون وغیرہ کے لئے

ایسے دنوں میں جو چیزیں کھائیں پئیں، ان پر پہلے تین بار سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھ کر دم کرلیا کریں۔ انشاء اللہ حفاظت رہے گی۔ اور جس کو ہوجائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کرکے کھلائیں پلائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

(۳۷) تلّی بڑھ جانا

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر تلّی کی جگہ باندھیں۔

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۝

(۳۸) ناف ٹل جانا

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجائے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

(پ ۲۲، ع ۵، سورۂ فاطر)

(۳۹) برائے بخار

اگر بغیر جاڑے کے بخار ہوتو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو پڑھ کر دم کریں قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (پ ۱۷، انبیاء ع ۵) اور اگر جاڑے سے ہوتو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۴۰) پھوڑا پھنسی یا ورم

پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہے، ثابت ڈھیلا، چاہے پسی ہوئی مٹی، لے کر اس پر یہ دعاء تین بار پڑھ کر تھوک دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر، وہ مٹی کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے۔

(۴۱) سانپ بچھو اور بھڑ کا کاٹ لینا

ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جائیں اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پوری سورت پڑھ کر دم کرتے جائیں، بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

(۴۲) سانپ کا گھر میں نکلنا یا آسیب ہونا

چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاءاللہ تعالی سانپ اس گھر میں نہ رہے گا اور اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔ وہ آیت یہ ہے۔اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا۔وَّاَكِيْدُ كَيْدًا۔ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۰(پ ۳۰،سورۂ طارق)

(۴۳) دوسرا نسخہ

یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ سے رُوَيْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا ہر روز اس شخص کو کھلائیں انشاءاللہ تعالی ہڑک نہ ہوگی۔

(۴۴) بانجھ ہونا

چالیس لونگیں لے کر ایک پر سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے، اس دن سے ایک لونگ روزانہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور کبھی کبھار میاں کے پاس بیٹھے اٹھے۔اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ انشاءاللہ اولاد ہوگی۔

(۴۵) حمل کا گر جانا

ایک تاگا کُسُم کا رنگا ہوا، عورت کے قد کی برابر، اس میں نو گرہ لگائے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے، انشاءاللہ تعالی حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کاغذ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔

(۴۶) برائے مسان و بخار

جس بچہ کو مسان کی بیماری ہو، تو اس پر اَلۡحَمۡدُ اکتالیس مرتبہ ساتھ وَصَلِ میم بسم اللہ کے اَلۡحَمۡدُ کے ساتھ پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کریں انشاء اللہ اس کا وہ مرض جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ نیز الحمد شریف چالیس بار پڑھ کر دم کر کے بخار والے کے منھ پر چھینٹے مارنا مفید ہے۔

(۴۷) بچہ زندہ رہنا

اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر، پیر کے دن دوپہر کے وقت، چالیس بار سورۂ وَالشَّمۡسُ اس طرح پڑھے، کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف پڑھے، اور جب چالیس بار ہو جائے۔ پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع سے یا جب سے خیال ہوا ہو۔ دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں میں سے کھالیا کرے۔ انشاء اللہ تعالی اولاد زندہ رہے گی۔

(۴۸) ہمیشہ لڑکی ہونا

اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت کا اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈلی یعنی دائرہ، ستر بار بنائے اور ہر دفعہ میں یَامَتِیۡنُ کہے، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

(۴۹) بچے کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ تین تین بار پڑھ کر اس پر

دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ ○ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

(۵۰) چیچک

ایک نیلا گنڈہ، سات تار کا لے کر اس پر سورۂ رحمن جو ستائیسویں پارہ میں ہے پڑھے اور جب اس آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے، اس پر دم کرے، ایک گرہ لگائے۔ سورۃ کے ختم ہونے تک اکتالیس گرہیں ہو جائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے۔ اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ چیچک سے حفاظت رہے گی اور چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

(۵۱) ہر طرح کی بیماری کے لئے

چینی کی طشتری پر سورۂ الحمد اور آیتیں لکھ کر روزانہ مریض کو پلایا کریں، بہت ہی تاثیر کی چیز ہے۔ آیات شریفہ یہ ہیں: وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ـ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ○

(۵۲) محتاج اور غریب ہونا

بعد نماز عشاء، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ پڑھ کر دعا کیا کریں اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے، بعد نماز عشاء اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یَا وَهَّابُ پڑھ کر دعا کیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

(۵۳) آسیب لپٹ جانا

ان آیتوں کو بیمار کے کان میں پڑھ کر دم کریں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلائے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۝ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝ سورۂ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ سات بار پڑھ کر کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر واقامت کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

(۵۴) کسی طرح کا کام اٹکنا

بارہ روز تک اس دعا کو بارہ سو (۱۲۰۰) دفعہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔

(۵۵) دیو کا شبہ ہو جانا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس میں نہلائیں اور یہ دعا چالیس روز تک چینی کی تشتری پر لکھ کر پلائیں۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ(۱) یَا حَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اور یہ دعا ہر بیمار کے لئے مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دے دیا ہو۔

(۱) بعض کے نزدیک سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے ہیں۔

(۵٦) خاوند کا ناراض یا بے پروا رہنا

بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح **یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ** کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں۔ جب سب پڑھ چکیں تو ان مرچوں پر دم کر کے تیز آگ میں ڈالدیں اور اللہ تعالی سے دعا کریں، انشاء اللہ تعالی خاوند مہربان ہوگا اور کم سے کم چالیس روز کریں۔

(۵۷) دودھ کم ہونا

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں۔ پہلی آیت:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ ؕ (پ ۲، بقرہ ع ۳۰) **وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً ؕ نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ؕ** (پ ۱۴ نحل ع ۸)

دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلائیں، تو خوب دودھ دیتی ہے۔

(۵۸) حفاظتِ حمل

اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اس طرح ڈالدیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے۔ آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ

وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ۝ اِنَّ اللهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۝ (۱) فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝ (۲) اَللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۝ (۳) رَبِّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝ (پ ۳، آل عمران ع ۴)

(۵۹) نظر بد

اگر نظرِ بد کا احتمال ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(۶۰) ایضاً

کلمات ذیل بھی نظر بد کا اثر دور کرنے کے لئے خصوصیت سے گلے میں ڈالتے ہیں۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ۝ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۝ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝

(۶۱) برائے مرگی

اور جو شخص مرگی میں مبتلاء ہو تو تانبے کی ایک تختی لے اور اس میں یکشنبہ (اتوار) کی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوالے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِسْنَامُهٗ اور دوسری طرف یہ کھدوائے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزٍ سُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ۝

(۱) پ ۱۴، نحل ع ۲۱ (۲) پ ۱۳، یوسف ع ۸ (۳) پ ۱۳، رعد ع ۲

(۶۲) برائے دردِ سر

دردسر خواہ آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا، آیات ذیل لکھ کر درد کے موقع پر باندھ دیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۝ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۝ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝ لَّا یُصَدَّعُوۡنَ عَنۡہَا وَلَا یُنۡزِفُوۡنَ ۝ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شَرِّ کُلِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَمِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۝

(۶۳) برائے دردِ زہ

کلمات ذیل کو گُڑ پر پڑھ کر کھلائیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں، انشاء اللہ ولادت میں بہت سہولت ہوگی۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ۔ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَحُقَّتۡ۔ اَھۡیًا اِشۡرَاھِیًا اَللّٰھُمَّ سَھِّلۡ عَلَیۡنَا الۡوِلَادَۃَ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ ثُمَّ السَّبِیۡلَ یَسَّرَہٗ۔

(۶۴) آسیب

اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔ آیات یہ ہیں: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، (۱) سورۂ فاتحہ پوری (۲) الٓمّٓ تا مُفۡلِحُوۡنَ (۳) وَاِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الخ (۴) (۵) لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ تا آخر سورۃ بقرہ (۶) شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ، الآیۃ (آل عمران) (۷) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ الآیۃ (سورۃ الاعراف ع ۷) (۸) فَتَعٰلَی اللّٰہُ تا ختم سورۂ مؤمنون (۹) آیات شروع صافات تا لَازِب (۱۰) تین آیات آخر سورۂ حشر (۱۱) وَاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا الخ (سورۂ جن) (۱۲) قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پوری (۱۳) سورۂ فلق پوری (۱۴) سورۃ الناس پوری۔

(۶۵) ایضا برائے آسیب

کلماتِ ذیل لکھ کر گلے میں ڈال دیئے جائیں، اس عمل کا نام حرزِ ابی دجانہ ہے نہایت مجرب ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَ السَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ حمعسق تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔

(۶۶) ایضاً

اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیاتِ ذیل پچیس بار کیلوں پر پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○ (پ ۳۰، طارق ع ۱)

(۶۷) ایضاً

اس نقش کو مع عبارت زیرین تعویذ لکھیں اور اس کو اس طرح فتیلہ بنائیں کہ دو کا ہندسہ نیچے رہے اور آٹھ کا ہندسہ اوپر رہے، پھر پاک روئی میں لپیٹ کر کورے چراغ میں کڑوا تیل ڈال کر، مریض کے پاس اوپر کی طرف سے یعنی ہندسہ (۷) کی طرف سے روشن

کریں اول روز ایک فتیلہ جلائیں، پھر ایک دن ناغہ کر کے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کر کے تیسرا۔

۸	۱	٦
۳	۵	۷
۴	۹	۲

فرعون قارون ہامان شداد نمرود ابلیس علیہ اللعنۃ واَتباع ایشاں اگر نگریز سوختہ شوند

(٦٨) برائے دفع سحر

آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پڑھ کر اس کو پلائیں، اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھ کر مریض کو نہلائیں۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ فَلَمَّآ اَلۡقَوۡا قَالَ مُوۡسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ ۙ السِّحۡرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پوری پڑھیں۔

(٦٩) برائے دفع مرگی

ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، رَبِّ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ۔ رَّبِّ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ اَعُوۡذُبِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ۔

(۷۰) ردّ غائب

اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ ہو گیا اور کہیں چلا گیا ہو، تو اس کے واپس آنے کے لئے آیات ذیل لکھ کر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں جو کوٹھڑی زیادہ

تاریک ہواس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ پتھر نہ ہو تو چکی کے دو پاٹوں میں دبا دیں اور لفظ فلاں بن فلانۃ کی جگہ اس لاپتہ کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ پہلے سورۃ الفاتحہ اور آیۃ الکرسی لکھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا وَمَا عَلٰی عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةِ اَضْیَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۝ پھر کہے۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ سے فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ تک وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ پھر کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُرَدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۝

(۱۷) دیگر برائے ردغائب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۝ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۝ یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۝ حَتّٰٓی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۝ اَللّٰھُمَّ یَا هَادِیَ الضَّالِّ وَیَا رَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ فُلَانٍ۝[1]

(۱) لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھا جائے۔

(۷۲) پیشاب رک جانا یا پتھری ہو جانا

کلماتِ ذیل کو لکھ کر ناف پر باندھ دیا جائے۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، وَاَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ شِفَاءَكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ ط

(۷۳) برائے غنا

یَاوَهَّابُ بعد نماز عشاء اس طرح پڑھے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں چودہ سو چودہ (۱۴) بار اسم مذکور اور بعد میں یہ دعا پڑھے۔ **یَاوَهَّابُ هَبْ لِیْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔** (اس عمل کا نام حضرت مولانا یعقوبؒ کیمیائے درویشاں فرمایا کرتے تھے)

(۷۴) انجاح حاجت

تمام مشکلات کے حل کے لئے اسم **یَالَطِيْفُ** بعد نماز عشاء گیارہ سو مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دعا کرے۔

(۷۵) برائے تپ ولرزۂ ہر قسم

اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ ہر قسم کا تپ ولرزہ، دفع

ہوگا۔ نقش یہ ہے:

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
بِسْمِ	الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ
اللّٰهِ	بِسْمِ	الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ
الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ	الرَّحِیْمِ

(۷۶) ایام ماہواری کی کمی

اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو؛ تو آیاتِ ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ○ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(۷۷) ایام ماہواری کی زیادتی کے لئے

اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر اس طرح گلے میں ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

(۷۸) برائے امان و پناہ از ہر آفت

یہ دعا صبح و شام پڑھا کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

مَاشَاءَاللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ج اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ط اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

(۷۹) برائے افزائش شیر جانوراں

اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو، تو آٹے کے ایک پیڑے پر آیات ذیل پڑھ کر اس جانور کو کھلائیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝

(۸۰) برائے تھنیلا

بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ، درد اور چبھن ہوتی ہے، تو اس دعا کو چھنی ہوئی راکھ پر یا مٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھ کر اس راکھ یا مٹی میں تھوک دیں، پھر پانی سے اس کو پتلا کر کے درد کی جگہ لیپ کریں اور پھوڑے پھنسی پر لگایا جائے تب بھی مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۝

(۸۱) برائے آسیب زدہ

(از قطب عالم مولانا گنگوہیؒ) اسماء اصحاب کہف، بعبارت ذیل کاغذ پر لکھ کر، جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اس کی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کردئے جائیں اور بیس کا مندرجۂ ذیل نقشہ ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جائے، وہ دیکھنے سے گھبرائے اور انکار کرے گا۔ مگر زبردستی اس کی نظر اس پر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

اسمائے اصحاب کہف یہ ہیں

اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يَمْلِيْخَا مُكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَط طَبْيُوْنَش

كَشَافَطْيُوْنُس اٰذَرْفَطْيُوْنُس • يُوَانِس بُوْس وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرِ •

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

(۸۲) گنڈا برائے مسان

(از حضرت مولانا خلیل احمد) نیلے تاگے کے اکتالیس تار عورت کے قد کے برابر لمبے لے کر اس پر سورۂ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگے پر دم

کر کے ایک گرہ لگا تا رہے۔حمل کے زمانہ میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈہ کو باندھ دے اور بعد ولادت کے بچہ کے گلے میں ڈال دے اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ وہی فائدہ ہوگا۔

(۸۳) گنڈا برائے آسیب زدہ

گیارہ تار، نیلا یا سیاہ سوت کچا، ڈیڑھ گز لمبا لے کر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کر کے بند کر دیں۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِنَّھُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا وَّاَکِیۡدُ کَیۡدًا ۔ فَمَھِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡھِلۡھُمۡ رُوَیۡدًا ۝

(۸۴) گنڈا برائے سہولت دندان

سات تار کا بارہ گرہ لمبا، کچا سوت نیلا یا سیاہ لے کر سورۂ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ پوری سات بار پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر حسب معمول دم کریں، پھر ہر گرہ پر جدھر ختم کر کے گرہ لگائی ہے اس کے اوپر سے۔اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۝ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّھَا وَحُقَّتۡ ۝ وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۝ وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡھَا وَتَخَلَّتۡ ۝ ایک ایک بار دم کرتے چلے جائیں، پھر ایک ایک بار اس طرف سے جہاں اب ختم کیا ہے۔قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ پوری سورت دم کرتے ہوئے چلے آئیں۔

(۸۵) گنڈا برائے حفاظت حمل

گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت، ڈیڑھ گز لمبا لے کر سورۂ یٰسٓ پوری پڑھیں اور ہر مُبِیۡن پر ایک گرہ لگا کر دم کریں۔پھر اس کو حاملہ کے پیٹ پر باندھیں۔(کل سات گرہ ہوں گی) حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۸۶) جھاڑ برائے اورسا

(جس کو میٹھا اور پسلی چلنا بھی کہتے ہیں) چاقو سے پاک زمین پر سات لکیریں اس طرح کھینچ کر ||||||| اور بچہ کا پیٹ اپنی طرف کر کے، کپڑا اٹھا کر دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر، بچہ کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے ان لکیروں پر لاتار ہے اور سات بار یہ آیت پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝
اور بچہ کے پیٹ اور سینہ پر دم کرے اور کبھی کبھی چاقو کو آہستہ سے اس کی پسلی سے چھواتا ہوا (جو چل رہی ہے) اور پیٹ کو چھواتا ہوا زمین تک لائے۔ سات دفعہ دعا پڑھ کر ایک لکیر سے ان ساتوں لکیروں کو کاٹ دے۔ پھر اسی طرح سات دفعہ پڑھے اور دوسری لکیر سات لکیر سے کاٹ دے۔ اسی طرح ہر سات، ایک لکیر سے کاٹتا رہے۔ سات لکیریں ہو جائیں، بس دم کر کے بچہ کو اٹھا دیا جائے اور بچہ کو پیشاب کروا دیں، صبح و شام تین روز تک جھاڑا جائے، باذن اللہ مرض دفع ہو جائے گا۔

(۸۷) برائے دورۂ کمیڑہ

جب بچہ کو مسان کا دورہ پڑ رہا ہو، تو سات بار "سورۂ الحمد" پوری اور سات بار اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پوری اور سات بار درود شریف (نماز والا) پڑھ کر دم کرے اور پڑھتے ہوئے داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت کو سینہ اور پیٹ پر پھیرتا رہے۔

(۸۸) برائے اختلاجِ قلب

آیاتِ ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۝ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ○

(۸۹) گنڈا برائے بواسیر خونی

کچا سوت سرخ رنگ ڈیڑھ گز لمبا اکیس تار لے کر سورۂ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ پوری اکیس بار پڑھ کر گرہ لگاتا اور دم کرتا رہے۔ پھر الٹی طرف سے ہر گرہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ایک بار دم کر دے پھر سیدھی طرف سے ایک بار ہر گرہ پر يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ دم کرتا چلا آوے اور بواسیر والے کی کمر پر باندھ دیا جائے، باذن اللہ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔

(۹۰) حفاظت از مار کژدم وغیرہ موذی جانوروں کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ○

گیارہ بار صبح و شام، اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھا جائے۔ اعتقاد کامل ہو۔

(۹۱) ایضا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ تین بار صبح و شام۔

(۹۲) برائے عقیمہ

ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا○

پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے۔

(۹۳) ایضا برائے حمل

اول الحمد شریف، بعدہ اسمائے اصحاب کہف جو (ص ۳ پر درج ہے) تین تین بار پڑھ کر چھ عدد چھوہاروں پر دم کریں اور دیدیں اور ہدایت کریں کہ بعد غسلِ حیض ایک عدد چھوہارہ روزانہ بیوی کھائے اور ایک عدد چھوہارہ خاوند بھی کھائے اور رات کو ہمبستری کرے، انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

(۹۴) برائے خنازیر

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو، تو تانت پر جو مریض کے قد کے برابر ہو، اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَعُوۡذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدۡرَةِ اللّٰهِ وَ قُوَّةِ اللّٰهِ وَ عَظۡمَةِ اللّٰهِ وَبُرۡهَانِ اللّٰهِ وَ سُلۡطَانِ اللّٰهِ وَ كَنَفِ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَنَظۡرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَ جَلَالِ اللّٰهِ وَ كَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ مِنۡ شَرِّ مَا اَجِدُ ۝ پھر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

(۹۵) ہر بیماری کے لئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان آیتوں کا پڑھنا ثابت ہے اور فرمایا کہ آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت جب یہ آیات پڑھی جائیں تو بیماری خدا کے فضل سے دور ہوتی ہے۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ سے جَمِيۡعًا تک اور يَسۡئَلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالُ سے وَلَآ اَمۡتًا تک اور لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ سے خَشۡيَةِ اللّٰهِ تک اور ہر آیت کے بعد یہ کہتا جائے فَكَيۡفَ اَنۡتَ يَآاَيَّتُهَا الۡعِلَّةُ ۝

(۹۶) جو بچہ کسی طرح نہ چلتا ہو

اگر یہ نقش لکھ کر اور کسی خوشبو کی دھونی دے کر، اس بچے کے گلے میں ڈال دیں، تو انشاء اللہ چلنے لگے گا، اسی طرح اگر سفر میں جائے تو اپنے بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ تھکان نہ ہوگی۔

بن	ت	م	ال
۳۹	۳۲	۵۹	۴۰۱
۳۳	۴۲	۳۹۸	۵۸
۳۹۹	٦٧	۳۴	۴۱

(۹۷) جس حاملہ کے بچہ نہ پیدا ہوتا ہو

تو یہ آیات اور دعا اور نقش سکوری پر لکھ کر، پانی سے دھو کر پلائیں، انشاء اللہ پیدائش فوراً ہوگی۔ وہ دعا، آیات اور نقش یہ ہیں۔

د	ط	ب
ج	ہ	ز
ح	ا	و

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے اَلْعَظِیْمُ تک۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا تُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ○

(۹۸) برائے غنائے دلی، کشائش ظاہری وباطنی

ہر روز سورۂ مزمل شریف چالیس بار پڑھنے پر ہمیشگی کرے، اگر چالیس بار نہ ہوسکے تو گیارہ بار پڑھے۔ بعض بزرگوں سے مزمل شریف کا اکتالیس بار پڑھنا منقول ہے اور بعض سے عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار اس طرح کہ پہلی رکعت میں اکیس بار اور دوسری کعت میں بیس بار پڑھے اور ایک یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ایک ایک بار اور پانچوں نمازوں کے بعد دودو بار، کہ شب وروز گیارہ بار ہوجائے۔ یہ سب طریقے مجرب ہیں۔

(۹۹) برائے دفع فاقہ

جوشخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

(۱۰۰) ایضا

فاقہ دور کرنے کے لئے ہر روز سو بار لَا حَول وَلَا قُوَّةَ اِلا بِاللّٰہِ العَلِی العظیم۔ پڑھنا مفید ہے۔

(۱۰۱) رات کو جاگنے کے لئے

جوشخص اپنے سوتے وقت سورۂ کہف کی آخری آیتیں پڑھے اور اللہ تعالی سے دعا کرے کہ اس کو جگادے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالی اسی وقت اس کو جگادے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۝ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ

لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۝

(۱۰۲) برائے خوف حاکم

جو شخص کسی صاحبِ حکومت سے ڈرے، اس کو چاہئے کہ یوں کہے **کٓھٰیٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ** اور **کٓھٰیٰعٓصٓ** کہتے وقت ہر حرف کے تلفظ پر داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے یعنی کاف کہتے وقت سب سے چھوٹی انگلی بند کرے ھا پر دوسری یا پر تیسری عین پر چوتھی انگلی اور ص پر انگوٹھا بند کرے۔ اور **حٰمٓعٓسٓقٓ** کے ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی انگلی بند کرے اور دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کو بند کئے ہوئے اس حاکم کے سامنے جا کر کھول دے انشاء اللہ مہربان ہوگا۔

(۱۰۳) گم شدہ چیز کے لئے

جس کی کوئی چیز کھوگئی ہو تو وہ **یَا حَفِيْظُ** ایک سو انیس (۱۱۹) بار بغیر کمی زیادتی کے پڑھے پھر یہ آیت۔ **يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ۝**

ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالی اس کی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا۔

(۱۰۴) ایضا

کسی کی چیز یا لڑکے وغیرہ کے گم ہونے پر، دورد شریف لکھ کر دیا جائے کہ اونچی جگہ درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکائے۔

(۱۰۵) برائے حاجت روائی

حاجت روائی کے لئے سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملا دے۔ اتوار کے دن فجر کی سنت اور فرض کے درمیانی وقفہ میں شروع کرے۔ پہلے دن ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار۔ اسی طرح ہر روز دس بار کم کرتا جائے، یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے۔

(۱۰۶) نمازِ حاجات

مشکل حاجتوں کو برلانے کے لئے چار رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؕ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ؕ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ؕ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھے اور اپنی حاجت کی دعاء کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہو جائے گی۔

(۱۰۷) برائے بخار

خصوصا پرانے بخار کے لئے یہ افسوں (تعویذ) ایک کاغذ پر لکھ کر بازو پر باندھ دے، انشاء اللہ جلد اچھا ہو جائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ؕ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ نِ الَّتِیْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ یَهُوْدِیَّةً

فَبِحَقِّ مُوْسٰی كَلِيْمِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا اَكَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِيْ مِنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللهِ تَعَالٰى وَاللهُ بَرِیْءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۝ فلان بن فلانہ کی جگہ مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

(۱۰۸) ایضاً

بخار والے پر ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے۔

(۱۰۹) برائے سرخ بادہ(۱)

جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو، اس دعا سے سات بار جھاڑے اور پڑھتے وقت چھری سے اشارہ کرتا جائے۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ ۝ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَالَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ۔ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

(۱) جس کو خسرہ کہا جاتا ہے۔

(۱۱۰) برائے اسقاط جنین

جوعورت بچہ اسقاط کر دیتی ہوتو ایک تا گا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو (۹) گرہیں لگائے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اور قل یایها الکفرون پڑھے اور دم کرے۔

(۱۱۱) دنبل اور پھوڑے وغیرہ کے لئے

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ نو (۹) بار، اول و آخر دورد شریف پڑھ کر ملتانی مٹی پر دم کر کے لگائیں۔

(۱۱۲) جس کو پیشاب میں ریگ آتی ہو

اس کو یہ آیت لکھ کر پلائیں۔ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۝

(۱۱۳) فتیلہ برائے آسیب زدہ

یہ فتیلہ اسی حالت میں دیا جاتا ہے جبکہ جن یا آسیب کسی طرح نہ جاتا ہو۔

امليحٌ قمليحٌ تمليحٌ يا امليح تمليح قمليحٌ کاغذ پر لکھ کر، اس کاغذ کو لمبائی کی صورت میں نہ کر کے، نیچے کالے کپڑے کا ٹکڑا رکھ کر قدرے حرمل (کالا دانہ) اور ہینگ رکھ کر اوپر ڈورا لگا یا جائے۔

(۱۱۴) برائے معمولی دمبل

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف، درمیان میں گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کرے۔

(۱۱۵) خراب اور بڑے دمبل کے لئے

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف، درمیان میں اکتالیس مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر دم کریں اور مکھن وغیرہ پر دم کر کے لگائیں۔

(۱۱۶) تعویذ برائے امراض عام

ه ااا/ ے ط اا اا ھ

(۱۱۷) حفاظتِ ایمان

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ایمان کی دولت ہے، اس کی حفاظت ہر مسلمان کا محبوب فریضہ ہونا چاہئے۔ بعض اکابرین اولیاء کرام سے منقول ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد کی سنتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ وَالنَّاسِ ہمیشہ پڑھا کرے، تو اس کا ایمان بھی محفوظ رہے گا اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(۱۱۸) ایمان پر خاتمہ

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی عادت بنا لے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

دعا یہ ہے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝ (پ۳۰ اٰل عمران ع۱)

(۱۱۹) وساوسِ شیطانی سے حفاظت

جس کے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوتا ہو، وہ اس دعا کی بکثرت پڑھے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ۝

(پ۱۸ المؤمنون ع۶)

(۱۲۰) عذابِ جہنم سے حفاظت

جو شخص ان آیتوں کو برابر پڑھنے کی عادت ڈال لے گا، وہ عذاب جہنم سے محفوظ رہے گا۔ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ ۲۴

حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۝ (پ۲۵)

حٰمٓ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ۝ (پ۲۵)

حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۝ (پ۲۵)

(۱۲۱) برائے شفاعت

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنے کا معمول بنالے گا اسے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

(۱۲۲) عذاب قبر سے حفاظت

جو شخص بعد عشاء سورۂ ملک یا سورۂ یٰس کی تلاوت کثرت سے کرے گا وہ انشاء اللہ تعالی عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(۱۲۳) تجارت میں برکت

جمعرات کے دن باوضو اس آیت کو لکھ کر مکان یا دوکان کے دروازے پر لٹکانے سے خیر و برکت ہوگی۔

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (پ۳ ال عمران ع۸)

(۱۲۴) کشائش رزق

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ جو شخص بعد نماز جمعہ، پاک صاف ہوکر پینتیس مرتبہ یہ لکھ کر اپنے پاس رکھے خدا تعالی اسے غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ (۲) نماز چاشت کے بعد روزانہ ایک سو مرتبہ یَابَاسِطُ پڑھنے سے رزق میں فراخی ہوگی۔

(۱۲۵) دعا کا مقبول ہونا

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ان اسماء حسنی کا بار بار تکرار دوران دعا قبولت دعا کے لئے سریع التاثیر ہے۔

(۱۲۶) حاجت کا پورا ہونا

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خضر علیہ السلام نے بعض عابدوں کو اس نماز کی تعلیم دی اور فرمایا کہ اس نماز کے بعد جو کچھ مانگو گے ملے گا۔ ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی جائے (یعنی دو رکعت نماز نفل، صلوۃ حاجت کی نیت سے) پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور دس مرتبہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؁ پڑھ کر، پھر ایک مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کو پڑھ کر جس ضرورت کے لئے بھی دعا کی جائے گی انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۱۲۷) ادائیگی قرض

دو رکعت نماز نفل، وتر سے پہلے پڑھے اور ہر دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ بار قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ؁ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؁ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؁ (پ ۳، آل عمران ع ۳)

پڑھے، تو انشاء اللہ اس کے تمام قرض ادا ہو جائیں گا۔ نہایت مجرب ہے۔

(۱۲۸) دفع غم کے واسطے

غم دور کرنے کے لئے اس آیت کا بار بار پڑھنا مفید ہے: وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ

وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (پ ۷، ع ۲) إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۝ (پ ۲۲، فاطر ع ۵)

(۱۲۹) پیداوار میں کثرت

اس آیت کو کسی پاک برتن پر زعفران سے لکھ کر آب سے دھوئے اور اس پانی سے بیج کو دھو کر بوئے یا اس پانی کا کھیت میں چھڑکاؤ کرے، تو فصل خراب نہ ہوگی۔ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (پ ۷، انعام ع ۱۲)

(۱۳۰) ٹڈی دل سے حفاظت

اگر کہیں ٹڈی دل آجائے تو ان میں سے چار ٹڈی دل پکڑ کر چاروں کے پروں پر ایک ایک آیت لکھ کر یہ کہتے ہوئے کہ فلاں شہر کی جانب چلی جاؤ، ان کو چھوڑ دے، انشاء اللہ ٹڈی دل لشکر اس شہر سے فوراً روانہ ہو جائے گا۔ شیخ یحییٰ بن عبد القرشی فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا اسے آزمایا ہے اور مجرب ہے، ان میں سے ایک کے پر کے اوپر فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لکھے اور دوسرے پر کے اوپر وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اور تیسرے کے اوپر ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ اور چوتھے پر فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِيْنَ ۝

(۱۳۱) کیڑوں سے حفاظت

اگر وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ پوری سورت پڑھ کر غلہ وغیرہ پر دم کر دیا جائے تو وہ غلہ کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

(۱۳۲) برائے حفاظت

جب گھر سے روانہ ہو تو گھر سے نکلتے وقت آیۃ الکرسی اور لِاِیْلٰف پڑھنے سے اس کے واپسی تک گھر پر کوئی آفت نہیں آئے گی۔

(۱۳۳) گمشدہ کے ملنے کا ذریعہ

اگر کسی کی کوئی چیز کھوگئی ہو تو اپنی انگشتِ شہادت کو اپنے سر کے چار جانب گھماتے ہوئے سات مرتبہ سورۃ الضحی پڑھے پھر ایک مرتبہ اَصْبَحْتُ فِي اَمَانِ اللهِ وَاَمْسَيْتُ فِي جِوَارِ الله، اَمْسَيْتُ فِي اَمَانِ اللهِ، اَصْبَحْتُ فِي جِوَارِ اللهِ پڑھ کر، تین مرتبہ بجائے اس عمل کے دوران کھوئی ہوئی چیز کا تصور ذہن میں رکھے انشاء اللہ تعالی بہت جلد وہ چیز مل جائے گی۔ نہایت مجرب ہے۔

(۱۳۴) مفرور کی واپسی

چالیس روز تک دو رکعت نماز پڑھ کر ایک سو انیس (۱۱۹) مرتبہ یہ دعا پڑھے اور پھر بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے دعا کرے، انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا۔ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○ (پ۲۱، لقمان ع ۲)

(۱۳۵) زوجین میں محبت

اگر شوہر و بیوی میں ناراضگی ہو، تو اس نقش کو تعویذ بنا کر موم جامہ کر کے، زوجین میں سے جس کو ضرورت ہو اپنے داہنے بازو میں باندھ لے، انشاء اللہ تعالی تمام اختلافات دور

ہوں گے۔

۷۸۶

۲۴۳و	۲۵۶ر	۲۵۳و	۲۵۰ر
۲۵۴د	۲۴۹و	۲۴۴و	۲۵۵و
۲۴۸د	۲۵۱و	۲۵۸د	۲۴۵و
۲۵۷و	۲۴۶و	۲۴۷و	۲۵۲و

یا ودود الحیّ القیّوم دارندۂ این نقش معظم، سورۂ اخلاص راقلب **قلب فلان ولد فلان علی حب فلان ولد فلان حبا شدیدا مطیعا عاشقا دائما ابدا ابدا ابدا یامقلب القلوب والابصار۔**

(۱۳۶) اولاد ہونا

(۱) ایک پاک برتن میں "**اَللّٰه الرحمٰن**" کے حروف الگ لکھ کر اسے گلاب سے جس میں کچھ مشک بھی ملا ہوا ہو، دھوکر عورت کو حیض سے فراغت کے وقت پلائے، پھر ہمبستری کرے انشاءاللہ استقرار حمل ہوگا۔

(۲) جس کو اولاد نہ ہوتی ہو، وہ اس آیت کریمہ کو بکثرت پڑھا کرے، تو انشاءاللہ تعالی مقصد پورا ہوگا۔ **قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ (پ ۳ آل عمران ع ۴)**

(۱۳۷) برائے عقیمہ

عورت کے حیض سے فارغ ہوجانے کے بعد یہ آیت لکھ کر موم جامہ کر کے گھڑے وغیرہ میں ڈال دے اور اس گھڑے سے شوہر و بیوی دونوں پانی پیا کریں، جب پانی کم ہوتو

پھر پانی ملا دیں اور اس دوران شوہر ہمبستری کرتا رہے، انشاء اللہ پہلے پانی میں مطلب حاصل ہوگا۔ ورنہ تین حیض تک یہ پانی دونوں پیتے رہیں، ضرور مقصد پورا ہوگا۔ مجرب ہے۔ آیت یہ ہے۔ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَّاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا۔ (۱۶ مریم ع ۱) وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞

(۱۳۸) سہولتِ ولادت

دردِزہ کے وقت عورت کے بائیں ران میں یہ لکھ کر باندھیں، ولادت میں سہولت ہوگی۔ یاخالق النفس من النفس ویامخرج النفس من النفس خلّصھا۔

(۱۳۹) نس بندی

اگر کسی نے جادو وغیرہ کے ذریعہ نس بندی کردی ہو، جس کی وجہ سے وہ جماع پر قادر نہ ہو، تو ایک تلوار کے اوپر یہ عمل لکھ کر، اس تلوار سے سیاہ مرغی کا ایک انڈا ٹھیک درمیان سے کاٹ کر، اس کے دو حصے کرے ایک حصہ عورت کھالے اور دوسرا ٹکڑا مرد کھالے، انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے ان کی نس بندی کھل جائے گی۔ مجرب ہے۔

"بکصم لا لا د م ما ما لا لا لا ہ ہ ہ"

(۱۴۰) برائے اولادنرینہ

جس عورت کے یہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں، لڑکا نہ ہوتا ہو تو یہ دعا لکھ کر دھو کر حاملہ کو پلائے، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لاء الاوس واللہ من ورائھم محیط حیث یلون بالحق دہ فاہ ح ص د۔

(۱۴۱) حاکم اور ظالم کی شر سے حفاظت

اگر کسی سے حاکم یا کوئی ظالم سخت خفا ہو تو اس کے سامنے جاتے وقت کثرت سے یہ وظیفہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالی ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ **اَلرَّءُوْفُ الْحَلِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ۔**

(۱۴۲) اولاد کا مطیع ہونا

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو ہر نماز کے بعد اس آیت کی ایک تسبیح یعنی ایک سو مرتبہ پڑھ لے، ورنہ کم از کم پچیس مرتبہ ضرور پڑھے آیت یہ ہے۔: **وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔** (پ ۲۶ الاحقاف ع ۲۱)

(۱۴۳) برائے مقبولیت

جو شخص اس آیت کو نگینہ پر کندہ کرا کر یا تعویذ بنا کر پہنے، وہ لوگوں میں بہت مقبول ہوگا۔ **وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ رَّجِیْمٍ۔** (پ ۱۴ الحجر ع ۲)

(۱۴۴) بچہ کی بدخوئی اور غلام کی سرکشی کے لئے

بچہ کی بدخوئی کے واسطے اس آیت کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا**[1] **یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔** (پ ۱۶، طٰہٰ ع ۶)

(۱) پ ۱۵، کہف

(۱۴۵)چوپایہ کی سرکشی کے لئے

اگر کوئی جانور سرکشی کرتا ہو، تو یہ دعا پڑھ کر اس کے کان میں پھونکے، انشاء اللہ تعالی تابع ہوجائے گا۔ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۝ (پ ۳، آل عمران ع ۹)

(۱۴۶)چوپایہ کا عیب

اگر گھوڑے یا کسی چوپایہ کے اندر کوئی عیب ہو کہ وہ نہ چلتا ہو یا کہ چلتے چلتے راستے پر سوجانے کی عادت ہو، تو اس کے چاروں کھروں پر عمل لکھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ(۱) عجفون عجفون عجفون عجفون شاشيك شاشيك شاشيك شاشيك۝

(۱۴۷)خوف وڈر کے دور کرنے کے لئے

اس دعا کا بکثرت پڑھنا خوف وڈر کے واسطے مفید ہے۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝

(۱۴۸)دشمن سے حفاظت

اگر اس دعا کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے، پورے بدن پر پھیر لے تو دشمن سے محفوظ رہے گا۔ دشمن کے ہجوم سے بھی گذر جائے تو وہ اسے نہیں دیکھ سکیں گے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۝ (پ ۷ الانعام ع ۱۲)

---

(۱) پ ۳، البقرہ ع ۲۲ ۴)

(۱۴۹) موذی جانور سے حفاظت

جو شخص طلوعِ افتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد اسی دعا کو تین مرتبہ پڑھ کر اپنے پورے بدن پر پھونک لے، تو تمام حشرات الارض اور چور سے محفوظ رہے گا۔

عَقَدْتُ لِسَانَ الْحَيَّةِ وَزُبَانَ الْعَقْرَبِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔

(۲) اسم مندرجہ ذیل نقش کو چار کاغذ پر لکھ کر مکان کے چاروں کونوں میں لٹکا دیا جائے، تو سانپ وغیرہ مکان میں داخل نہیں ہو سکے گا اور جو سانپ وغیرہ مکان میں پہلے سے موجود ہو نکل جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

اا ء ااا ۱۷۸ رح ۵۵ ۱۱۷ ۱۱۵ وواہ روام اا ح

ااا ح ط ۸۵۵=

(۱۵۰) سانپ کا ڈسنا

اگر کسی زہریلے جانور مثلاً سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا ہو، تو جس جگہ پر کاٹا ہو اس کے ارد گرد گھماتے ہوئے سات مرتبہ آیت ایک ہی سانس میں پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ اس کا زہر ختم ہو جائے گا۔ **وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ** (پ۱۹، الشعراء ع ۷)

(۱۵۱) بچھو کا ڈنگ مارنا

جس شخص کو بچھو نے ڈنگ مار لیا ہو، اگر فوراً یہ دعا پڑھ لے تو زہر اثر نہیں کرے گا۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(پ ۲۹، نمل ع ۱)

(۲) اگر کسی کو بچھو نے کاٹ لیا ہو تو یہ عمل پڑھ کر جھاڑنا مفید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ عمل یہ ہے۔ شُجَّةٌ قَرِيْنَةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قَفْقَطًا ○

(۱۵۲) کتے کا کاٹ لینا

اگر کسی کو کتے نے کاٹ لیا ہو، تو یہ عمل کسی نئے برتن پر لکھ کر، روغن زیتون سے دھو کر اس شخص کو پلانے سے انشاء اللہ تعالیٰ کتے کا زہر ختم ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

"ا ب ج ا ع ہ ہ ہ باب اللہ"

(۲) اگر کسی کے اوپر کتا حملہ کرے یا حملہ کرنے والا ہو تو گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ۔ (پ ۱۵ الکہف ع ۳)

(۱۵۳) برائے درد سر

اگر کسی کے سر میں درد ہو یعنی پورے سر میں درد ہو یا کہ آدھے سر میں درد ہو، تو یہ حروف لکھ کر سر میں باندھے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد جاتا رہے گا۔ مجرب ترین عمل ہے:

"د م ہ م ل ہ"

(۱۵۴) دردِ آبرو

دردِ آبرو کے واسطے یہ عمل سات بار پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔ کھیعص كِفَايَتُنَا حمعسق حِمَايَتُنَا۔

(۱۵۵) ضعفِ دماغ کے لئے

یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کی جائے یا کہ لکھ کر سر میں باندھا جائے، تو انشاء اللہ تعالیٰ دماغ کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ•

(پ ۳۰، الاعلیٰ ع ۱)

(۲) ضعف دماغ سے متعلق امراض کے لئے یہ آیت زعفران سے لکھ کر سر میں باندھی جائے، بہت مفید ہے۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (پ ۳۰، سورۂ علق، ع ۱)

(۱۵۶) برائے دفع نسیان

نسیان کو دور کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تیرہ مرتبہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھی جائے۔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (پ ۱۶، طٰہٰ ع ۲)

(۱۵۷) بے خوابی

سوتے وقت گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھ لینے سے نیند خوب آئے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ ۲۲ الاحزاب ع ۷)

(۱۵۸) زیادہ نیند آنا

اگر کسی کو نید بہت زیادہ آتی ہو، تو سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے، انشاء اللہ نیند کم

ہوجائے گی۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّہَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثاً وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِہَا وَ ادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعاً اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ٭ (پ ۸، الاعراف)

(۱۵۹) سرسام یعنی دردِ نیم سر

سرسام کے مریض کے سر میں یہ آیت لکھ کر باندھی جائے اور بارش کے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر پلائی جائے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مرض دور ہوجائے گا۔

قَالُوْا حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْا اٰلِہَتَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ فَاعِلِیْنَ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا۔ (پ ۱۷، الانبیاء ع ۵)

(۲) سورۂ عنکبوت روغن بلسان پر گیارہ مرتبہ دم کرکے سر میں لگانے سے انشاء اللہ تعال سرسام کا مرض ختم ہوجائے گا۔ مجرب ہے۔

(۱۶۰) دفع جنون کے لئے

سات کنوؤں کے پانی پر یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ شفا یاب ہوگا۔ بہت مجرب ہے۔ یہ عمل کم از کم احتیاطاً ایک ہفتہ تک کرنا چاہئے۔ سورۂ جن ابتداء سورت سے رَشَدًا تک۔

(۲) معوذتین بھی حسب ترکیب سابق پانی پر دم کرکے مرض کو پلایا جائے، تو انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

(۱۶۱) ھذیان

یعنی وہ بیماری جس میں آدمی پاگل جیسی باتیں کرتا ہے۔اس کے سر میں یہ آیت لکھ کر باندھی جائے۔تو انشاءاللہ تعالی اس کا ہزیان دور ہوجائے گا۔لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ۔ (پ ۲، البقرع ۲۸)

(۱۶۲) مالیخولیا یعنی مرض وہم

جیسے وہم کی بیماری ہو، اس پر ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ معوذتین اور گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کیا جائے۔

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ

(۱۶۳) آشوبِ چشم یعنی آنکھ کا دکھنا

نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورۃ ملک پڑھ کر دم کرنا آشوب چشم کے واسطے مفید ہے۔

(۲) آشوبِ چشم پر، پندرہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کی جائے، انشاءاللہ تعالی اچھا ہوجائے گا۔رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پ ۲۸ التحریم ع ۲)

(۱۶۴) ناخونہ یعنی آنکھ کی پتلی کی سفیدی

تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا جائے۔انشاءاللہ تعالی ناخونہ ختم ہوجائے گا۔

(۲) مندرجۂ ذیل یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے ناخونہ ختم ہوجائے۔

(۳) یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے نا خونہ سے محفوظ رہے گا۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝ؒ (پ ۱۳، ابراہیم ع ۲)

(۴) سورۂ حٰم سجدہ لکھ کر بارش کے پانی دھویا جائے اور اس پانی سے سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگانے سے انشاء اللہ سفیدی ختم ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔

(۱۶۵) موتیا بند

ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت تین مرتبہ پڑھ کر انگلی پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیرا جائے، موتیا بند کے واسطے مفید ہے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۝ؒ (پ ۲۶، سورۂ ق، ع ۲)

(۲) ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر، سرمہ پر دم کر کے، آنکھوں پر لگایا جائے تو انشاء اللہ موتیا بند جاتا رہے گا۔

(۱۶۶) زخم چشم

سورۂ هُمَزَة پڑھ کر آنکھوں کے زخم پر دم کیا جائے، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

(۲) جس کی آنکھ میں زخم ہو یا چوٹ لگ گئی ہو، اس پر گیارہ مرتبہ النَّافِعُ الْبَارِئُ پڑھ کر دم کیا جائے۔

(۱۶۷) ضعفِ بصر

ہر فرض نماز کے بعد اول و آخر تین تین بار درود شریف اور گیارہ بار يَانُوْرُ پڑھ کر انگشت شہادت پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیر لیا جائے، ضعفِ بصر کے لئے مفید ہے۔

(۱۶۸) دردِ کان

اگر کسی کے کان میں درد ہو تو یہ آیت سرسوں کے تیل پر پڑھ کر، کان میں ٹپکایا جائے درد جاتا رہے گا۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۴)

(۱۶۹) نکسیر کے لئے

جسے نکسیر ہُوا ہوا سے یہ آیت گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ انشاء اللہ تعالی خون کا آنا بند ہو جائے گا۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ۔ (پ ۴ آلِ عمران ع ۱۵)

(۱۷۰) نزلہ وزکام

اگر کسی کو نزلہ کی وجہ سے چھینکیں بکثرت آتی ہوں، تو گیارہ بار یہ آیت کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر مریض کو کھلایا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ (پ ۱۵، الکہف ع ۱)

(۱۷۱) دردِ دانت

جس کے دانت میں درد ہو، وہ اس آیت کو کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر دانت کے نیچے دبائے انشاء اللہ تعالی دانت کا درد جاتا رہے گا۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۷، الانعام ع ۸)

(۱۷۲) دردِ ڈاڑھ

اگر کسی کے ڈاڑھ میں درد ہو، تو ان حروف کو دیوار کے اوپر لکھ کر کسی میخ سے پہلے حرف کو زور سے دبائے۔ حرف یہ ہیں: ح، ب، ر، ص، لا، و، ع، م، لا، (پ ۱۹ الفرقان ع ۵) اور دباتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔ **وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًاوَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ** ۝ (پ ۷ الانعام ع ۲)

پڑھتے وقت اس سے پوچھے کہ کیا درد ختم ہو گیا؟ اگر وہ جواب دے کہ ہاں درد ختم ہے، تو اس کیل کو اسی حرف پر دیوار میں گاڑ دے اور اگر وہ نہیں میں جواب دے تو اسی طرح دوسرے حرف پر دبائے، جس حرف پر درد ختم ہو جائے اسی حرف پر کیل دیوار میں ٹھونک دے۔ انشاء اللہ ان حروف میں سے کسی پر درد ختم ہو جائے گا۔ اس عمل کے دوران جس کو درد ہے، وہ اپنا ہاتھ درد والے ڈاڑھ پر رکھے۔ یہ دعا تین مرتبہ پڑھ کر جس کے ڈاڑھ میں درد ہو، اسے دم کیا جائے۔ نہایت مجرب ہے۔

(۱۷۳) نقصِ کلام

مغز بادام پر ایک سو ایک (۱۰۱) بار یہ آیت دم کر کے کھلانا، لکنت کے واسطے بہت مفید ہے۔ **رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ**۔ (پ ۱۶، طٰہٰ ع ۲)

(۱۷۴) لقوہ کے لئے

جس شخص کو لقوہ ہو گیا ہو، اسے یہ آیت لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالا جائے، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔ **قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** ۝ (پ ۲، البقرہ ع ۱۷)

(۱۷۵) کالی کھانسی، کھانسی

اگر کسی کو کھانسی ہوگئ ہو، تو یہ آیت اکیس (۲۱) مرتبہ سیاہ نمک پر دم کر کے چٹایا جائے: **وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ** ○ (پ ۲۳، ص ع ۲)

(۲) جس کو کالی کھانسی ہوگئ ہو تو سات دن تک اکتالیس (۴۱) مرتبہ سورۂ **اَلَمْ نَشْرَحْ** پانی پر دم کر کے پلایا جائے اور اسی سورت کو لکھ کر گلے میں لٹکائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ مجرب ہے۔

(۱۷۶) دردِ پھیپھڑا

سورۂ **یٰس** ابتداء سے پہلے **مُبِیْن** تک، سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پھیپھڑے کے مریض کو پانی پلایا جائے، اور اسی کو لکھ کر اسی کے گلے میں ڈالا جائے، بہت مفید ہے۔

(۱۷۷) دمہ کے لئے

سورۂ فاتحہ چینی کی رکابی پر زعفران سے لکھ کر، سات دن تک مسلسل دمہ کے مریض کو پلایا جائے، بہت مفید ہے۔

(۱۷۸) دردِ دل

اگر کسی کے دل میں درد ہو، تو یہ آیت لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکایا جائے کہ تعویذ دل پر لٹکا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد ختم ہو جائے گا۔

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔ (پ ۱۴، النحل ع ۹)

(۱۷۹) دل کا دھڑکنا

اگر کسی کا دل دھڑکتا ہو، تو یہ آیت لکھ کر گلے میں اس طرح سے لٹکائی جائے کہ تعویذ ہمیشہ دل پر ہی پڑا رہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ •

(۱۸۰) دل کا ڈوبنا

دل کے مریض کو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھنا اور چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر پینا بہت مفید ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۟ (پ ۲۴، الزمر ع ۶)

(۱۸۱) دردِ معدہ

یہ آیت پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جائے اور اسی کو لکھ کر گلے میں ڈالا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ پیٹ کا درد جاتا رہے گا۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟
(پ ۸، الانعام ع ۲۰)

(۱۸۲) دست کے لئے

جسے دست آرہا ہو، اسے پہلے دن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دوسرے دن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لکھ کر پیٹ پر باندھا جائے۔

(۲) اگر خونی دست آتا ہو، تو اکیس دن تک یہ آیت لکھ کر پانی میں دھو کر پلایا جائے اور اسی کو لکھ کر گلے میں پہنایا بھی جائے، بہت مفید و مجرب ہے۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ • قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۟ (پ ۱۱، یونس ع ۶)

(۱۸۳) قے پانی اور خونی

اگر متلی آتی ہو تو آیت تین بار پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ ۙ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ۝

(پ۲۶ محمد ع۱)

(۲) اگر خون کی قے آتی ہو، تو اکیس (۲۱) روز تک بعد نماز ظہر اکتالیس روز یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ تو انشاء اللہ العزیز شفاء ہوگی اور خون آنا بند ہوجائے گا۔

(۱۸۴) پیاس کی زیادتی

جسے پیاس بہت زیادہ لگتی ہو، اسے اکیس مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ وَھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا ۝ (پ۱۹، الفرقان ع۵)

(۱۸۵) بھوک کی کمی

اگر بھوک نہ لگتی ہو تو اکیس مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے، تو انشاء اللہ بھوک خوب لگے گی مجرب ہے۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ۔ (پ۲۸، النور، ع۱)

(۱۸۶) بھوک کی زیادتی

گیارہ مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے پلانے سے بھوک کی زیادتی ختم ہوجائے

گی۔آیت یہ ہے: وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝ (پ۲۶، الذاریت ع۱)

(۱۸۷) درد زخم، درد جگر، درد پتھری

دل میں زخم اور پتھری وغیرہ ہو، تو اس دعا کو لکھ کر مقامِ درد پر باندھنا بہت مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا قُوَّةَ يَا مَنْ قَوِيٌّ يَا مَنْ اَمَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝

(۲) جگر کی تمام بیماریوں کے لئے اکیس بار یہ آیت پانی پر دم کر کے پلانا نافع ہے۔ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (پ۲۷، س رحمٰن)

(۱۸۸) پتہ کی بیماری

پتہ کی بیماری کے لئے گیارہ بار یہ آیت پانی پر دم کر کے پلانا مفید ہے۔

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى" (پ۱۶، طٰہٰ ع۱)

(۱۸۹) یرقان کی بیماری کے لئے

جسے یرقان ہو گیا ہو، اس کو چاہئے کہ وہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ الخ لکھ کر گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ العزیز یرقان جاتا رہے گا۔

(۲) ایک سو ایک بار یہ آیت پانی پر دم کر کے پلانا، یرقان لے لئے بہت مفید ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (پ۲۸، الصف ع۱)

(۱۹۰) دردِ بازو کے لئے

داہنے بازو میں درد ہو، تو تین بار یہ آیت پڑھ کر، درد کی جگہ دم کیا جائے، انشاء اللہ

درد جاتا رہے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ۝ (پ۲۹، الحاقہ)

جن کے بائیں بازو میں درد ہوا سے یہ آیت لکھ کر جس جگہ درد ہو وہاں باندھا جائے انشاءاللہ تعالی درد ختم ہوجائے گا۔

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ۝ (پ ۲۷، الواقعہ ع۱)

(۱۹۱) دردِ گردہ کے لئے

اگر گردہ میں پتھری ہوگئی ہو، تو سورۂ تَبَّتْ یَدَا اور یہ آیت چینی کی رکابی پر لکھ کر عرق مکوہ سے دھوکر گیارہ دن تک پلانا نہایت ہی مفید ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝ (پ۱۱، یونس ع۶)

(۱۹۲) پیشاب کی بندش

اگر کسی کے پیشاب کا آنا بند ہوگیا ہو تو اکہتر (۷۱) مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا چاہئے یا لکھ کر گلے میں ڈالا جائے، انشاءاللہ تعالی پیشاب جاری ہوجائے گا۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ۝ (پ۱، البقرہ ع۷)

(۱۹۳) پیشاب کی زیادتی

اگر پیشاب بستر پر نکل جاتا ہو سات مرتبہ یہ آیت لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ﴿۰﴾ (پ ۱۲ ھود ع ۴)

(۱۹۴) سوزاک کے لئے

(۱) سوزاک کے مریض کو یہ آیت لکھ کر عرقِ گلاب میں گھول کر پلانا بہت مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ ﴿۰﴾

(۲) سوزاک کے مریض کو یہ آیت لکھ کر گلے میں ڈالنا بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۰﴾ (پ ۲۶، اواخر فتح، رکوع ۴)

(۱۹۵) نامردی کے لئے

نامرد کو یہ آیت ایک سو مرتبہ تخمِ مولی پر دم کر کے، اکیس دن تک گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴿۰﴾ (پ ۵، النساء ع ۶)

(۱۹۶) کثرتِ احتلام

سوتے وقت شہادت کی انگلی سے سینے پر "یَا عُمَرُ" اس طرح لکھے کہ پڑھنے والے کے سامنے سیدھا ہو۔ بفضلہٖ تعالیٰ کثرتِ احتلام کا مرض جاتا رہے گا۔

(۱۹۷) بواسیر ونواسیر کے لئے

(۱) یہ آیت لکھ کر بازو پر باندھنا بواسیر کے لئے بہت مفید ہے۔

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ۝ (پ۲۹ الدھر ع۱)

(۲) فجر کی سنتوں میں ہمیشہ یہ سورتیں پڑھنا بواسیر ونواسیر کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ پہلی رکعت میں وَالضُّحٰی، اَلَمْ نَشْرَحْ، اَلَمْ تَرَ کَیْفَ دوسری رکعت میں لِاِیْلٰفِ، کَافِرُوْنَ اور سورۂ اخلاص۔

(۱۹۸) دردِ ران

(۱) اگر ران میں درد ہو تو یہ آیت لکھ کر درد کی جگہ پر باندھا جائے لَئِنْ اَنْجٰیتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ (پ۱۱ یونس ع۳)

(۲) ران کے درد میں یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے فائدہ ہوگا۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝ (پ۲ البقرہ ع۲)

(۱۹۹) عدم ابھار اور دردِ پستان

پستانوں کے عدمِ ابھار میں یہ آیت لکھ کر چھاتی پر باندھنا بہت مفید ہے اور پستانوں میں درد ہو جب بھی یہ عمل نافع ہے۔ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِلشّٰرِبِیْنَ ۝ (پ۱۴ النحل ع۹)

(۲۰۰) دودھ کی کمی کے لئے

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ پیدا نہ ہوتا ہو، تو ایک سو ایک بار یہ آیت بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے، انشاء اللہ خوب دودھ پیدا ہوگا۔ **وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ**ؕ (پ۱۲ ھود ع۴) **فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ**ۚ (پ۲۷ رحمن ع۳)

(۲۰۱) سیلان الرحم

سیلان الرحم کی بیماری ہوگئی ہو تو تین مرتبہ یہ آیت عرقِ گلاب میں ملا کر کے اکتالیس روز تک پلائی جائے، انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔ **وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ**ؕ

(۲۰۲) کمی حیض کے لئے

جسے حیض بہت کم مقدار میں آتا ہو اسے روزانہ سات سو (۷۰۰) مرتبہ یہ آیت آبِ زم زم پر دم کر کے ایک ہفتہ تک پلائی جائے اور اسی کو لکھ کر گلے میں ڈالا جائے۔
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌؕ (پ۱۵ بنی اسرائیل ع۹)

(۲۰۳) کثرتِ حیض کے لئے

اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آتا ہو، تو یہ آیت لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَؕ (پ۱ البقرہ ع۲)

(۲) تین سو تیرہ بار سورۂ کوثر، روزانہ بارش کے پانی پر دم کر کے پلانا، کثرتِ حیض کی بیماری میں بہت مفید ہے۔

(۲۰۴) خارش کے لئے

ایک شخص کو خارش ہوگئی، وہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنی بیماری کے بارے میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ روزانہ صبح و شام اکیس مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے اکتالیس روز تک پیو، بفضلہٖ تعالی اس عمل سے وہ اچھا ہو گیا۔

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○ (پ ۱۸ قد افلح المؤمنون ع ۱)

(۲) سیدنا حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ صبح و شام سات سات مرتبہ سورۂ قدر پانی پر دم کر کے پلانا خارش کے لئے بہت مفید ہے۔

(۲۰۵) جہت برائے نصیبہ وریٔ دختر، لڑکی کی خوش بختی اور اچھے مستقبل کے لئے

لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لئے بارش کے پانی پر یا کنویں کے پانی پر، جو رات کا نکالا ہوا ہو یعنی رات کا باسی ہو تین دن تک ہر روز تیس [1] مرتبہ پڑھے، جب پہنچے **هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ** پر **يَا فَتَّاحُ** کو موافقت عدد جمل کے پڑھے، پھر اسی پانی سے ہاتھ پاؤں دھو کر اس پانی کو ایسی جگہ پھینکے جہاں اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ مجرب ہے۔

(۲۰۶) ناراض کو راضی کرنے کے لئے

جو شخص کسی سے بیزار ہو، اسے مہربان کرنے کے کیلئے جمعہ کو آدھی رات کے وقت تیس بار اس آیت شریف کو پڑھے۔

---

[1] یعنی سورۂ آل عمران کے ابتداء سے لے کر **انك انت الوهاب** تک پڑھے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۝

بعد اس کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ یَا رَبِّ حَسۡبِیۡ عَلٰی فلان بن فلان یا فلانۃ بنت فلان واعطف قَلۡبَہٗ یا قلبھا و ز للہ یا زللھا لی تو بیشک اللہ تعالی اس کے دل کو اس پر مہربان کر دیتا ہے اور مطیع کر دیتا ہے۔ یہ عمل چلتا ہوا ہے مناسب ہے کہ جب رات کو پلنگ پر سونے کے لئے لیٹے تو سات دفعہ پڑھے۔

حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

تو خداوند تعالی اس کی برکت سے مدد کرے گا۔

(۲۰۷) جہت رفع پیشاب و سنگ مثانہ، پیشاب رک جانے اور پتھری کا علاج

جس شخص کو خون کے دست درد کے ساتھ آتے ہوں، اس کو ختم کرنے کیلئے یہ آیت شریف ہر روز لکھ کر دھو کر پلائیں، انشاء اللہ العزیز بہت جلد شفاء ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝

(۲۰۸) جس شخص کا پیشاب و پاخانہ بند ہو گیا ہو

جس شخص کا پیشاب پاخانہ بند ہو گیا ہو، تو یہ آیتیں ایک پاک برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۔ وَّ حُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ۝

(۲۰۹) جہت دفع نظر بد

جس بچہ کو نظر لگ جائے یا ضد کرتا ہو یا سوتے میں ڈرتا ہو تو **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** تین دفعہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ **یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ** اور یہ دعا لکھیں **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ**

(۲۱۰) ہر درد و مرض اور ہر قسم کے سحر و آسیب کے لئے

ہر قسم کے درد و مرض اور سحر و آسیب کے لئے، مندرجہ ذیل دعا کی تعویذ بنا کر، تین ٹکڑے نیلے رنگ کے کپڑے میں سی کر، گلے میں ڈالی جائے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَ کَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَ اسْتَمْسَکْتُ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَرِّ مَا خَلَقَ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ

مندرجۂ ذیل نقش کو اکیس دنوں تک عرقِ گلاب یا سادہ پانی میں ڈال کر، صبح نہار منہ پیا کریں۔

یاحفیظ	یارحیم	یاحافظ
یاکریم	یاحی	یاقیوم
یارحیم	یارحیم	یارحیم

(۲۱۱) بچہ مٹی کھاتا ہو

گلے میں ڈالنے کے لئے وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ، وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ؕ

(۲۱۲) برائے حصارِ اعظم

(۱) رات سونے سے قبل باوضو ہو کر بستر ہ پر بیٹھ جائے اور رو بقبلہ ہو کر سورۂ مزمل ایک مرتبہ پڑھے۔

(۲) آیۃ الکرسی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تک سات مرتبہ پڑھے۔

(۳) اواخر سورۂ بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک ایک مرتبہ

(۴) فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ایک مرتبہ پڑھ کر، اپنے قلب اور روح پر پھونک مار کر دم کرے اور پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر پھونک مار کر اپنے پورے بدن پر ہاتھ پھیر دے یعنی سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخن تک اور اپنے چاروں طرف بھی پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ساری رات ہر قسم کے خوف و ہراس اور شیاطین سے حفاظت ہو گی۔

(۲۱۳) دعائے خضری

ہر دینی و دنیاوی مقصد میں کامیابی کے لئے مجرب ہے۔ پہلے تین بار درود شریف پڑھیں، پھر دعا پڑھیں۔

(۱) بسم اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۝ؕ

(۲) ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا باللہ ۝ؕ

(۳)ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ○

(۴) ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ○

نمبر(۱) پڑھے تو دل میں خیال کرے کہ یا اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوں۔

نمبر(۲) اور نمبر(۳) پڑھے تو خیال کرے کہ میں بے بس ہوں، تمام ضروریات کا انتظام آپ ہی کریں گے۔

نمبر(۴) پڑھے تو یہ دھیان رکھے کہ اے اللہ! میں نے سب کچھ آپ کے حوالے کر دیا اب مجھے کوئی پریشانی نہیں۔

(۲۱۴) بچہ سے دودھ چھڑانے کا عمل

جب بچہ کا دودھ چھڑانا ہو تو سورۂ بروج لکھے اور بچہ کے گلے میں باندھے، آسانی سے دودھ چھوڑ دے گا اور یہ لکھ کر چند روز پلایا جائے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَنۡ يَّشَاءُ بِقُوَّةِ الۡمَتِيۡنِ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ○

(۲۱۵) اسم اعظم کا عمل

امتحان میں کامیابی، رزق کی فراوانی، عزت و جرأت پیدا کرنے اور بزدلی دور کرنے وغیرہ کے لئے يَا اَللّٰهُ ایک بار، دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے اور يَا وَاحِدُ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ تین بار۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ ایک بار وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَيِّ الَّذِيۡ لَا يَمُوۡتُ تین بار، يَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ ایک بار۔ كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ تین بار يَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَيۡءٍ وَاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ ایک بار۔ پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِي الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ

الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

(۲۱۶) ناجائز تعلقات سے بچاؤ کا عمل

صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سورۂ فاتحہ ترکیب ذیل سے پڑھی جائے۔

(۱) بسم اللہ کے آخر کے میم کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے لام سے ملا دو اس طرح "رَحِیمِلْ حَمْدُ" (۲) یہ عمل اتوار کے دن سے شروع کیا جائے۔ اس طرح اتوار سے صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ستر مرتبہ

- پیر کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۶۰ مرتبہ
- منگل کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۵۰ مرتبہ
- بدھ کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۰ مرتبہ
- جمعرات کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۳۰ مرتب
- جمعہ کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۲۰ مرتبہ
- ہفتہ کے روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۱۰ مرتبہ
- اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے۔

(۲۱۷) بچہ کے حفظ کے لئے

ایک روٹی پر باوضو، بروز جمعرات سات جگہ نیچے لکھی ہوئی آیت اس طرح لکھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ پھر ہر روز نہار منہ اس کو ایک ٹکڑا کھلایا جائے، یہ عمل سات جمعرات تک رہے۔

(۲۱۸) تکلفِ تنفس کے لئے

یَا حَمِیْدُ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کریں اور چودھویں رات میں کورے برتن میں سورۂ ناس لکھیں اور اس میں پانی بھر کر کچھ پئیں اور باقی سے وضو کریں۔

احقر مرتب، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی اجازت سے حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوب خلیفۂ ارشد حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اشعار جو مراقبۂ موت اور درسِ عبرت پر مشتمل ہیں، وہ جزو کتاب بنا رہا ہے، تا کہ قارئین حضرات مراقبۂ موت کریں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (پ۱۷ انبیاء ع۳)
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (الرحمٰن آیت ۶۲)

اصلی گھر

یعنی

مراقبۂ موت مع درسِ عبرت

از

خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوب رحمہ اللہ
خلیفۂ ارشد
حضرت حکیم الامت مجدّد الملّت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

ترتیب
مولانا احمد علی پنجگوری

احقر مرتب حضرت شیخ مدظلہ العالی کی اجازت سے حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوب خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامت مجدّد الملّت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے اشعار جو مراقبۂ موت اور درسِ عبرت پر مشتمل ہیں جزو کتاب بنا رہا ہے تا کہ قارئین حضرات مراقبۂ موت کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ بہرِ(۱) سر افگندگی ہے یاد رکھ
دورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو نے منصب بھی اگر پایا تو کیا گنجِ سیم(۲) و زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
قصرِ(۳) علی شان بھی بنوایا تو کیا دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

قیصر(۴) اور اسکندر(۵) و جم(۶) چل بسے زال(۷) اور سہراب و رستم چل بسے
کیسے کیسے شیر و ضیغم(۸) چل بسے سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کیسے کیسے گھر اجاڑے موت نے کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے
پیلتن(۹) کیا کیا پچھاڑے موت نے سر(۱۰) وقد، قبروں میں گاڑے موت نے

(۱) سر جھکانا خدا کے سامنے۔ (۲) سونے چاندی کا خزانہ (۳) محل (۴) بادشاہِ روم (۵) سکندرِ اعظم (۶) جمشید بادشاہ (۷) زال، سہراب، رستم مشہور، پہلوانوں کے نام (۸) شیر، مراد بہادر (۹) ہاتھی جیسا بدن والا یعنی قوی (۱۰) سرو کا سا قد، مراد سیدھا سڈول

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے تا بہ کے غفلت سحر(۱) ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ، سفر ہونے کو ہے ختم ہرفردِ بشر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

نفس و شیطان ہیں خنجر دربغل وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل
نہ آ جائے دین و ایماں میں خلل بازآ، ہاں باز آ اے بد عمل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفعۃً سر پر جو آ پہنچے اجل پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل
جائے گا یہ بے بہا(۲) موقع نکل پھر نہ ہاتھ آئے گی عمرِ بے بدل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تجھ کو غافل! فکر عقبیٰ(۳) کچھ نہیں کھا نہ دھوکہ عیشِ دنیا کچھ نہیں
زندگئ چند روزہ کچھ نہیں کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہے یہ لطف و عیشِ دنیا چند روز ہے یہ دورِ جام(۴) و مینا(۵) چند روز
دارِ فانی(۶) ہے رہنا چند روز اب تو کرلے کارِ عقبیٰ چند روز

(۱) صبح (۲) قیمتی (۳) آخرت (۴) پیالہ

(۵) صراحی شراب کی (۶) مٹنے والا گھر یعنی دنیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عشرتِ (۱) دنیائے فانی ہیچ ہے پیشِ(۲) عیشِ جاودانی (۳) ہیچ ہے
مٹنے والی شادمانی(۴) ہیچ ہے چند روزہ زندگانی ہیچ ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم چپکے چپکے رفتہ رفتہ(۵) دم بدم
سانس ہے ایک رہروِ ملکِ عدم (۶) دفعتہً اک روز یہ جائے گا تھم

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سب کے سب ہیں رہروِ(۷) کوئے(۸) فنا جارہا ہے ہر کوئی سوئے فنا
بہ رہی ہے ہر طرف جوئے(۹) فنا آتی ہے ہر چیز سے بوئے فنا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

چندروزہ ہے یہ دنیا کی بہار دل لگا اس سے نہ غافل زینہار (۱۰)
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گذار ہوشیار اے محوِ غفلت(۱۱) ہوشیار

---

(۱) عیش وآرام (۲) بمقابلہ (۳) ہمیشہ کا (۴) خوشی (۵) آہستہ آہستہ
(۶) آخرت (۷) چلنے والا (۸) گلی (۹) ندی (۱۰) ہرگز (۱۱) غفلت میں ڈوبا ہوا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر یہ اک دن گذرنی ہے ضرور قبر میں میت(۱) اترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی جان ٹھیری جانےوالی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

توسُنِ(۲) عمرِ رواں(۳) ہے تیز رو(۴) چھوڑ سب فکریں لگا مولی سے لو(۵)
گندم از گندم بروید، جوز جو(۶) از مکافات عمل غافل مشو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

بزمِ(۷) عالم میں فنا کا دور ہے جائے عبرت ہے، مقامِ غور ہے
تو ہے غافل کیا یہ تیرا طور ہے بس کوئی دن زندگانی اور ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سخت سخت امراض گو تو سہہ گیا چارہ گر(۸) گو سخت جان بھی کہہ گیا
کیا ہوا کچھ دن جو زندہ رہ گیا اک جہاں سیلِ(۹) فنا میں بہ گیا

---

(۱)مردہ (۲)گھوڑا (۳)گزرنے والی (۴)تیز دوڑنے والا (۵)تعلق،محبت (۶)گیہوں بونے سے گیہوں اُگتا ہے، جَو بونے سے جَو یعنی جیسا کروگے ویسا پاؤگے (۷)مجلس (۸)حکیم،ڈاکٹر (۹)سیلاب

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم و زر لاکھ ہوں بالیں(۱) پہ تیرے چارہ گر
لاکھ تو قلعوں کے اندر چھپ مگر موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر(۲)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

زور یہ تیرا نہ بل کام آئے گا اور نہ یہ طولِ امل(۳) کام آئے گا
کچھ نہ ہنگامِ(۴) اجل کام آئے گا ہاں مگر اچھا عمل کام آئے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سرکشی زیرِ فلک(۵) زیبا(۶) نہیں دیکھ، جانا ہے تجھے زیرِ زمیں
جب تجھے مرنا ہے اک دن بالیقین چھوڑ فکرِ این(۷) و آن، کر فکرِ دین

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

بحرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں دیکھ، جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گذر(۸) دنیا ہے یہ بستی نہیں جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عیش کر غافل نہ تو آرام کر مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادِ حق میں صبح و شام کر جس لئے آیا ہے تو، وہ کام کر

---

(۱) سرہانے (۲) بھاگنے کا موقع (۳) لمبی امیدیں (۴) موت کے وقت
(۵) آسمان کے نیچے (۶) اچھی (۷) ادھر ادھر کا فکر چھوڑ اور دین کا فکر کر (۸) راستہ وگزرگاہ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مال و دولت کا بڑھانا ہے عبث(۱) زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دل کا دنیا سے لگانا ہے عبث رہ گذر کو گھر بنانا ہے عبث

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عیش و عشرت کے لئے انسان نہیں یاد رکھ تو بندہ ہے مہمان نہیں
غفلت و مستی تجھے شایان(۲) نہیں بندگی کر تو، اگر نادان نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حسنِ ظاہر پر اگر تو جائے گا عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ منقش(۳) سانپ ہے ڈس جائے گا رہ نہ غافل، یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفن خود صدہا کئے زیرِ زمیں پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقین
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں کچھ تو عبرت چاہئے نفسِ لعین(۴)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یوں نہ اپنے آپ کو بیکار رکھ آخرت کے واسطے تیار رکھ
غیرِ حق شے قلب کو بیزار رکھ موت کا ہر وقت استحضار(۵) رکھ

---

(۱) فضول (۲) مناسب نہیں (۳) نقش و نگار والا سانپ، یعنی دنیا کا عیش و آرام
(۴) قابلِ لعنت (۵) دھیان

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو سمجھ ہر گز نہ قاتل موت کو زندگی کا جان حاصل موت کو
رکھتے ہیں محبوب عاقل موت کو یاد رکھ ہر وقت غافل موت کو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو ہے اس عبرت کدہ(۱) میں بھی مگن تو ہے یہ دار المحن(۲) بیت الحزن(۳)
عقل سے خارج ہے یہ تیرا چلن چھوڑ غفلت عاقبت(۴) اندیش بن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تیری غفلت ہے بے عقلی بڑی مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
موت کو پیشِ نظر رکھ ہر گھڑی پیش آنے کو ہے یہ منزل کھڑی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

گرتا ہے دنیا پہ تو پروانہ وار گو تجھے جلنا پڑے انجام کار
پھر یہ دعوی ہے کہ ہم ہیں ہوشیار کیا یہی ہے ہوشیاروں کا شعار(۵)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حیف(۶) دنیا کا تو ہو پروانہ، تو اور کرے عقبی کی کچھ پروانہ تو
کس قدر ہے عقل سے بیگانہ تو اس پہ بنتا ہے بڑا فرزانہ،(۷) تو

---

(۱)عبرت کی جگہ مراد دنیا (۲)محنتوں کی جگہ (۳)غم کا گھر (۴)انجام سوچنے والا
(۵)طریقہ (۶)افسوس (۷)عقلمند

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دارِ فانی کی سجاوٹ پر نہ جا نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا **انه قد فاز فوزا من نجا**(۱)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کجرووں(۲) کی یہ چٹک اور یہ مٹک دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ ہاتھ اپنا جھٹک بھول کر ہرگز نہ پاس ان کے پھٹک

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تری مجذوب حالت اور یہ سن(۳) ہوش میں آ اب نہیں غفلت کے دن
اب تو بس مرنے کے دن ہر وقت گن کَس کمر در پیش(۴) ہے منزل کٹھن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کر تو پیری(۵) میں نہ غفلت اختیار زندگی کا اب نہیں کچھ اعتبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار کر بس اب اپنے کو مُردوں میں شمار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ترک اب ساری فضولیات کر یوں نہ ضائع اپنے تو اوقات کر
رہ نہ غافل،(۶) یادِ حق دن رات کر ذکر و فکر **هاذم**(۷) **اللذات** کر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

نوٹ: حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۱)وہ یقیناً کامیاب ہوگیا جس نے نجات حاصل کرلی (۲)غلط راہ پر چلنے والے،مراد بے دین

(۳)عمر (۴)آنے والی (۵)بڑھاپا

(۶)جامع شریعت وطریقت، عارف باللہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے۔حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک شعر سنا تھا،فراغت کے وقت جب گھنٹے کی آواز کان میں پڑتی ہے،تو وہ شعر یادآجاتا ہے۔ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اگرغورکیا جائے تو واقعی گھنٹے کا آخر گھٹادی،گھٹادی،گھٹادی کہتا ہے بارہ کے گھنٹے پر تو بارہ دفعہ اعلان کرے،موت کو اور عمر کے ختم ہونے کو یاددلاوے،مگر ہم لوگ اس قدر غفلت میں پڑے رہتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیات،حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک ارشادات اور دنیا کے عبرت آموز واقعات بالخصوص اعزہ واحباب کی موت بھی ہمیں اپنی موت کو یاد نہیں دلاتی۔اللہ تعالی اس ناکارہ کو بھی موت کو کثرت سے یادکرنے کی توفیق عطافرمائے اور میرے دوستوں کو بھی۔**وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔**

فقط والسلام

(حضرت شیخ الحدیث مولانا)محمدزکریا(صاحب نوراللہ مرقدہ)

۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ شب جمعہ۔مدینہ منورہ

(۷)لذّتوں کو مٹانے والی یعنی موت

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہرسو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو معمور(۱) تھے وہ محل اب ہیں سونے(۲)

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا ملوک(۳) و حضور و خدا وند کیا کیا
دکھائے گا تو زور تا چند کیا کیا اجل نے پچھاڑے تنومند(۴) کیا کیا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اجل(۵) نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہراک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مبدل(۶) بہ صدغم جہاں شادیاں تھیں وہیں اب ہیں ماتم
یہ سب ہر طرف انقلاباتِ(۷) عالم تری ذات ہی میں تغیر ہیں ہردم

---

(۱)آباد (۲)ویران (۳)بادشاہ (۴)طاقتور (۵)موت (۶)تبدیل ہونے والی (۷)تبدیلیاں

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن میں برسوں کھلایا — جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں(۱) بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا — اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا — ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی ہے مرنے والا — تجھے حسنِ ظاہر نے دھو کے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

وہ ہے عیش وعشرت کا کوئی محل(۲) بھی — جہاں تاک میں کھڑی ہوا جل بھی
بس اب اپنے جہل سے تو نکل بھی — یہ طرزِ معیشت(۳) اب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

یہ دنیائے فانی ہے محبوب(۴) تجھ کو — ہوئی واہ کیا چیز مرغوب(۵) تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو — سمجھ لینا اب چاہئے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

بڑھاپے سے پاکر پیامِ(۶) قضا بھی — نہ چونکا نہ چیتا نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہاء بھی — جنون(۷) تا کجے ہوش میں اپنے آ بھی

---

(۱) دیوانہ (۲) جگہ (۳) زندگی کا طریقہ
(۴) پیاری (۵) پسندیدہ (۶) موت کا پیغام (۷) دیوانگی کب تک؟

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

نہ دلدادۂ(۱) شعر گوئی(۲) رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ(۳) جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی(۴) رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جب اس بزم(۵) سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیش نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم(۶) بپا ہے کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوہ جور(۷) و مکر و دغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

---

(۱) عاشق (۲) شعر کہنا (۳) شہرت طلب کرنا (۴) اچھا ذکر
(۵) محفل یعنی دنیا (۶) بلند (۷) ظلم

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
خوب ملک روس ہے اور کیا زمین طوس ہے
گر میسر ہو تو کیا عشرت سے کیجئے زندگی
اس طرف آوازِ طبل، ادھر صدائے کوس ہے
سنتے ہی عبرت یہ بولی اک تماشا میں تجھے
چل دکھاؤں تو تو قیدِ آز کا محبوس ہے
لے گئی یک بارگی گورِ غریباں کی طرف
جس جگہ جانِ تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے

قصیدہ موت کی یاد

ضَيَّعْتَ عُمْرَكَ يَا مَغْرُوْرُ فِيْ غَفَلٍ	قُمْ لِتَّلَافِيْ فَأَنْتَ الْيَوْمَ فِيْ مَهَلٍ
اے فریب خوردہ تو نے غفلت میں عمر برباد کردی	اٹھ کچھ تلافی کر لے آج بھی تجھے مہلت نصیب ہے
وَ اسْتَفْزِعِ الدَّمْعَ مِمَّافَاتَ مِنْ زَمَنٍ	وَانْدَمْ بِتَوْبٍ عَلٰى اَيَّامِكَ الْاُوَلِ
جو وقت ہاتھ سے نکل گیااس پر آنسو بہا	اور اپنی گذشتہ زندگی پر شرما کر، توبہ کر
بَادِرْ اِلٰى صَالِحِ الْاَعْمَالِ مُجْتَهِدًا	فَالنَّجْحُ فِي الْجُهْدِ وَالْحِرْمَانُ فِيْ كَسَلٍ
کمر ہمت باندھ کر اعمالِ صالحہ کی جانب سبقت کر	کیونکہ محنت میں کامیابی ہےاور کسلمندی کاانجام محرومی ہے
كُنْ لَا مُحَالَةَ فِي الدُّنْيَا كَمُغْتَرِبٍ	عَلٰى رَحِيْلٍ دَنٰى اَوْ عَابِرِ السُّبُلِ
دنیا میں ایسا رہ گویا تو سفر کے لئے	پا بہ رکاب ہے بلکہ راستہ سے گذر رہا ہے
دَارُ الْخُلُوْدِ مَقَامًا دَارَ اٰخِرَةٍ	اِنَّ الْاِقَامَةَ فِي الدُّنْيَا اِلٰى اَجَلٍ
ہمیشہ کی اقامت گاہ تو صرف آخرت ہے	دنیا میں قیام تو صرف میعادِ مقرر تک ہے
وَكُلُّ مَنْ حَلَّ فِي الدُّنْيَا فَمُرْتَحِلٌ	يَوْمًا لِمَنْزِلِهٖ فِيْ اِثْرِ مُرْتَحِلٍ
دنیا میں جتنے لوگ آئے انہیں یکے	بعد دیگرے اپنی منزل کی طرف کوچ کرنا ہے
هَلَّا اعْتَبَرْتَ فَكَمْ حَلُّوْا وَكَمْ رَحَلُوْا	وَاِنَّمَا النَّاسُ فِيْ حَلٍّ وَمُرْتَحِلٍ
یہاں کتنے آئے اور کتنے چلے گئے مگر تجھ کو کچھ بھی	عبرت نہ ہوئی یہاں تو جو بھی آیا کوچ کرنے ہی کو آیا
اِذَا تَجَهَّمَ اَمْرٌ لَا مَرَدَّ لَهٗ	لَمْ يُغْنِ عَنْكَ اقْتِنَاءُ الْمَالِ وَالْخَوَلِ
جب تجھے وہ حادثہ (موت) پیش آئیگا جس کو کوئی	ٹال نہیں سکتا۔تو مال و دولت و حشم و دولت تجھے کچھ بھی کام نہ آئیں گے
يَقُوْمُ عَنْكَ الْاَطِبَّاءُ وَالصِّدِّيْقُ اِذَا	وَقَدْ طَوَوْا صُحُفَ التَّدْبِيْرِ وَالْحِيَلِ
اس وقت حکیم ڈاکٹر اور دوست احباب (تجھے بچانے کی)	ساری تدبیریں ختم کر کے تیرے پاس سے اٹھ کھڑے ہونگے

فَيُدْرِجُوْنَكَ فِي الْاَكْفَانِ مُنْتَزِعًا	عَنْكَ الثِّيَابَ مِنَ الْاَبْرَادِ وَالْحُلَلِ
تیرے جسم سے لباسِ فاخرہ اتار کر	تجھے کفن کی چادروں میں لپیٹ دیں گے
وَيُوْدِعُوْنَكَ تَحْتَ الْاَرْضِ مُنْفَرِدًا	وَيَتْرُكُوْنَكَ مَحْبُوْبًا مِنَ الْمُقَلِ
تجھے زمین کی تہ میں تنہا چھوڑ دیں گے	اور نظروں سے اوجھل کریں گے
وَقَائِلٍ مِنْهُمْ قَدْ كَانَ خَيْرَ اَبٍ	وَقَائِلٍ مِّنْهُمْ طَابَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرَّجُلِ
کوئی کہے گا بڑا اچھا باپ تھا	کوئی کہے گا بڑا اچھا دوست تھا
وَقَائِلٍ قَدْ حَبَاهُ اللهُ مَغْفِرَةً	وَقَائِلٍ طَابَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرَّجُلِ
کوئی کہے گا اللہ مغفرت فرمائے	کوئی کہے گا دنیا میں بڑی اچھی زندگی گذار گیا
فَبَعْدَ ذٰلِكَ لَايَدْرُوْنَ مَا فَقَدُوْا	وَ هَمُّهُمْ فِي اقْتِسَامِ الْاِرْثِ بِالْجَدَلِ
اوراس (زبانی جمع خرچ) کے بعد انہیں یہ بھی خبر نہ ہوگی کہ کون چلا گیا،	ان کی ساری توجہ لڑ جھگڑ کر میراث کی تقسیم میں لگی ہوگی۔
وَبَعْضُهُمْ مَعَ بَعْضٍ فِي مُخَاصَمَةٍ	وَاِنَّهُمْ كَبَيْنَ مَنْصُوْرٍ وَّ مُنْخَذِلٍ
وہ ایک دوسرے سے خصومت اور مقدمہ بازی کریں گے	اور پھر کوئی جیت گیا تو کوئی ہار گیا
وَيَأْخُذُوْنَ قَرِيْبًا فِيْ مَعَايِشِهِمْ	لَا يَذْكُرُوْنَكَ فِيْ خَلْوٍ وَ مُحْتَفَلٍ
اور پھر بہت جلد پیٹ کے دھندے میں لگ جائیں گے	وہ تجھے خلوت و جلوت میں کبھی یاد نہ کریں گے
يَاَيُّهَا الْغِرُّ لَا تَغْرُرْكَ صُحْبَتُهُمْ	خَيْرُ الْمُصَاحِبِ عِنْدِيْ صَالِحُ الْعَمَلِ
اے دھوکے میں پڑے ہوئے! ان کی مصاحبت سے	دھوکہ نہ کھا سب سے اچھا مصاحب نیک عمل ہے
فِيْمَ التَّغَافُلُ وَالْاَيَّامُ دَائِرَةٌ	فِيْمَ التَّكَاسُلُ وَالْاَحْوَالُ فِيْ حَوَلٍ
دن گذر رہے ہیں آخر یہ غفلت کیوں ہے؟	حالات بدل رہے ہیں تو پھر سستی اور کسلمندی کیسی؟
فِيْمَ الْعَوِيْلُ لَدٰى دَارٍ خَلَتْ وَعَفَتْ	فِيْمَ الْبُكَاءُ عَلَى الْاٰثَارِ وَ الطَّلَلِ
ایسے گھر پر کیا رونا اور فریاد کرنا جو خالی ہوگیا اور جس کے	نشان مٹ گئے، یادگاروں اور کھنڈروں پر رونا کیسا!

فِيْمَ التَّصَابِيْ وَ اَيَّامُ الصِّبَا غَبَرَتْ … فِيْمَ النَّسِيْبُ وَلَا اِبَّانَ لِلْغَزَلِ

بچپن کا وقت گذر چکا پھر یہ بچپنا کیسا؟ … غزل گوئی کا وقت بہت گیا پھر یہ شعر و شاعری کیسی؟

وَ كَيْفَ تَلْعَبُ وَ الْخَمْسُوْنَ قَدْ كَمُلَتْ … وَكَيْفَ تَلْهُوْ وَنَارُ الشَّيْبِ فِيْ شُغُلِ

پچاس کی عمر ہوچکی پھر کھیل کود کا کیا مطلب؟ … بڑھاپے کی آگ بھڑک گئی پھر اس کھیل تماشے کے کیا معنی؟

فَدَعْ ذِكْرَ لَيْلٰى وَ لُبْنٰى وَازْدِيَارَهُمَا … ثُمَّ ارْتِحَالَهُمَا مِنْ هٰذِهِ الْحِلَلِ

لیلیٰ، لبنیٰ اور اس کے وصال اور ھجر … و فراق کے تذکروں کو اب جانے دے

تِلْكَ الْغَوَانِيْ وَ اِنْ اَخْلَصْنَ خُلَّتَهَا … وَاللّٰهِ لَسْنَ بَرِيْئَاتٍ مِنَ الدَّخَلِ

یہ بتانِ بے وفا خواہ کتنا ہی خلوص و محبت جتائیں … مگر واللہ یہ کھوٹ سے خالی نہیں

حُبُّ الْحَبَائِبِ حِرْمَانٌ وَ مَنْدَمَةٌ … فَالْغَوْلُ عَاقِبَةٌ لِلشَّارِبِ الثَّمِلِ

ان نازنینوں کی محبت سراپا بدنصیبی و ندامت ہے … نشۂ شراب کا انجام بدمستی و مدہوشی کے سوا اور کیا ہے

اِبْرَأْ اِلٰى كُلِّ حُبٍّ مِنْ مَحَبَّتِهٖ … وَثِقْ بِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاتَّكِلِ

ہر محبوب کی محبت سے دستبردار ہوکر حضرت رسول اللہ ﷺ … سے رشتۂ الفت استوار کر اور اسی پر بھروسہ کر

هُوَ الَّذِيْ حُبُّهٗ فَوْزٌ وَ مَكْرَمَةٌ … وَحُبُّهٗ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ فَاكْتَمِلِ

آپ ﷺ کی محبت کامیابی، عزت و کرامت … اور علامتِ ایمان ہے اس کی تکمیل کر

وَ حُبُّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا … وَلَا انْفِصَامَ لِحَبْلٍ مِنْهُ مُتَّصِلِ

اور آپ ﷺ کی محبت وہ مضبوط رسی ہے … جو ٹوٹ نہیں سکتی اور جو رشتہ آپ ﷺ سے وابستہ ہو وہ اٹوٹ ہے

يَا حَبَّذَا حُبُّهٗ اُنْسٌ لِمُنْفَرِدٍ … ذُخْرٌ لِمُدَّخِرٍ زَادٌ لِمُنْتَقِلِ

سبحان اللہ آپ ﷺ کی محبت انسان کے لئے سامانِ انسیت ہے۔ … ذخیرہ اندوز کے لئے بہترین ذخیرہ اور عازمِ سفر کے لئے توشہ ہے

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اشْكُرْ لِقَائِلِهٖ … وَذَاكَ وَعْدٌ بِلَا خَلْفٍ وَلَا خَطَلِ

اس ذات عالی کا احسان سمجھو جس نے فرمایا؟ آدمی اسی کے … ساتھ ہوگا جس سے محبت کی یہ قطعی وعدہ ہے جس میں کوئی دغدغہ نہیں

أُحِبُّهٗ وَلِذَا أَرْجُوْ شَفَاعَتَهٗ	إِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوْبِ فِيْ أَمَلِ
مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اسی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی	شفاعت کا امیدوار ہوں، محب کو محبوب سے امید ہوتی ہے
سِيْنُ السَّلَامِ لَهَا الْأَسْنَانُ بَاسِمَةٌ	فَأَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّ السِّيْنَ لِلْقُبُلِ
سینِ سلام، کے دانت کھل رہے ہیں	اللہ تعالی اس سین کے دانتوں کو ہمیشہ مسکراتا رکھے
شُغْلُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامِ كَفٰى	فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ الشُّغْلِ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا شغل کافی ہے	اللہ تعالی میرے اس شغل میں برکت دے
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا	عَلٰى نَبِيِّكَ طٰهٰ سَيِّدِ الرُّسُلِ
اے اللہ! ہمیشہ ہمیشہ صلوۃ و سلام نازل فرما	اپنے نبی طہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر

قصیدہ ۲

لَيْسَ الغَرِيبُ غَرِيبَ الشَّامِ واليَمَنِ ❁ إِنَّ الغَرِيبَ غَرِيبُ اللَّحدِ والكَفَنِ

شام ویمن کا مسافر درحقیقت مسافر نہیں البتہ گور وکفن کا مسافر واقعتہً مسافر ہے

لَا تَنهَرَنَّ غَرِيْبًا حَالَ غُرْبَتِهٖ ❁ الدَّهْرُ يَنْهَرُهٗ بِالذُّلِّ وَالْمِحَنِ

کسی اجنبی کو بحالتِ غربت مت جھڑک اس لئے کہ زمانے نے اسے ذلت ومشقت کیساتھ خود ہی جھڑک رکھا ہے

إِنَّ الغَرِيبَ لَهٗ حَقٌّ لِغُرْبَتِهٖ ❁ عَلَى الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَوْطَانِ وَالسَّكَنِ

اجنبی مسافر کا حق ہے ان لوگوں پر جو اپنے گھر اور وطنوں میں اقامت پذیر ہیں

سَفَرِي بَعِيدٌ وَزَادِي لَنْ يُبَلِّغَنِي ❁ وَقُوَّتِيْ ضَعُفَتْ وَالْمَوْتُ يَطْلُبُنِيْ

میرا سفر ان دیکھے راستوں کا ہے میرا زادِ سفر منزل تک پہونچنے کے لئے ناکافی ہے، میری قوت کمزور ہو چکی ہے اور موت میری تلاش میں ہے۔

وَلِي بَقَايَا ذُنُوبٍ لَسْتُ أَعْلَمُهَا ❁ الله يَعْلَمُهَا فِي السِّرِّ وَالعَلَنِ

اور میرے پاس گناہوں کا انبار ہے جو خود میرے علم میں بھی نہیں مگر اللہ تعالی ان کے پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتے ہیں۔

مَا أَحْلَمَ اللهَ عَنِّيْ حَيْثُ أَمْهَلَنِيْ	✿	وقَدْ تَمَادَيْتُ فِيْ ذَنْبِيْ وَيَسْتُرُنِيْ
اللہ تعالیٰ کا حلم دیکھو کہ ان گناہوں کے باوجود مجھے مہلت دے رہا ہے اور میں گناہ کئے جارہا ہوں اور وہ میری پردہ پوشی فرمارہا ہے		
تَمُرُّ ساعاتُ أَيَّامِيْ بِلَا نَدَمٍ	✿	ولا بُكاءٍ وَلا خَوْفٍ ولا حَزَنٍ
میرے زندگی کے لمحات ندامت وگریہ اور خوف وحزن کے بغیر گذر رہے ہیں		
أَنَا الَّذِيْ أُغْلِقُ الأَبْوابَ مُجْتَهِداً	✿	عَلَى المعاصِيْ وَعَيْنُ اللهِ تَنْظُرُنِيْ
میں وہی ہوں کہ گناہ کرتے ہوئے مکان کے دروازے اچھی طرح بند کرلیتا ہوں حالانکہ اللہ کی آنکھ مجھے تب بھی دیکھ رہی ہوتی ہے		
يَا زَلَّةً كُتِبَتْ فِيْ غَفْلَةٍ ذَهَبَتْ	✿	يَا حَسْرَةً بَقِيَتْ فِي القَلْبِ تُحْرِقُنِيْ
آہ! کتنی لغزشیں غفلت میں سرزد ہوکر داستانِ ماضی بن گئیں اور کتنی حسرتیں دل میں اٹک کر میرے لئے آتشِ سوزاں بن گئیں		
دَعْنِيْ أَنُوْحُ عَلَى نَفْسِيْ وَأَنْدِبُهَا	✿	وَأَقْطَعُ الدَّهْرَ بِالتَّذْكِيرِ وَالحَزَنِ
مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے نفس پر نوحہ کروں اور زندگی فکر وغم میں بسر کروں		
كَأَنَّنِيْ بَيْنَ تِلْكَ الأَهْلِ مُنْطَرِحاً	✿	عَلَى الفِرَاشِ وَأَيْدِيْهِمْ تُقَلِّبُنِيْ
وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں بسترِ مرگ پر اہل وعیال کے درمیان بے جان پڑا ہوا ہوں اور ان کے ہاتھ مجھے کروٹیں دلاتے ہیں۔		
كَأَنَّنِيْ وَحَوْلِيْ مَنْ يَنُوْحُ وَمَنْ	✿	يَبْكِيْ عَلَيَّ وَيَنْعَانِيْ وَيَنْدُبُنِيْ
ہاں وہ منظر بھی گویا میرے سامنے ہے کہ میرے گرد نوحہ گروں کی بھیڑ ہے		
وَقَدْ أَتَوْا بِالطَّبِيْبِ كَيْ يُعالِجَنِيْ	✿	وَلَمْ أَرَ الطَّبِيْبَ اليومَ يَنْفَعُنِيْ
میرے علاج ومعالجہ کے لئے طبیب کو بلایا گیا لیکن آج طبیب کی چارہ گری میرے کس کام آئے گی؟		
سَيَخْرُجُ الرُّوحُ مِنِّيْ فِيْ تَغَرْغُرِهَا	✿	وصَارَ رِيقِيْ مُرًّا حِيْنَ غَرْغَرَنِيْ
نزع کے وقت میری روح نکل جائے گا اور غرغرہ کے وقت لعابِ دہن تلخ ہوجائے گا۔		
واشْتَدَّ نَزْعِيْ وَصَارَ المَوْتُ يَجْذِبُهَا	✿	مِنْ كُلِّ عِرْقٍ بِلَا رِفْقٍ ولا هَوَنٍ
بوقتِ نزع مجھ پر شدت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور موت بغیر کسی رورعایت کے رگ وریشہ سے روح کو کھینچنے لگی		

وَسُلَّ رُوحِیْ وَظَلَّ الْجِسْمُ مُنْطَرِحًا ❁ بَیْنَ الْاَھَالِیْ وَ اَیْدِیْھِمْ تُقَلِّبُنِیْ

لیجئے روح نکال لی گئی اور میرا جسم اہل وعیال کے درمیان بے حس وحرکت پڑا ہے اوران کے ہاتھ مجھے الٹ پلٹ رہے ہیں

وَغَمَّضُونِی وَشَدُّوْ الْحَلَقَ وَانْصَرَفُوا ❁ بَعْدَ الْاِیَاسِ وَجَدُّوا فِی شِرَی الْکَفَنِ

گھر کے لوگوں نے میری آنکھیں بند کر دیں جبڑوں پر کپڑا باندھ دیا اور مایوسی کے بعد جا کر فوراً کفن خریدنے لگے

وَصَارَ مَنْ کَانَ اَحَبَّ لِلنَّاسِ فِی عَجَلٍ ❁ نَحْوَ الْمُغْتَسَلِ یَأْتِیْنِیْ یُغَسِّلُنِیْ

جو شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا وہ بڑی جلدی سے جائے غسل کی طرف لپکا اور مجھے غسل دینے کی تیاری کرنے لگا

وَاَضْجَعُوْنِیْ عَلَی الْاَلْوَاحِ مُنْطَرِحاً ❁ وَقَامَ فِی الْحَالِ مِنْھُمْ مَنْ یُّغَسِّلُنِیْ

مجھے تختہ میت پر لٹا کر کچھ لوگ مجھے فوراً غسل دینے لگے

وَأَسْکَبَ الْمَاءَ مِنْ فَوقِی وَغَسَّلَنِی ❁ غُسْلاً ثَلَاثاً وَنَادَی الْقَوْمَ بِالْکَفَنِ

میرے اوپر پانی ڈالا تین بار غسل دیا اور لوگوں کو آواز دی: کفن لاؤ

وَأَلْبَسُونِی ثِیَاباً لَا کِمَامَ لَھَا ❁ وَصَارَ زَادِیْ حَنُوطِی حِینَ حَنَّطَنِی

اور مجھے بغیر آستینوں کے چند کپڑے پہنا دئے اور کافور لگا دیا۔ لیجئے یہ کافور بھی میرا توشہ سفر ٹھہرا

وَأَخْرَجُوْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا فَوَا أَسَفاً ❁ عَلَی رَحِیلٍ بِلَا زَادٍ یُبَلِّغُنِی

اور اب انہوں نے مجھے دنیا سے نکال دیا ہائے افسوس! سفر پر جا رہا ہوں مگر نہ توشہ ہے نہ زادراہ

وَحَمَّلُوْنِیْ عَلَی الْأَکْتَافِ أَرْبَعَۃٌ ❁ مِنَ الرِّجَالِ وَخَلْفِی مَنْ یُشَیِّعُنِی

اور چار آدمیوں نے مجھے کندھوں پر اٹھایا باقی لوگ رخصت کرنے کے لئے پیچھے ہوئے

وَقَدَّمُونِی إِلَی الْمِحْرَابِ وَانْصَرَفُوا ❁ خَلْفَ الْاِمَامِ وَصَلّٰی ثُمَّ وَدَّعٰی

مجھے جنازہ گاہ لائے لوگ امام کے پیچھے صف آرا ہوئے اور اس نے جنازہ پڑھ کر مجھے رخصت کر دیا

صَلَّوْا عَلَیَّ صَلَاۃً لَا رُکُوْعَ لَھَا ❁ وَلَا سُجُوْدَ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْحَمُنِی

مجھ پر ایسی نماز پڑھی جس میں نہ رکوع ہے نہ سجود شاید کہ اللہ تعالی مجھ پر رحمت فرمائے

وَأَنْزَلُوْنِيْ إِلَى قَبْرِي عَلَى مَهَلٍ ✿ وَقَدَّمُوا وَاحِداً مِنْهُمْ يُلَحِّدُنِيْ

اور آہستہ سے مجھے قبر میں اتار دیا اور ایک شخص نے مجھے لحد میں اتار دیا

وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِي لِيَنْظُرَنِي ✿ وَأَسْبَلَ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ وَ قَبَّلَنِيْ

اس نے آخری دیدار کے لئے میرا منہ کھولا آنکھوں سے آنسو بہائے اور مجھے چوما

فِيْ ظُلُمَاتِ قَبْرِي لَا أُمِّي وَلَا أَحَدٌ ✿ وَلَا أَبِيْ وَلَا أَخٌ مَنْ يُؤَنِّسُنِيْ

اور میری تاریک قبر میں نہ میری ماں ہے نہ باپ نہ بھائی نہ کوئی اور جو میرا دل بہلاوا کرے

وَهَالَنِيْ إِذْ رَأَتْ عَيْنَايَ إِذْ نَظَرَتْ ✿ مِنْ هَوْلِ مُطَّلَعٍ اَذْ كَانَ أَغْفَلَنِيْ

یہ تنہائی یہ تاریکی اور یہ وحشت ہی کیا کم آفت تھی کہ اچانک میری آنکھوں نے ایک ہولناک منظر دیکھا

مِنْ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ مَا أَقُوْلُ لَهُمْ ✿ قَدْ هَالَنِيْ أَمْرُهُمْ جِدّاً فَأَفْزَعَنِي

یعنی منکر نکیر بھیانک شکل میں نمودار ہوئے ہائے اللہ میں ان کو کیا کہوں ان کی ہولناکی نے تو میرے ہوش وحواس گم کردیئے

وَأَقْعَدُوْنِيْ وَجَدُّوْا فِيْ سُؤَالِهِمْ ✿ مَالِيْ سِوَاكَ إِلٰهِيْ مَنْ يُخَلِّصُنِيْ

انہوں نے مجھے بٹھلالیا اور سختی سے جواب طلبی کرنے لگے بار الہا تیرے سوا کوئی میرا نہیں جو مجھے اس مخمصہ سے نجات دلائے

فَامْنُنْ عَلَيَّ بِعَفْوٍ مِنْكَ يَا أَمَلِيْ ✿ فَإِنَّنِيْ مُوْثَقٌ بِالذَّنْبِ مُرْتَهَنٍ

اے میری امید! عفو ودرگذر کے ساتھ مجھ پر احسان فرما اس غریب مسافر پر احسان فرما جو اہل وعیال اور وطن سب کچھ پیچھے چھوڑ آیا

تَقَاسَمَ الأَهْلُ مَالِيْ بَعْدَمَا انْصَرَفُوا ✿ وَصَارَ وِزْرِيْ عَلَى ظَهْرِيْ فَأَثْقَلَنِيْ

گھر کے لوگ واپس جا کر میری میراث بانٹنے لگے اور گناہوں کے بوجھ کی گراں باری میری پشت پر آپڑی

واستَبْدَلَتْ زَوجَتِي بَعْلاً لها بَدَلِي ✿ وَحَكَّمَتْهُ فِي الأَمْوَالِ والسَّكَنِ

میری بیوی نے نیا شوہر کرلیا اور گھر بار کا حکمراں اسے بنادیا

وَصَيَّرَتْ إِبْنَهَا عَبْداً لِيَخْدُمَها ✿ وَصَارَ مَالِيْ لَهُمْ حِلّاً بِلَا ثَمَنٍ

اس نے اپنے بیٹے کو نئے شوہر کا غلام اور خادم بنادیا اور میرے مال پر مالِ مفت دل بے رحم کے انداز میں تصرف کیا

فَلا تَغُرَّنَّكَ الدُّنيا وَزِينَتُها	❁	وانْظُرْ إلى فِعْلِها فى الأَهْلِ والوَطَنِ
دنیا والو! دنیا کی زیب وزینت سے دھوکہ نہ کھاؤ اس نے بیوی بچوں اور وطن کے ساتھ جو کچھ کیا اس پر نظر رکھو		
وانْظُرْ إلى مَنْ حَوَى الدُّنيا بِأَجْمَعِها	❁	هَلْ رَاحَ مِنْها بِغَيْرِ الحَنْطِ والكَفَنِ
دیکھو جن لوگوں نے دنیا بھر کی دولت سمیٹ رکھی تھی وہ یہاں سے کافور اور کفن کے علاوہ بھی کچھ لے کر گئے؟		
خُذِ القَنَاعَةَ مِنْ دُنْيَاكَ وارْضَ بِها	❁	لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلَّا رَاحَةُ البَدَنِ
اپنی دنیا والوں سے زہد وقناعت لو اسی پر راضی رہو خواہ راحتِ بدن کے سوا تمہیں کچھ میسر نہ آئے		
يَا نَفْسُ كُفِّي عَنِ العِصْيانِ واكْتَسِبِي	❁	فِعْلاً جَمِيْلاً لَعَلَّ اللهَ يَرْحَمُنِي
اے میرے نفس! نافرمانی سے باز آ اور اللہ کا فضل جمیل حاصل کر اللہ تجھ پر ضرور رحم فرمائے گا		
يَا نَفْسُ وَيْحَكِ تُوبِي واعْمَلِي حَسَناً	❁	عَسى تُجازَيْنَ بَعْدَ الموتِ بِالحَسَنِ
اے میرے نفس تیرا برا ہو تو اپنے گناہوں سے توبہ کر اور کوئی نیک کام کر امید ہے تجھے نیک کام کرنے کی جزا ضرور دی جائے گی		
ثُمَّ الصَّلاةُ عَلَى المُخْتارِ سَيِّدِنا	❁	مَاضَأضَأَ البَرْقُ فى شَّامٍ وفى يَمَنِ
پھر ہمارے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جب تک بجلیاں شام ویمن میں چمکتی رہیں		
والحمدُ لِلّٰهِ مُمْسِيْنَا وَمُصْبِحِنَا	❁	بِالخَيْرِ وَالعَفْوِ والإِحسَانِ وَالمِنَنِ
اور صبح وشام اللہ کا شکر ادا کر جو ہمیں خیر کی توفیق دیتا ہے، معاف کرتا اور احسان کرتا ہے		
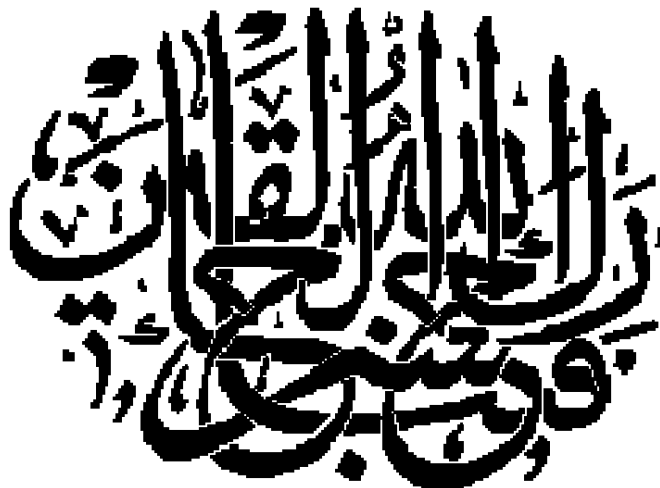
طریقۂ نقشبندیہ کے القاب وفضیلت

یہ طریقہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے منسوب ہے، مختلف زمانوں میں اس کے مختلف القاب رہیں۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ سے شیخ بایزید بسطامی تک اسے صدیقیہ کہتے تھے۔اور خواجہ بایزید بسطامیؒ سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی تک ”طیفوریہ“ اور خواجہ عبدالخالقؒ سے خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تک ”خواجگانیہ“ کہلاتا تھا۔اور خواجہ نقشبند سے حضرت مجددؒ کے زمانہ سے ”نقشبندیہ مجددیہ“ کہلاتا ہے۔

صوفیائے کرام نے فناء محبتِ ذاتیہ کی تحصیل کے مختلف طریقے بیان کئے ہیں۔ جن میں یہ طریقہ نقشبندیہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے، اس طریقۂ عالیہ کا مدار متابعتِ سنت کے التزام اور بدعت سے اجتناب پر ہے۔

کمالِ اتباعِ سنت، جو حضرات نقشبندیہ نے اختیار کیا ہے، اس کے سبب وہ دوسروں سے سبقت لے گئے ہیں اور کمال متابعت کی وجہ سے، یہی کمالِ مشابہت ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔وہ عمل برعزیمت کو حتی المقدور ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور رخصت پر عمل تجویز نہیں کرتے، وہ احوال ومواجید کو احکامِ شرعیہ کے تابع رکھتے ہیں اور اذواق و معارف کو علوم دینیہ کے خادم سمجھ کر جواہر نفیہ شرعیہ کے عوض میں، وجد وحال کے جوزمویز کو نہیں لیتے اور صوفیاء کے ترہاب پر مغرور نہیں ہوتے، اسی واسطے ان کا وقت دوال واستمرار پر ہے۔نقشِ ماسوا ان کے دل سے اس طرح محو ہوجاتا ہے کہ اگر ہزار سال ماسوا کے حاضر کرنے میں تکلف کریں، تو حاضر نہ ہوسکے، وہ تجلی ذاتی، جو دوسروں کے لئے مثل برق کے ہے ان بزرگوں کے لئے دائمی ہے۔وہ حضور جس کے پیچھے غیبت ہو، ان کے نزدیک اعتبار سے ساقط ہے۔رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ (سورۂ نور پ ۵)
وہ مرد کہ غافل نہیں کرتی ان کو سوداگیری اور نہ خرید وفروخت خدا کی یاد سے۔

یہ طریق البتہ موصل ہے، عدمِ وصل کا احتمال یہاں نہیں پایا جاتا، کیونکہ اس راہ کا پہلا قدم جذب ہے جو وصول کی دہلیز ہے، سالک کے وصول کا مانع یا جذبِ محض ہے، جس میں سلوک نہ ہو یا سلوکِ محض بغیر جذب کے یہ دونوں مانع پائے نہیں جاتے کیونکہ اس طریق میں نہ سلوک خالص ہے نہ جذبِ محض بلکہ محض جذب ہے متضمن سلوک، لہٰذا اس طریقۂ عالیہ میں وصول کا سدِ راہ سوائے طالب کی سستی کے اور کوئی چیز نہیں، طالبِ صادق اگر پیرِ کامل کی صحبت میں رہے اور شرائط طلب جو اکابرِ سلسلہ نے قرار دی ہیں، بجالائے۔ چونکہ وہ خود واصل نہیں دوسروں کو کیسے واصل بنا سکتا ہے، اس صورت میں طریق کا کیا قصور ہے۔

چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوب ۲۶۰ میں اپنا طریق بیان کر کے یوں لکھتے ہیں۔

یہ ہے بیان اس طریق کا، بدایت سے نہایت تک جس کے ساتھ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس حقیر کو ممتاز فرمایا ہے۔ اس طریق کی بنیاد نسبت نقشبندیہ ہے، جو متضمن اندراج نہایت در ہدایت ہے، اس بنیاد پر عمارتیں اور محل بنائے گئے، اگر یہ بنیاد نہ ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ بڑھتا، بخارا اور سمرقند سے بیج زمین ہند میں جس کا مایہ، خاکِ یثرب وبطحاء سے ہے بویا گیا اور اس کو سالوں آبِ فضل سے سیراب رکھا گیا اور تربیتِ احسان سے پرورش کیا گیا، جب وہ کھیتی کمال کو پہنچی تو یہ علوم ومعارف پھل لائی۔

ایک اور مکتوب (مکتوب ۲۸۱ جلد اول) میں آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں: "اس طریق میں ایک قدم رکھنا دوسرے طریقوں کے سات قدم سے بہتر ہے، وہ راستہ جو بطریقِ بیعت ووراثت، کمالاتِ نبوت کی طرف کھلتا ہے۔ اس طریق عالی سے مخصوص ہے۔ دوسرے طریقوں کی نہایت کمالات ولایت کی نہایت تک ہے، وہاں سے کمالاتِ نبوت کی طرف کوئی راستہ کھلا نہیں۔

شجرۂ خاندانِ نقشبندیہ، مجددیہ، عثمانیہ، فضلیہ

اے خداوند تو ذاتِ کبریا کے واسطے فضل کر مجھ پر محمد مصطفی کے واسطے	ولادت باسعادت: ہجرت سے (۵۳) سال قبل صبح صادق دوشنبہ کے دن مشہور قول کے مطابق ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ میں ہوئی۔ سال عام الفیل تھا۔ وفات شریف: بروز پیر (دوشنبہ) ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ دوپہر ڈھلے مدینہ منورہ میں ہوئی۔ روضۂ مبارک مسجدِ نبوی مدینہ طیبہ میں ہے۔
۲۔ حضرت صدیق اکبرؓ ہیں امیر المؤمنین صدق دے کامل تو ایسے پر صفا کے واسطے	ولادت مبارکہ: یکم محرم قبل ہجرت ۵۱ سال بروز منگل مطابق ۵ / جنوری ۵۷۳ء مکہ معظمہ میں ہوئی۔ مزار شریف مدینہ منورہ یہ پہلوئے سید المرسلین، روضۂ مقدس کے اندر ہے۔
۳۔ حضرت سلمان فارسیؓ خاص اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق دے اپنا مجھے اس باصفا کے واسطے	ولادت: وفات: ۱۰ رجب ۳۵ یا ۳۳ھ مزار شریف مدائن میں ہے۔
۴۔ حضرت قاسمؒ امام پوتے ہیں صدیق کے، رحم کر جعفرؒ امام اصفیاء کے واسطے	ولادت: ۳۷ یا ۳۵ھ ۱۳ شعبان۔ وفات: ۲۴ جمادی الاول ۱۰۶ھ یا ۲۳ شعبان ۱۰۸ھ۔ مزار شریف مدائن میں ہے۔

	ولادت:- ۱۷/ ربیع الاول ۸۰ھ روز منگل مطابق ۹ مئی ۶۹۹ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ وفات: ۲۵/ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ مزار شریف مدینہ طیبہ (جنت البقیع) میں ہے۔
۶۔قطب عالم غوث شیخ اکبر بایزید استقامت بخش ایسے رہنما کے واسطے	ولادت:- ۱۳۳ھ ۱۵ ربیع الثانی وفات: ۱۴/ ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ مزار شریف بسطام (ملک فارس) ایران میں ہے۔
۷۔حضرت ابو الحسن صاحب ساکن خرقان کے ذکر قلبی رہے ہمیشہ باحیا کے واسطے	ولادت: یوم عاشوراء ۱۰ محرم یا ۱۵ رمضان ۴۲۵ھ۔مزار شریف خرقان میں ہے۔
۸۔حضرت خواجہ ابو القاسم رہے گرگاں میں ہو گناہوں سے رہائی پر ضیاء کے یواسطے	ولادت: گرگاں جو کہ فارسی دیہات طوس کا ایک گاؤں ہے۔ وفات: ۲۳ صفر ۴۵۰ھ (حوالہ سفینہ اولیاء)
۹۔ فارمدی شیخ عالم خواجہ بوعلی دے مجھے اعمالِ صالح اولیاء کے واسطے	ولادت: ۴۰۷ھ وفات: ۲ ربیع الاول یا ۱۳/ ذوالحج ۴۳۴ یا ۴۷۷ھ مزار شریف طوس عرف مشہد میں ہے
۱۰۔حضرت خواجہ ابو یوسف جو ہیں ہمدان کے نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے	ولادت:- ۴۴۰ھ موضع بوزنجرد میں ہوئی۔ وفات: روز دوشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ مزار شریف مردو سنہ
۱۱۔عجدوانی خواجہ عبدالخالق شیخ کمال مجھ کو جاوے کمال اس پیشوا کیواسطے	ولادت: موضع غجدوان (بخارا) میں ہوئی۔ وفات: ۱۳ شعبان ۵۳۵ھ مزار شریف قصبہ عجدوان نزد بخارا

۱۲۔حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری خود ملے عرفان تیرا اتقیاء کے واسطے	ولادت: ۲۷ رجب ۵۵۱ھ۔موضع ریوگر دیہات بخارا وفات: یکم شوال ۶۱۶ھ یا ۷۱۵ھ
۱۳۔فغنوی محمود ہیں انجیر صاحب مردِ حق سبق رحمت کا ملے، رب بہا کے واسطے	ولادت: ۱۸ شوال ۶۲۷ھ وفات: ۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ یا ۷۱۷ھ مزار شریف وابکنہ نزد بخارا میں ہے۔
۱۴- خواجہ عزیز ان علی رامیتنی نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے کیواسطے	ولادت: ۱۶ شوال ۶۳۱ھ وفات: ۲۷ رمضان المبارک ۷۱۸ھ یا ۷۲۱ھ یا ۲۸ ذیقعدہ ۷۱۵ھ۔مزار شریف شہر خوارزم ملک فارس (ایران) میں ہے
۱۵- خواجہ بابا سماسی عاشقِ ذات خدا عشق سے پُر دل ہو اس عاشق کے واسطے	ولادت: ۲۵ رجب ۵۹۱ھ وفات: ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ مزار شریف سماس میں ہے جو بخارا شہر سے ۹ میل دور ہے۔
۱۶- حضرت شاہ کلاں میر سید متقی تقوی کامل ہو نصیب اس پر سخا کے واسطے	ولادت: قریہ سوخار جو سماسی سے ۵ فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ وفات: بروز پنجشنبہ ۸ جمادی الاولی یا جمادی الآخر ۷۷۲ھ مزار مبارک سوخار میں ہے۔
۱۷- خواجہ پیرانِ پیر عالی ذات شاہ نقشبند نقش دل میں ہو نام تیرا شاہِ علا کے واسطے	ولادت: ۴ محرم ۷۱۸ھ قصر عارفاں میں ہوئی جو شہر بخارا سے ایک فرسنگ پر ہے۔ وفات: شبِ دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ مزار مبارک قصر عارفاں میں ہے۔

۱۸-حضرت خواجہ علاؤ الدین جو عطار ہیں دل معطر ہو مرا اس خوش لقا کے واسطے	ولادت مبارکہ: وفات: شب چہار شنبہ ۸ رجب ۸۰۵ھ کو ہوئی۔ مزار شریف قصبۂ چغانیاں از ماوراء النہر میں ہے۔
۱۹-حضرت یعقوب چرخی بیکسوں کے دستگیر سستی غفلت دور کر میموں ہُما کے واسطے	ولادت: ۱۴ شعبان ۷۱ھ وفات: ۵ صفر ۸۵۱ھ مزار شریف موضع ہلفتو میں ہے جو حصار، واقع ماورء النہر کے مضافات میں سے ہے۔
۲۰- حضرت خواجہ عبید اللہ جو احرار ہیں دمبدم ہو عشق زائدوں دل ربا کے واسطے	ولادت: ۴ ماہ رمضان ۸۰۵ھ باغستان میں ہوئی جو تاشگندوں، واقع توران کے مضافات میں ہے۔ وفات: شبِ شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مزار شریف محلہ کفیشیر محوطہ ملایاں سمرقند میں ہے۔
۲۱-حضرت خواجہ محمد زاہد زہد کمال مجھ کو بھی مل جائے اہل عطا کے واسطے	ولادت:- وفات:- ۴ شوال ۸۵۲ھ مزار شریف وخش میں ہے۔ جو حصار کے مضافات سے ہے۔
۲۲-خواجہ درویش محمد سید درویشی تھے خاص درویشوں سے کر صاحب عبا کے واسطے	ولادت: وفات:- روز پنجشنبہ ۱۶ شوال ۸۴۶ھ مزار شریف موضع استفرار از ماواء النہر میں ہے۔

۲۳-خواجگی خواجہ محمد مظہر اسرار حق مجھ کو بھی خواجہ بنا مردِ خدا کے واسطے	ولادت:- ۱۴ رمضان ۹۱۸ھ یا ۹۰۷ھ مزار شریف قصبہ امکنہ میں ہے جو کہ نزد شہر بخارا ہے
۲۴-حضرت خواجہ محمد باقی باللہ راز دان راز دان مجھ کو بنا شہ اولیاء کے واسطے	ولادت: ۹۱۰ھ یا ۹۶۸ھ رجب المرجب۔ وفات: ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ مزار شریف قطب روڈ، پرانی دہلی ہندوستان میں ہے۔
۲۵-حضرت خواجہ مجدد الف ثانی بے نظیر دین و دنیا خوب ہوں اس حق نما کے واسطے	ولادت:-حضرت خواجہ مجدد الف ثانی کی ولادت مبارکہ شبِ جمعہ ۱۴ / ۱۷ شوال ۹۷۱ھ کو شہر ہند شریف میں ہوئی۔ وفات:- ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مزار شریف سر ہند شریف پنجاب میں ہے۔
۲۶-عروۃ الوثقیٰ محمد خواجہ معصوم اہل دل میرا تو کر منور دل صفا کے واسطے	ولادت: ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ وفات:- شنبہ دوپہر کے وقت ۹ / ربیع الاول کو ہوئی۔ مزار شریف پنجاب سر ہند شریف میں ہے۔
۲۷-شیخ سیف الدین صاحب سیف ہیں وہ دین کے سر کٹے حرص و ہوا کا پر ضیاء کے واسطے	ولادت:-۱۰۴۹ھ یا ۱۰۵۵ھ بمقام سر ہند شریف میں ہوئی۔ وفات:- ۲۱ جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ میں ہوئی۔ مزار شریف سر ہند شریف میں ہے۔
۲۸-حضرت حافظ محمد حسن ہیں وہ دہلوی ظاہر اور باطن ہوا اچھا شاہ گدا کے واسطے	ولادت: وفات: مزار مبارک دہلی

۲۹- سید نور محمد ہیں بدایونی ضرور عشق سے سینہ جلے سید صفا کے واسطے	ولادت: ۲۹-۱۹ جمادی الاول ۱۱۴۱ھ وفات: ۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاؒ کے مزار مبارک کے قریب نواب مکرم خان کے باغ میں مدفون ہیں۔
۳۰- مرزا مظہر جان جاناں ہیں حبیب اللہ شہید رکھ شریعت پر مجھے پیر ھُدا کے واسطے	ولادت: بروز جمعہ فجر کے وقت ۱۱ صفر ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۳ھ میں ہوئی۔ وفات: ۱۰ محرم ۱۱۹۵ مزار مبارک دہلی ہندوستان میں ہے
۳۱- حضرت شاہ غلام مجدد دہلوی خاص بندوں سے بنا اس جاں فدا کیواسطے	ولادت: ۱۱۵۸ھ مزار مبارک حضرت شہید کے پہلو میں دہلی (خانقاہِ غلام علی شاہ) میں ہے۔
۳۲- بوسعید احمد غوث زماں تھے بیگمان ہو سعادت دو جہانی باوفا کے واسطے	ولادت: بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ شہر مصطفی آباد، عرف رام پور میں ہوئی۔ وفات: ظہر وعصر کے درمیان روزِ عید، غرہ یکم شوال ۱۲۵۰ھ، مزار مبارک دہلی خانقاہِ شاہ غلام علی شاہ صاحبؒ میں ہے
۳۳-حضرت شاہ احمد سعید دہلوی مدنی ہوئے ذوق وشوق اپنا تو دے اس اولیاء کے واسطے	ولادت: ۱۲۱۷ھ وفات: ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ۔ مزار مبارک جنت البقیع نزد مزار مبارک حضرت امیر عثمانؓ ہے

۳۴- حاجی دوست محمد ساکن قندھار تھے دل میں ہوذکروفکر صاحب دعا کے واسطے	ولادت: ۱۲۱۶ھ وفات: شبِ دوشنبہ ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ مزار مبارک موسیٰ زئی شریف علاقہ دامان (دامن کوہ کغیر) ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہے۔
۳۵- محمد عثمان دانی قطب تھے وقت کے ہوں رواحاجات کل اجتبا کے واسطے	ولادت: ۱۲۴۴ بمقام لونی تحصیل کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان وفات: سہ شنبہ ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ مزار مبارک موسیٰ زئی ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے
۳۶- حضرت محمد لعل شاہ ہمدانی و دندانی تھے کر منور دل میرا تو اس سید السادات کے واسطے	ولادت: وفات: موضع شاہ دلاور ضلع جہلم (پنجاب)
۳۷- حضرت خواجہ محمد جو سراج الدین تھے کر سراج دل کا روشن دل کا ضیاء کے واسطے	ولادت: دوشنبہ ۱۵ محرم ۱۲۹۷ھ کو موسیٰ زئی میں ہوئی ہے۔ وفات: - ۱۳۵۴ھ
۳۸- محمد فضل علی ہے خادمِ کل اولیاء ان سب کے طفیل سے سوالی ہے لقا کے واسطے	ولادت: ۱۲۷۰ھ وفات: شب اول ماہِ رمضان المبارک مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء مزار مقدس قصبہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ (پنجاب) میں ہے۔
۳۹- مولوی جو عبد مالک راہِ خدا میں ہے فدا بخش دے توفیق اس کو مصطفیٰ کے واسطے	ولادت: ۱۴ ذی الحج ۱۳۱۹ھ بوقت تہجد، مقام بستی ڈھکوان احمد پور شرقیہ بھاولپور پنجاب (پاکستان) میں ہوئی۔

مجموعۂ دعوات فضلیہ سے چند منتخب دعائیں

مع ترجمہ اردو درج کئے جاتے ہیں تا کہ کتاب کا اختتام دعاؤں پر ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝
ہرطرح کی تعریف خدا ہی کو ہے جو تمام جہانوں کو پروردگار نہایت رحم والا مہربان روزِ جزا کا مالک ہے
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ دکھا
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۝ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا۔ نہ ان کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا (اے خدا) قبول فرما

....

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝
اے رب ہمارے قبول کر ہم سے، تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے،
وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۝
ہم پر توجہ فرما بلاشبہ تو ہی توجہ فرمانے والا مہربان ہے
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اے پروردگار! ہمارے ہم کو دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔
رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا ۝ وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝
اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر و استقلال نازل فرما اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے

سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۫ غُفۡرَانَكَ ۝ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ۝
سنا ہم نے اور مانا ہم نے، بخشش مانگتے ہیں ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا۝
اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو اس کے وبال میں نہ پکڑ
رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۝
اور اے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہو گذرے ہیں، جس طرح ان پر تو نے احکامِ سخت کا بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۝
اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا
وَاعۡفُ عَنَّا ۗ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۗ وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝
اور ہمارے قصوروں سے درگذر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مددگار ہے، پس ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر،
رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً۝
اے ہمارے پروردگار ہم کو راہِ راست پر لانے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما،
اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ۝
کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے
رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ۝
اے ہمارے پروردگار! تو ایسے دن کہ جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ۝
بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ط
یا اللہ! دھودے میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے
وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ط
اور پاک کردے میرے دل کو گناہوں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے
وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط
اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسا فصل کردے جیسا کہ مشرق اور مغرب میں تونے فصل کیا ہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ط وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ ط
اے اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری، کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی اور بڑھاپے سے
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ط وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ط
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قبر عذاب سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، زندگی اور موت کے فتنہ سے
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَیْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ ط
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ ط
اور ذلت اور خواری سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری، محتاجی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدّ اضدی سے اور سنانے اور دکھانے سے
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ
اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری، بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے
وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ ط
اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بارِ قرضہ سے

....

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ ط وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ ط
اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بخل سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بزدلی سے

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے کہ نا کارہ عمر تک پہنچوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے دنیا کے فتنہ سے
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے۔

....

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدَمِ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ ؕ
اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری، کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، کسی چیز پر گر پڑنے سے
وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بہت بڑھاپے سے
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے مجھے شیاطین موت کے وقت
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، اس سے کہ میں مروں جہاد سے بھاگ کر
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ؕ
اور پناہ پکڑتا ہوں تیری اس سے کہ مروں زہریلے جانور کے کاٹنے سے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ ؕ
اے اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اسے اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا وسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ
اے اللہ! ہم مانگے ہیں تجھ سے وہ سب بھلائیاں جو مانگی ہیں تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ
اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیری مدد سے ان بری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝
اور تو ہی ہے لائق مدد طلب کئے جانے کے اور تجھ ہی تک پہنچا دیتا ہے اور نہیں ہے بھاگنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی ،مگر اللہ کی مدد سے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا
اے اللہ رحمتِ کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ ۝ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ ۝
اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں
وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ ۝ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ ۝
اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے
وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ۝
او ان کی ذاتِ گرامی کی طفیل سے ابر بر سایا جاتا ہے۔
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۝
اور رحمتیں نازل ہو ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق

....

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ
اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں علم بے نفع اور عمل نامقبول
وَ عَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ قَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ ۝
اور قلب بے خشوع اور دعاء نامقبول سے۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْنُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا ۝
اے اللہ! ہم تجھی سے پناہ چاہتے ہیں مرتد ہو جانے (کی برائی) سے اور اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالے جانے سے
نَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۝
ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ

وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝
کے عذاب سے اور ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۝
اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ۝ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ ۝
اور اے اللہ ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو
وَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ۝ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ ۝
اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو شرفِ قبول حاصل نہ کرے تیری پناہ میں آتا ہوں
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ۝
اے اللہ !میں ان چاروں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ ۝
یا اللہ! میرے غیر ارادی اور خود ارادی گناہوں کو معاف فرمادے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برے دن
وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ ۝
اور بری رات اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی
وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۝
اور جائے رہائش کے برے پڑوسی (کے شر) سے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ ۝
اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص، جنون، جذام اور تمام بری بیماریوں سے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۝
اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں ضد و مخالفت نفاق اور اخلاقِ رذیلہ سے

....

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ۝ وَ مُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ۝
اے اللہ ہم تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب اور نجات دینے والے امور اور ہر گناہ سے حفاظت
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ۝ وَالْفَوْزَ بِا لْجَنَّةِ ۝ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۝
اور ہر نیکی کے حصول اور بہشت (میں داخلہ) کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کے سائل ہیں

....

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا ۝ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا ۝
اے اللہ! ہم تجھ سے ایمان کامل اور سچے یقین کا طالب ہیں
وَ قَلْبًا خَا شِعًا ۝ وَلِسَانًا ذَا كِرًا ۝ وَ رِزْقًا وَّاسِعًا ۝ وَّ حَلَا لًا طَيِّبًا ۝
اور ڈرنے والے دل سے، تجھے یاد کرنے والی زبان اور رزق میں کشائش اور پاک کمائی کے طلب گار ہیں
وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ ۝ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ ۝ وَ مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ ۝
اور سچے دل سے توبہ کرنے موت سے پہلے اور موت کے وقت راحت اور موت کے بعد بخشش
وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ ۝ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ۝ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ ۝
اور رحمت اور حساب کے وقت تیری معافی اور جنت کی کامیابی
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ۝
اور جہنم سے رستگاری کے طلبگار ہیں، تیری رحمت سے اے غالب! اے بخشنے والے
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بَا لصَّالِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا ۝
اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ اور مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اے اللہ دنیا ہی کو ہمارا اہم ترین مقصد
وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ۝ وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ۝
اور ہماری معلومات کا منتہا اور ہماری پسند کی انتہا نہ بنادے۔ اے اللہ! ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے

....

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

اے اللہ! ہم تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے

وَ حُبَّ الْمَسَاكِیْنِ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنَا غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

اور مساکین سے محبت کے خواسگار ہیں اے اللہ اجب تو کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ فرمائے تو ہم کو اس آزمائش سے دوچار ہونے سے قبل وفات دے

وَ نَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنَا اِلٰی حُبِّكَ

اور ہم تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے عمل کے محبت کے طلب گار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَنْفُسِنَا وَاَھْلِنَا وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

اے اللہ! ہمارے لئے اپنی محبت کو میری ذات اور میرے اہل وعیال اور آب خنک یعنی ٹھنڈے پانی سے عزیز تر کردے

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ

اے اللہ! تمام امور میں ہمیں حسن انجام سے ہمکنار کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں پناہ دے

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَ احْفَظْنَا بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا

اے اللہ! کھڑے ہونے بیٹھنے، سونے کی تمام حالتوں میں، ہمیں اسلام پر قائم

وَاحْفَظْنَا بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِنَا عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا

اور اسلام کے واسطہ سے ہمیں محفوظ رکھ اور کسی دشمن و حاسد کو میرے ساتھ تمسخر اور طعن کا موقع نہ دے

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

اے اللہ! سب سے زیادہ رحم کرنے والے، کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر ورنج دور کئے بغیر

وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهٗ ۝ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۝
اور کوئی قرض ادا کئے بغیر اور دنیا وآخرت کی کوئی حاجت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ
إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝
مگر یہ کہ وہ اس کو پورا کر دے اے! رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۝
اے اللہ! تیرے ذکر و شکر اور تیری عبادت کی خوبی پر ہماری مدد فرما
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا صَبُوْرًا ۝ وَّ اجْعَلْنَا شَكُوْرًا ۝
اے اللہ! بہت صبر کرنے والا بے حد شکر گذار بنادے
وَ اجْعَلْنَا فِيْ اَعْيُنِنَا صَغِيْرًا وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ۝
اور ہمیں اپنی نظر میں ذلیل اور لوگوں کی نظروں میں بزرگ بنا دے

وَصَلَّى اللّٰهُ تعالى على خير خلقه محمد وعلى اٰله واصحابه وازواجه واهل بيته و علماء امته من الربانيين والمجاهدين والمهاجرين والموحدين والانصار اجمعين برحمتك يا ارحم الرّاحمين ۝

آمین۔ آمین۔ آمین

تعارف

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیارٹیبل ٹرسٹ

باسمہٖ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد!

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مذہب دو چیزوں کا نام ہے ایک وہ تعلیمات جو من جانب اللہ عطا کئے گئے دوسرے وہ تہذیب وکلچر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے رائج ہوئے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کا ہر مذہب والا اعتراف کرتا ہے لیکن ان کی شانِ امتیاز اور خصوصیت جتنی اسلام میں پائی جاتی ہے کسی اور مذہب میں اسکا عُشرِ عشیر بھی موجود نہیں۔ یہی دو چیزیں اسلام اور مسلمانوں کی پہچان بھی ہیں۔ مدارسِ اسلامیہ ایک ایسا وسیلہ ہے جو دینی تعلیم کے ذریعہ بچپن ہی میں اسلام سے روشناس کرواکر، اور توحید ورسالت کا عقیدہ پڑھا کر مسلم بچوں کو اپنے مذہب سے جڑے رہنے کی تلقین اور ان کی خصوصیات وامتیازات کا تحفظ کرتا ہے، اس طرح مدارس اسلامیہ کی حیثیت ملت اسلامیہ کیلئے ایسی ہی ہے جیسے ایک انسانی جسم کیلئے اس کے دل کی۔

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیارٹیبل ٹرسٹ کا قیام بھی آج سے 29 سال قبل ''مذہبِ اسلام وتہذیبِ اسلام'' کی حفاظت اور اسکے ماننے والوں کے تشخصات وامتیازات کے تحفظ کیلئے ہوا ہے۔ جس کیلئے یہ ادارہ مختلف محاذوں پر خدمات انجام دے رہا ہے۔ واضح رہے کہ ٹرسٹ اپنی تمام سرگرمیاں ریاست کے مشہور اکابر علماء وبزرگانِ دین کی زیرسرپرستی انجام دیتا ہے، اور سالانہ تمام حسابات چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ سے آڈٹ کرائے جاتے ہیں۔

۲۹ سالہ مدت میں جامعہ نے (740) حفاظِ کرام (5) عالمات (716) ٹیلرنگ سنٹر اور قرآن ودینیات کی فارغات امت کو فراہم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ علماء وعالمات جنہوں

نے یہاں حفظ قرآن کی تکمیل کر کے دیگر مرکزی اداروں سے سند فضیلت حاصل کی وہ تقریبا300 سے زائد ہیں۔

اس ٹرسٹ کے تحت چار ذیلی ادارے قائم ہیں

جامعہ اسلامیہ تجویدالقرآن: اس شعبہ میں لڑکوں کو حفظ ناظرہ قاعدہ کی مکمل تعلیم تجوید کے ساتھ دی جاتی ہے، اور طلبہ کو انگریزی' اردو' حساب اور دینیات کی مکمل تعلیم کا بھی پوری توجہ کے ساتھ نظم ہے، الحمدللہ طلبہ کرام کو نہ صرف یہ زبانی یاد دلایا جاتا ہے بلکہ اس کی عملی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔

جامعہ اسلامیہ بنات الابرار: یہ شعبہ صرف لڑکیوں کی دینی تعلیم کیلئے خاص ہے، اس میں بھی حفظ ناظرہ قاعدہ کی مکمل تعلیم تجوید کے ساتھ دی جاتی ہے، اور طالبات کو مکمل پردہ کے ماحول میں رکھ کر علم دین سے آراستہ کیا جاتا ہے، ان کیلئے بھی انگریزی، اردو، حساب اور دینیات کی مکمل تعلیم کا نظم ہے

شعبہ عالمیت: اس شعبہ کے تحت طالبات کو عالمیت کی مکمل چھ سالہ اعدادیہ تا دورۂ حدیث تعلیم دی جاتی ہے۔

حرمین پبلک اسکول: اس شعبہ کے تحت مسلم نونہالان کو اسلامی ماحول میں دینیات کی لازمی تعلیم کے ساتھ انگریزی تعلیم کا نظم ہے۔ اس شعبہ میں بالکل مناسب اور غریبوں کیلئے قابل ادا فیس رکھی گئی تا کہ تعلیم کی اہمیت کے ساتھ ساتھ تعلیم تجارت سے محفوظ رہے۔ فی الحال اس میں نرسری تا ساتویں جماعت تعلیم کا نظم ہے۔ جس میں بتدریج اضافہ ہوتا جائیگا۔ انشاء اللہ

اسلامیہ ٹیلرنگ اینڈ ایمبرائڈری ٹریننگ سنٹر

اس شعبہ کے تحت خواتین و طالبات کو ٹیلرنگ اور ایمبر ائڈری کی تعلیم کے ساتھ دین کی بنیادی تعلیم بھی لازماً دی جاتی ہے اور کچھ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روزآنہ 20 منٹ

سنائے جاتے ہیں۔ ہر چھ ماہ میں ان کا متحان لیا جاتا ہے اور فارغ ہونے والی خواتین وطالبات کو سرٹیفکیٹ اور کامیابی کے اعتبار سے مناسب انعام بھی دیا جاتا ہے، اب تک ۷ رسال کے عرصہ میں استفادہ کرنے والی خواتین وطالبات کی تعداد 716 ہے۔

ٹرسٹ کی رفاھی اور سماجی خدمات

☆ چاروں شعبوں کے بہ شمول جامعہ میں 60% تا 70% فی صد تعداد ان طلبہ وطالبات کی ہے جن سے ماہانہ فیس ان کی غربت کی وجہ سے وصول نہیں کی جاتی، ان کیلئے مفت تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے، اور برقعہ اور یونیفارم اور کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔اور وہ طلبہ جو انتہائی یتیم یا غریب ہوتے ہیں ان کے سرپرستوں کو ماہانہ وظیفہ حسب استحقاق 1000 روپئے دئے جاتے ہیں۔

☆ وہ طلبہ وطالبات جو کسی اسکول میں عصری تعلیم حاصل کررہے ہوتے ہیں ان کیلئے ۵ رمختلف جگہوں پر صباحی مسائی تعلیم کا مفت نظم کیا گیا ہے، اس میں پڑھانے والے اساتذہ کرام کو ٹرسٹ کی طرف سے ماہانہ تنخواہ جاری کی جاتی ہے۔

☆ وہ طلبہ جن کے پاس اس جامعہ میں حفظ قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد آئندہ کی تعلیم جاری رکھنے کیلئے مالی وسائل نہیں ہوتے ان کیلئے کسی مرکزی ادارہ میں تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے، اور ان کی تمام ضروریات کا خرچ فارغ التحصیل ہونے تک ٹرسٹ برداشت کرتا ہے۔ان طلبہ کو 1500 تا 2000 روپئے تک وظیفہ جاری کیا جاتا ہے۔

☆ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دیہات میں چلائے جانے والے مکاتب میں سے پانچ اساتذہ کی ماہانہ تنخواہ کا نظم بھی ٹرسٹ اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورا کرتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ خاص مواقع پر جیسے یتیم وغریب لڑکیوں کی شادی بیاہ کے مسئلہ ہو یا رمضان وعید کے موقعوں پر غرباء کے پاس افطاری اور کپڑوں کے پہونچانے کا مسئلہ

ہو یا کسی غریب گھرانے میں کسی کا انتقال کے وقت تجہیز و تکفین کا معاملہ ہو، ان سب حالات میں ٹرسٹ کی طرف سے مالی تعاون کیا جاتا ہے۔

☆ سوسائٹی میں اصلاح کی غرض سے ہر جمعرات کو بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ جلسہ اصلاح معاشرہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں ہر پندرہ دن میں ایک بار ریاست آندھرا پردیش کے معروف بزرگ مرجع العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم پابندی سے شرکت فرماتے ہیں اوران کی نصائح سے طلبہ وطالبات کے ساتھ عوام کی ایک اچھی تعداد کو استفادہ کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ نیز ہر پیر کو بعد نمازِ عشاء ذکر و درسِ تصوف کی ایک مجلس تزکیۂ نفس کیلئے منعقد کی جاتی ہے۔ اس میں مرجع العوام والخواص نمونۂ اسلاف شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی صوفی دامت برکاتہم خلیفہ وجانشین عارف باللہ وفانی فی اللہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ شرکت فرماتے ہیں اور اپنے قیمتی وعظ سے سامعین کو مستفید فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ریاست کے علماء کرام کی آمد کے موقع پر حسب سہولت پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

شعبہ نشر واشاعت: اس شعبہ کے تحت عوام میں دینی بیداری کیلئے حسب ضرورت کتابچے، دیواری پرچے وغیرہ شائع کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ’’طریقۂ نماز کتاب وسنت کی روشنی میں (اردو، انگریزی)‘‘ کتابچہ کی شکل میں اور ’’عقائد اہل السنۃ والجماعۃ‘‘ چارٹ کی شکل میں چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

تعداد طلبہ وطالبات: یہاں اسوقت چاروں شعبوں اوران ساری سرگرمیوں سے تقریباً 1300 طلبہ وطالبات وخواتین استفادہ کررہے ہیں۔

شعبہ جات	تعداد	تعداد	شعبہ جات	تعداد طلبہ	اساتذہ
جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن			حرمین پبلک اسکول		
جامعہ اسلامیہ بنات الابرار			اسلامیہ ٹیلرنگ سنٹر		
امداد پانے والے مکاتب					
کل تعداد طلبہ و طالبات			کل تعداد اساتذہ وعملہ		

کوئی فخر نہیں، بس آپ حضرات کا حسن ظن اور مخلصانہ تعاون اور بزرگان دین کی دعاؤں کے ساتھ اور اللہ رب العزت کے خاص فضل وکرم کے ذریعہ یہ کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

سالانہ مصارف وذرائع آمدنی

ادارہ کے سالانہ اخراجات علاوہ تعمیرات کے تقریباً ستّر لاکھ -/70,00,000 روپئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ جیسے مخلص اصحاب خیر کے تعاون سے ہی پورے ہوتے ہیں۔

ٹرسٹ کے عزائم ومنصوبے

☆ شعبہ نسوان کیلئے علیحدہ عمارت ☆ دارالمطالعہ فیض ابرار کی تعمیر وتوسیع ☆ مدرسہ کے قرب وجوار میں مبلغین وخطباء کا انتظام مع مشاہرہ ☆ دیہی وپسماندہ علاقوں میں دینی تعلیم کیلئے مکاتب ومدرسین کا قیام مع مشاہرہ

فوری ضروریات:

بڑھتی مہنگائی اور گرانی کی وجہ سے اس وقت ہر آدمی پریشان ہے، ایسے میں دین کی خدمت کرنے والوں کو دنیاوی ضروریات سے حتی الامکان مکتفی کرنا بہت ضروری ہے تاکہ یکسوئی کے ساتھ دین کی خدمت ہوسکے جس کی وجہ سے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ نہایت ناگزیر ہوگیا ہے، چنانچہ ادارہ نے طے کیا کہ شعبۂ ناظرہ کے ایک استاذ کی تنخواہ کم

سے کم 5000 روپئے اور شعبہ حفظ کے ایک استاذ کی تنخواہ 6000 روپئے اور شعبہ عالمیت کے ایک استاذ کی تنخواہ 8000 روپئے اور حافظ و عالم ومفتی کیلئے 10000 روپئے اور مبلغ کیلئے 12000 روپئے ہو۔آپ سے اپیل ہے کہ اساتذہ میں کسی ایک استاذ کے نصف سال کی تنخواہ یا ایک سال کی تنخواہ کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔انشاءاللہ اس تعاون کا آپ کو قیامت تک ثواب جاریہ ملتا رہے گا۔

جامعہ میں طلبہ وطالبات کی بڑھتی تعداد کی وجہ سے طالبات کیلئے مستقل علاحدہ عمارت اور علاحدہ انتظام بہت ضروری ہوگیا ہے، چنانچہ ادارہ نے علاحدہ عمارت کا ایک پلان بنا کر کام کے آغاز کا ارادہ کرلیا ہے جو تین منزل میں 42 کلاس رومس پر مشتمل ہوگی۔ ایک کلاس روم کا تخمینہ تقریباً -/2,70,000 روپئے ہے۔آپ حضرات سے گذارش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اپنے مرحوم والدین واعزاء واقارب کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک کمرہ یا اس سے زائد کے خرچ کی ذمہ داری قبول فرمائیں، انشاءاللہ یہ تعاون آپ کے نامۂ اعمال میں تا قیامت نیکیاں لکھاتا رہے گا۔

دیگر اہم ضرویات میں سے کچھ یہ ہیں: ☆ دیہی علاقوں میں مکاتب کا قیام ☆ شعبہ کمپیوٹر کیلئے کمپیوٹرز کی ضرورت ☆ لائبریری کیلئے مزید کتب اور الماریاں اور اس کی توسیع

اپیل

قرآن وسنت کی اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے، بالخصوص اس زمانہ میں اس کی اہمیت اور زیادہ ہے کیونکہ اسلامی تہذیب کی بقا اور اس کی حفاظت صرف اور صرف دینی تعلیم کی ترویج اور اسکی ترقی میں ہی ہے، جب اسلام اجنبی بن جائے تو ایسے وقت اسلام پر عمل کرنے اور اس کا تعاون کرنے والوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری سنائی ہے، چنانچہ علم نبوی کی اشاعت اور اس کاز کو مزید پروان چڑھانے کیلئے آپ تمام حضرات سے مالی، لسانی اور دعاؤں کے ذریعہ ہر ممکن تعاون کی اپیل ہے۔امید کہ آپ اس ادارہ کو یاد رکھیں گے۔

طلبہ وطالبات کیلئے صاف شفاف پینے کے پانی کیلئے واٹر پیوریفائر سسٹم